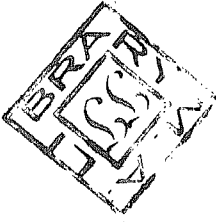




بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۶)

مکاتیبِ بلی



حصہ دوم

یعنی

نشانِ زمانہ
کے ان خطوط کا مجموعہ جو قافلاً آئے ہیں، ان کے ذریعہ
اور جن میں زیادہ تر ملی اور اصلاحی خیالات
کی ان کو تاریخ و زمین کی ہے

مع ضمیمہ

ضمیمہ اول میں دوستوں کے وہ خطوط ہیں جو دیرین پہنچنے کے باعث حصہ اول
میں جگہ نہ پاسکے، اور ضمیمہ دوم میں ان کے قدیم فارسی و عربی خطوط ہیں،

باہتمام مولوی مسعود علی صاحب دہلوی

مطبعہ معارفِ اعظم گڑھ میں چھپا

۱۹۲۷ء

طبع دوم



تصنیفات مؤلنہ شبلی نعمانی

مکاتیب شبلی

یعنی مولنہ شبلی مرحوم کے خطوط کا مجموعہ جو مولانائے مرحوم کے علمی اور مذہبی، قومی اور اصلاحی خیالات روزمرہ کا ذخیرہ ہے، قیمت جلد اول ۴۰ روپے جلد دوم ۴۰ روپے

حضرت مولانا شبلی نعمانی کی لایٹ اور سٹرک شدہ صورت
میں معمولی کاغذ پر اس گران پایہ کتاب کے بیسوں ادیشن فروخت ہو رہے ہیں، مگر اہل نظر کو ہمیشہ اس کے اعلیٰ ادیشن کی تلاش تھی، مطبع معارف نے نہایت اہتمام اور سعی یلغ سے اس کا نیا ادیشن تیار کر دیا ہے، جو حرف بحرف نامی پریس کانپور کی نقل ہے، نہایت عمدہ کتابت، اعلیٰ چھپائی، عمدہ کاغذ، دینائے اسلام کا رنگین نقشہ، مطلقاً ٹائٹل، ضخامت ۳۱۲ صفحے قیمت للعمہ المامون،

خلیفہ مامون الرشید کے عہد سلطنت کے حالات، اب تک اس کے بازار

۱۹۱۶ء
۱۲ ش

فہرست مکاتیب جلد دوم

- ۴۱۔ مولانا حمید الدین صاحب بیگم لے ۱۔ ۵۵
۴۲۔ سید سلیمان ندوی ۵۶۔ ۱۱۶
۴۳۔ مولوی مسعود علی ندوی ۱۱۸۔ ۱۴۲
۴۴۔ مولوی ضیاء الحسن بیگم لے ندوی ۱۴۳۔ ۱۴۸
۴۵۔ مولوی عبدالسلام ندوی ۱۴۶۔ ۱۵۵
۴۶۔ مولوی عبدالباری ندوی ۱۵۶۔ ۱۶۱
۴۷۔ مولوی معین الدین ندوی ۱۶۲
۴۸۔ مولوی سید ابوظفر ندوی ۱۶۳۔ ۱۶۶
۴۹۔ صفی الدولہ حسام الملک نواب ۱۶۷۔ ۱۸۰
۵۰۔ مولوی محمد ریاض حسن خان حسینی ۱۸۱۔ ۱۹۳
۵۱۔ ایم ہمدی حسن صاحب ۱۹۴۔ ۲۰۴
۵۲۔ اڈیٹر رسالہ زمانہ ۲۰۵۔ ۲۳۵

۶۰ فی خطوط

سید علی حسن خان

نامعلوم الاسم ۲۶۰

نواب سید علی حسن خان ۲۶۱

مولوی سید عبدالکحی صاحب ۲۶۱

فارسی خطوط

۱۔ شیخ حبیب اللہ صاحب ۲۳۶۔ ۲۳۷

CHECKED

✓

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۴۰۔ مولانا حمید الدین صاحب بی اے کے نام،

(۱)

برادرم،

یہاں تمام حالات تحقیق کئے تم بطور طالب علم، اچھے مین بن جا سکتے اس کے لئے چھ مہینہ کی مدت ضرور ہے اور امتحان اکتوبر میں ہوگا، البتہ ریویٹ جا سکتے ہو، کیونکہ اس میں مدت کی کوئی قید نہیں صرف اتنا ضرور ہے کہ امتحان سے دو تین مہینے پہلے پرنسپل صاحب کے دستخط سے تمہارا نام یونیورسٹی میں جانچا جائے گا۔ کتابیں جس پرنسپل میں بہتہ معلقہ تمام مہنتی تمام محاسن تمام، مقدمہ ابن خلدون، و صفیہ اول مقامات حریری کلکتہ کا کلنڈر کی پریس سے یہاں مین بن آتا، مقامات حریری کا نصف ہمیشہ بدلتا رہتا ہے یعنی

اے مولانا حمید الدین صاحب مولانا مرحوم کے مامون زاد بھائی اور تاملو کی تعلیم کے نمونہ اور ان کے شاگرد ہیں مولانا مرحوم کے علاوہ مولانا عبدالحی صاحب فرنگی علی کا بھی ان کو شرف تلمذ حاصل ہے، مکمل عربی کے بعد علی گڑھ کالج میں سرسید کے زمانہ میں انگریزی تعلیم حاصل کی، اسی زمانہ میں سرسید کی فریڈیشن سے بدرالاسلام اور طبقات ابن سعد کے ایک ٹکڑے کا فارسی میں ترجمہ کیا یہ دونوں رسالے اسی وقت چھپ گئے تھے، مکمل انگریزی کے بعد مدرسۃ الاسلام کراچی میں عوبک پروفیسر مقرر ہوئے، لاہور کے زمانہ میں عوبک کا دورہ کر رہے تھے، شیوخ عوبک کے سامنے لاہور و صوفیہ نے جواب دیے، اس کا جوابی ترجمہ مولانا ہی نے کیا تھا، اس کے بعد علی گڑھ کالج میں عوبک پروفیسر مقرر ہوئے، پھر میر کالج الہ آباد میں اسی عہدہ پر ان کا تقرر ہوا، پھر حیدرآباد کے اورینٹل کالج دارالعلوم کے پرنسپل بنے، سب سے زیادہ اہم کام وہ میں عیسائیوں کے کہنے میں کہ عربی میں نئے طرز پر قرآن مجید کی تفسیر لکھ رہے ہیں، ان مکاتیب میں اس کا بیشتر تذکرہ ہے،

کبھی نصف اول اور کبھی نصف اخیر اس نے بہتر ہو گا کہ تم جسٹس اور یونیورسٹی لکھو کہ وہ یونیورسٹی کا پڑا
سندہ حال ویلنٹینیل بھیدے تھوڑی قیمت کو آتا ہے، تم کو فوراً بتائی اور حماسہ کے مطالعہ میں مشغول ہو جانا چاہئے
ہاں ایک دن صرف ایسے (مضمون) لکھو یا جانا ہے، اور یہ پرچہ پوسے پانچ گھنٹہ کا ہوتا ہے، ایسے
میں ہمیشہ عرب کی اور مسلمانوں کی تاریخ یا عربی لٹریچر اور عربی گرامر کی تاریخ ہوتی ہے، ایسے انگریزی میں لکھو یا
اس واسطے تک انگریزی لکھنے کی مشق بھی پیدا کرنی چاہئے، اور کوئی تازہ حال نہیں، والسلام، شبلی نعمانی
۳۰ جون ۱۸۹۵ء علی گڑھ (۲)

عزیزی!

خط پہونچا، بہتر ہے، یقین سید صاحب کو سرٹیفکیٹ کے لئے لکھو، اور ترجمہ طبقات ابن سعد و
بدلہ الاسلام کو یاد دلاؤ،

انگریزی میں عربی گرامر کی ایک مختصر کتاب آرنلڈ صاحب ترجمہ کرانی چاہتے ہیں، انھوں نے
تمہارا نام لیا، چونکہ کتاب بہت مختصر ہے، اور تمام اصطلاحیں معلوم ہیں، تم قبول کر لو،
ترجمہ ان کو بعد دسمبر کے ۱۵ تاریخ کے بعد بلکہ اوائل جنوری میں مطلوب ہے اس لئے تمہارا کچھ مہینے
والسلام، شبلی ۱۸۹۶ء، علی گڑھ،

(۳)

برادر عزیز!

خط پہونچا، تمہاری خالصانہ ہمدردی سے طبیعت کو بہت تسکین ہوئی،

لے مدرسہ الاسلام کی پروفیسری کے لئے، لکھو مولانا نے مرحوم کی پہلی بیوی کی تعزیت سے،

۱۔ تم لکھتے ہو کہ ”آپ مجھ کو تنہا یادگار نہ بنانے دیجئے گے“ اس کا کیا مطلب؟ تم کیا یادگار بنو گے اور تنہا کیونکر بنو سکتے؟

یادگار تم کس صورت میں تجویز کرتے ہو، مجھ کو تم سے نشانی میں معقول چندہ لینا تھا، لیکن یادگار کی صورت میں ادھر کا بدلہ ہو جائیگا، (۲) حادثہ کو تصویر کے لئے لکھ دوں گا،

۲۔ میں نے اتفاقاً طبع نامی کان پور میں چھپنے کو دیدی، لیکن ابھی اصل کتاب میں ایک نکتہ تصنیف کے لئے باقی ہے (۴) پانی کے بغیر بڑے خطرات کا سامنا ہے،

۵۔ تم وہاں کے حالات لکھو، لوگوں کو جنسیت و جدت کی وجہ سے اذیتاں پہنچ رہی ہیں،

۶۔ تم علاوہ فرض منصبی کے اور کیا شنل رکھتے ہو، والسلام، شبلی، لاہور، ۱۸۹۸ء

(۴)

ہاں میں بھرے باسائی کتابیں منگو سکتا ہوں، تم نام لکھ بیجو، میں اول مئی سے چھ مہینہ کی رخصت ہو گا، دیکھئے کہاں بسر ہو،

الغادر حق حصہ دوم ہمہ وجہ میں نے تیار کر لیا ہے، قریباً نصف چھپ چکی گیا ہے، والسلام

شبلی، ۲۴ فروری ۱۸۹۸ء

(۵)

برادرم!

خط پہنچا، ان کتابوں کیلئے مہر و بیروت کی ہجرت اٹھانا بیکار ہے، کیفیت یہ ہے کہ بیروت

لے مرحومہ کی یادگار، اسے الفاظ کی طبع و تصنیف کی تائید، اسے زمینداری کیلئے قطعہ کا اندیشہ ہو، اسے کراچی کے، اسے علی گڑھ کاغذ کی خدمت سے،

کی ڈاک کا انتظام بالکل ناقابل اعتبار ہے، چھکو باوجودیکہ مدت سے معاملہ رہتا ہے اور اکثر کتابیں منگوا چکا ہوں، تاہم متعدد مئی آرڈر ضائع ہوئے، ڈاک خانہ سے بہت سی خط و کتابت کرنے کے بعد ایک دو رقم برآمد ہوئی، اور بعض کا اب تک پتہ نہ لگا، مگر وہاں کی نسبت ترجیح ہے، لیکن اطمینان یہاں بھی نہیں، ایک دفعہ میرا منی آرڈر بڑے جھگڑوں کے بعد چھ مہینہ پرآمد ہوا، تم نے جو کتابیں لکھی ہیں سب یہیں مل جائیں گی، مولوی نور الدین، توپ خانہ بازار قدیم کانپور سے خط و کتابت کرو، وہ بھیجیں گے اور جو نہ ہونگی وہ منگوا دیں گے قیمت کا بھی چند ان فرق نہ ہوگا، میں بھی اب یہیں سے خرید کر آتا ہوں، لوگ جو بیروت وغیرہ کو خط بھیجتے ہیں، اس کا طریقہ نہیں جانتے، اول تو گنٹ لفافہ پر اڑھائی آنے کے لگانے چاہئیں، پتہ انگریزی اور عربی دونوں میں ہونا چاہئے، سب سے زیادہ مقدم یہ کہ آج کل کی زبان میں خط و کتابت کرنی چاہئے، اور خصوصاً اصطلاحی الفاظ مثلاً ڈاک خانہ، رجسٹری، قیمت، گنٹ، ان الفاظ کو جب تک موجودہ اصطلاحات میں نہ لکھا جائے وہ سمجھ نہیں سکتے، تمھارے دوست نے انھیں چیزوں میں غلطی کی ہوگی،

اس کو دو گنا
حصہ پیش کر
بقیہ نصیب
چسبہ بات ہو

ہاں آرڈر لکھ گئے، اور کالج کو نہایت رنج دے گئے، ان کے وداعی جلسے بڑی دھوم سے ہوئے یہاں جون کے مہینہ میں کالج بند ہوگا، غالباً میں وطن یا کشمیر میں ہوں گا، والسلام
شبلی نعمانی، رفوزی مشہور، علی گڑھ،

(۶)

ایک ہزار روپیہ پہلے دیکھا ہوں، اور تین چار ہزار اب پھر دینا پڑیگا، اس امید پر کہ شیا

لوگ رفتہ رفتہ دین،

کالج کا حال کشمکش میں ہے، سر دست بک صاحب نے قبضہ کر لیا ہے اسید محمود کی حالت بہت خراب ہے، والسلام،
شنبلی، ۱۶ اپریل ۱۹۹۷ء، علی گڑھ،

(۷)

میاں حمید!

ع تاؤ بن رسی من بخدا می رسم، نیشنل اسکول کا تم پر کچھ نہ کچھ حق ہے، لیکن تم نے تعمیر کی دین ایک جہہ بھی ادا نہیں کیا جب عمارت تیار ہو چکے گی، اس وقت تمہاری کیا حاجت رہے گی، دینے کا وقت یہی ہے، کہ تمام کام اٹکا پڑا ہوا ہے، مین علاوہ چندہ سابق کے نافذ، اور دیکھا، لیکن سوڈ کی رقم کے بغیر تمام کمرے نامم پڑے ہیں اور خراب ہوتے ہیں، جو کچھ بنے اس وقت یا با قضا دو، ورنہ ۶ "پس از آنکہ من ناغم بچہ کار خواہی آمد" والسلام، شنبلی، ۳ جولائی ۱۹۹۷ء،

(۸)

برادرم!

تھوے اجمالی کارڈ کا میں نے جواب لکھ دیا تھا کہ "وہ سب خبریں صحیح ہیں"، کیونکہ میں یہ جانتا تھا کہ وہ ان صحیح خبریں پہنچی ہونگی، لیکن اب معلوم ہوا کہ بعض جگہ غلط خبریں مشہور ہوئی ہیں، یعنی یہ کہ "شخص معلوم" نے میرے ساتھ دراندازی کی، لیکن یہ خبر بالکل بے اصل ہے، واقعہ یہ ہے کہ بک صاحب اور اسید صاحب وغیرہ یہ چاہتے ہیں کہ میں یہاں ششماہہ قیام کروں، لیکن اسید محمود دفعہ اسکے مخالف ہو گئے، علی گڑھ کا کالج اساتذہ نسل محمدیہ سید احمد پڑھائی ہوئے اور دستاویز کر کے پیش کیجئے، تو اس مقصود غالباً اسید محمود ہیں

اور اسی اپنی حالت میں بہت سی باتیں اس کے خلاف کہیں، لیکن اس قسم کی ان سے کسی کو اب شک نہیں رہی، ہر روز یہاں کے رؤساء اور ٹرسٹیز اور ارکانِ کالج اس قسم کی باتوں کے نقل ہوتے ہیں تو اس دن سے آج تک سید صاحب کی کوٹھی پر گیا ہی نہیں،

اس دفعہ بظاہر یہاں کی آب و ہوا میں مجھ کو خاص حضرت عین معلوم ہوتی، باقی ترک تعلق اس کی کیفیت ہے کہ میں نے سال بھر کی خدمت اسی تجربہ کیلئے لی تھی، میں نے دیکھا کہ اعظم گڑھ میں سال بھر برابر نہیں رہ سکتا، وہاں کوئی ایسی چھپی نہیں کہ سال بھر تک کام چل سکے، اس لئے کچھ یہاں کچھ وہاں، کچھ ندوہ، اس طرح بسر کرنے کا ارادہ ہے،

اگرچہ واقعہ یہ ہے کہ اب کہیں دل نہیں لگتا، بالکل خانہ بدوش معلوم ہوتا ہوں، نہیں معلوم کیا ہوتا ہے، والسلام، شبلی، ۹ نومبر ۱۹۰۹ء،

(۹)

برادرم!

میں غلطی گڑھ آگیا، اور حالات اس قسم کے پیش آگئے کہ ابھی یہیں رہنا پڑے گا،

معلوم نہیں تم کن اشغال میں ہو، کوئی علمی کام بھی کرتے ہو یا نہیں؟

تمہارا چند ماہوار نہیں پہنچا، اس کی وجہ سے سخت ہرج ہے، باقیات و حال فوراً بھیج دو،

میرے کتب خانہ میں کتب ذیل اضافہ ہوئی ہیں،

الصلح فی المعانی للخطیب القزوينی، منہ قلمی نہایت قدیم، صدر ا، الکلیات وغیرہ کامل

نسخہ عمدہ، الحارثی والسادی للماحق، مکاتیب ابوالعلاء المعری، مفتاح سکاکی

کامل یعنی مع خود صرف وغیرہ، اور کتابین یورپ وغیرہ سے آرہی ہیں، مثلاً الوجیز فی الفقه للإمام
الغزالی، کتاب المعمرین لابن حاتم السجستانی، فلسفۃ البلاغۃ تصنیف حال، والسلام،
شبلی، ۳۲ دسمبر ۱۸۹۹ء، علی گڑھ،

(۱۰)

رسائل یہاں نہیں ہے، علی گڑھ لکھ دیا ہے، وہاں سے آجائیں گے، الفاروق جاتی ہو
آج کل ایک بڑی ریاست بلکہ سلطنت ہے ابن خلدون کے ترجمہ کا استفسار آیا تھا، دس ہزار روپے
نقد معاوضہ دیتے ہیں، میں نے اپنی صحت کے لحاظ سے انکار کیا، اس لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر تم پہلک
میں آجاؤ تو اس قسم کے کاموں سے ابھی طرح آزاد بسر کر سکو، لیکن تم کو جنبش نہیں ہوتی،
شبلی، ۲ جولائی ۱۸۹۹ء

(۱۱)

خط پہونچا، میں خود اس بات کا خواہشمند ہوں کہ اس تعطیل میں تم سے ملاقات ہو تاکہ علاوہ
اور باتوں کے کوئی علمی کام پابندی کے ساتھ تھائے متعلق کر سکوں، لیکن میں نہیں کہہ سکتا کہ میں اس وقت
کہاں ہوں گا، ایک طرف تو کلکتہ کا نفرش کا بلاواسطہ، دوسری طرف راپور کا ارادہ ہے، مکان پر تو میں
جا نہیں سکتا، لیکن کوئی جگہ ابھی متعین بھی نہیں، تاہم تم سے ملنے کی کوشش کروں گا،
ہاں اور ذیل کو ابھی طرح دریافت کر کے لکھوں،

۱۔ پوٹھو بصرہ جانے والے جہازات کو تھے دن جایا کرتے ہیں، (۲) سکند کلاس کا کرایہ پوٹھو بصرہ

۱۷ رسائل شبلی ۲۷ سلطنت افغانستان، دیکھو خط ۱۱،

بند عباس تک کیا ہے؟ (۳) قرظیہ کمان کمان ہوتا ہے، والسلام، شبلی، ۱۰ دسمبر ۱۸۹۹ء

(۱۲)

خط پہنچا، اور شرائط منظور ہیں، لیکن یہ نہیں کہ جس قدر ترجمہ ہوگا، معاوضہ دیا جائیگا، کتاب بیچ میں رہ گئی تو کس کام آئیگی، اور چندہ دینے والوں کو کیا جواب دیا جائیگا،

اپنے سر کے فرسٹ پرنٹ (آف) شلورم کا حصہ چھوڑ کر غالباً چار سو صفحہ سے زیادہ ہی کم سے کم چار سو اور زیادہ سے زیادہ پانچ سو معاوضہ دیا جائیگا، میں اس کو پسند نہیں کرتا تھا کہ سب معاوضہ کالج یا اسکول میں دیا جائے اس سے طبیعت پر پورا بار نہیں پڑیگا، بلکہ بیگاری معلوم ہوگی، والسلام، شبلی، الہ آباد، ۲ مای ۱۸۹۹ء

(۱۳)

برادرم!

مفصل شان نزول منکر جواب لکھو،

ترجمہ کا خیال میر عبد الرحمن والی کابل کو پیدا ہوا ہے، اور بڑے وسیع پیمانہ پر اس کے لئے انھوں نے اپنے سفیر ہندوستان کو لکھا، اور سفیر نے جھکو و مولوی حالی صاحب و نذیر احمد کو، میں نے پہلے انکار کیا، پھر بیان کے تمام اعرار و احباب کے اصرار پر رضا مندی ظاہر کی، سفیر صاحب نے یہ معلوم کر کے کل ترجمہ اور ہکا تمام اہتمام میرے ذمہ کر دیا، اور دس ہزار کی رقم منظور کی، جو بہ تغذیق لیجائے خواہ یکمشت،

ابن خلدون کا ترجمہ تم بے شبہ خود کر سکتے ہو، لیکن اس میں تاریخی لطیحات اور اجمال اور حوالے تھلا ہیں کہ میں چچی طرح اندازہ کرتا ہوں کہ ابتدائی جلدوں میں تم کو وقت پیش آئیگی، کتاب مذکور کے سات ہزار صفحہ ہیں اور وہ بھی ٹاپکے درآورد خط میں ہیں، میں نے تین برس کا وعدہ کیا ہے، اب چند باتیں بطور فذلکہ کے سنو،

۱۔ مستقل تھائے نام سے ترجمہ ہونے پر سفیر راضی نہیں ہو سکتے، بلکہ میرا انتساب بھی ضروری ہو،
۲۔ کتاب اس قدر ضخیم ہے، کہ دو ایک برس مستقل اشتغال کے بغیر اس کا ترجمہ نہیں ہو سکتا،

۳۔ بہت سے ضروری مشورون کے لئے میری قربت ضرور ہے،

۴۔ تم اپنا قائم مقام کسی ہندوستانی شخص کو پوری تنخواہ پر کر سکتے ہو،

۵۔ صرف ابتدائی کام اور خاکہ قائم ہونے تک تمہارا ایمان رہنا درکار ہے، پھر جہاں چاہو

رہ سکتے ہو،

۶۔ یہ کام شہرت اور عزت کا ذریعہ ہے، اور آگے کیلئے راہیں نکلیں گی، کیونکہ گورنمنٹ انگریز

کی سرپرستی میں یہ کام ہوگا،

۷۔ گھر پر رہ کر کام کرو گے تو تمہارا خرچ مختصر ہوگا اور تم کو کم از کم ماضی کی بچت ہوگی، میری

انگریزی کتابوں کے ترجمہ کا بھی محکمہ قائم کرنا چاہتے ہیں، چار انگریز اور سولہ ہندوستانی مترجم ملازم ہوں گے،
بجائے یہ کام

محکمہ کا صدر مقام کلکتہ ہوگا، اس محکمہ کا سرکاری محکمہ مقرر کرتے ہیں، لیکن میں نے انکار لکھ بھیجا، اور زیادہ

ترامید ہے کہ اگر تھارے لئے مناسب تحریک کرونگا، تو تم کو یہ عہدہ مل جائیگا، اس صورت میں اتنے بڑے

کام کا تمہاری ماتحتی میں انجام پانا بہت سے فوائد کا ثمر ہوگا، اب اپنی رائے لکھو، شبلی، ۱۸ جولائی ۱۸۷۹ء،

(۱۵)

برادرم!

خط پوچھا، اس کو بلا مبالغہ خیال کرو کہ اگر مجھ کو یقین ہو کہ کسی کام میں اپنے سلف رسپکٹ کو کھو کر

تم کو فائدہ پہونچا سکتا ہوں، تو میں ہرگز رسپکٹ کو عزیز نہیں رکھ سکتا، میں مایس کو جس وقت کہو اور جن

الفاظ میں کہو خط لکھ دوں، لیکن پہلے ان باتوں پر غور کر لو،

۱۔ انگریز بیریانی ذاتی واقفیت کے کسی شخص کی نسبت ایسی سفارش کرتے ہیں، یا نہیں،

۲۔ تم سے مارلین سے ایسی ذاتی واقفیت ہے، یا نہیں،

جواب علی گڑھ کے پتہ سے لکھو، والسلام، شبلی، ۲۲ فروری ۱۹۰۷ء،

(۱۶)

برادر!

افسوس! تم نے اس قدر مجھ سے بے تعلقی کر لی کہ تمھارے حالات مجھ کو بجائے اس کے کہ تم سے معلوم ہوں، اور وہ سے دریافت کرنے پڑتے ہیں، شاید تم مجھ کو بھی اسی الزام کا ملزم ٹھہراؤ، لیکن کیفیت یہ ہے کہ حیدر آباد کے انسان خدا کو بھول جاتا ہے، تا با آدم چہ رسد، یہاں ایک منٹ بھی راحت و سکون انسان بے سر نہیں کر سکتا، مجھ سے زیادہ یہاں کوئی زاویہ نشین نہ ہوگا، تاہم ہندوستان کے تناسب کے لحاظ سے مجھ کو پورا پورا پلٹیشن کہنا چاہئے، تیرا ذکر غم بدتر از غم، کہنے کے قابل کوئی بات ہے تو یہ ہے کہ تیرا کامشتغلہ جاری ہے،

غزالی ختم ہو کر مطبع میں جا چکی، شاید سیرۃ النعمان کے لگ بھگ ہو جائے، علم کلام کی تاریخ لکھ رہا تھا، وہ بھی قریب ختم ہے، اب کلام جدید کا مرحلہ ہے، کوئی انگریزی دان دوست ہوتا تو بڑا کام نکلتا جو حکمائے یورپ، روح و واجب الوجود کے قابل ہیں ان کے دلائل سے کتاب کی بہت رونق ہوتی، تم زیادہ کون اس مصروف کا تھا، انگریزی دان تھے، عربی دان تھے، عزیز تھے، لیکن ان سب کچھ ہونے

لے تاریخ اختتام انفرادی، لے تاریخ اختتام علم الکلام،

کے ساتھ بھی کچھ نہیں بہتیرا کہا کہ یورپ کے فلسفہ کا ہلکا سا ڈھانچا بھی کھڑا کر دو تو بہت بصیرت ہو،
 تم کو کس کی پروا ہے، حالانکہ جو حصہ اب لکھ رہا ہوں اس میں مدد دینا ایک مذہبی اور قومی کام ہے
 خط سے معلوم ہوا کہ عربی عبارت لکھی ہے، اور اودبھائی کے پاس بھیجے ہو اس قسم کے مہلات کام
 کرو گے، عربی عبارت لکھ کر اپنا دل خوش کر دے کہ دوسرا حریری پیدا ہو، اچھا پھر نتیجہ کیا؟
 کو کچ کل حریری اور امرائے افسس کی ضرورت ہے؟

یہاں ایک بیاض دیکھی جو مرزا صاحب نے شعراء کے کلام سے انتخاب کی، نسخہ بھی اسی زمانہ کا
 کس قدر نفیس، شعراء کے کلام انتخاب کیے ہیں، چودہ ہزار شعر ہیں، اور سب اچھے ہیں، اسرار البیان جرجانی
 مصرعین چھپ گئی، منگوائی ہے، ابھی آئی نہیں، امام غزالی کی کتاب محکمات النظر جو منطق میں ہے، اور
 نہایت جان اور صاف و سادہ ہے، وہ بھی چھپ گئی ہے، والسلام، شبلی، ۲۲ فروری ۱۹۰۷ء، حیدرآباد

(۱۷)

برادرم!

خط پہنچا، میں اسی قسم کے خطوط کی تم سے خواہش رکھتا ہوں، اور اسی لئے نہایت خوشی سے
 جواب لکھتا ہوں،

اشعار جاہلیت مدت ہوئی میری نظر میں تین، لیکن میں نے ان پر چند ان توجہ نہیں کی، یہ
 اشعار ایسے مآخذوں سے جمع کئے گئے ہیں، مثلاً اغانی، وغیرہ جن میں صناعات اور موضوعات تک ہیں
 البتہ ناقد خود صحیح اور موضوع کی نیز کر سکتا ہے،

نظام القرآن کا میں شوق سے خیر مقدم کر دے گا، البتہ علم ہی ایک شخص ہے، جو دل

دماغ رکھتا ہے، وہ معتزلی ہے، اس کی تفسیر بارہ جلدوں میں تھی اور رازی کی تفسیر سے پہلے اسی کا نام کبیر تھا، میں نے اس کا کسی قدر حال اپنی نئی تصنیف علم الکلام میں لکھا ہے، جو ابھی شائع ہوتی ہو اس کا پورا نام محمد بن علی بن ہریرہ ہے، ۸۵۰ھ میں وفات کی بہت بڑا ادیب و معقول تھا، ابن خلکان کی طرح اور رجال کی کتاب میں بھی مختصر ہیں، صرف طبقات الشافعیہ ابن السکین کی کسی قدر مفصل تراجم ملتے ہیں، لیکن وہ اب تک چھپی نہیں، یہاں اس کا نسخہ موجود ہے، طبقات الاطباء بھی غنیمت ہے، اور وہ پانچ روپیہ کو آتی ہے، مسٹر آرنلڈ کی کیا فرمائش تم نے تعمیل کی؟ نیشنل اسکول کے متعلق راج ہی لکھتا ہوں، میں نے علم الکلام نہایت نامیاد کتاب لکھی، اور وہ درحقیقت میری تصنیفات کا سب سے ناقص حصہ ہے، جدید علم کلام غالباً اچھا لکھا جائے، بہت کچھ ہو چکا ہے، عنقریب ہی ابن رشد کی لالیف لکھنا چاہتا ہوں، والسلام، شبلی و رابع ۱۳۵۷ء، حیدرآباد۔

۱۵۔ اس کی تفسیر اب ناپید ہے، امام رازی کی تفسیر کبیر میں اس کے جملہ فقرے منقول ہیں، ۱۵۰۰ھ اس کے بعد میں چار جلدوں میں چھپ گئی ہے، اور ہر جگہ ملتی ہے، ۱۵۰۰ھ ابن ابی اصیبعہ کی تصنیف ہے، مصنف چھٹی صدی میں تھا، تراجم کے ضمن میں مسلمانوں کی علمی تاریخ کے متعلق بہت سی کام کی باتیں لکھ جاتا ہے، مولانا رسائل میں اس سے بہت کام لیا ہے، ۱۵۰۰ھ مولانا فرماتے تھے، کہ علم الکلام کی تصنیف کے وقت میں سخت بیمار تھا، کہ زندگی سے بھی نا اُمید تھی، کرسی پر بیٹھ نہیں سکتے تھے، فرشتے پر لیٹ کر لکھتے تھے، علم الکلام کی نامی کے معنی یہ ہیں کہ مشکلیں اسلام کے جو مختلف اسکول ہیں، اشعری، اتریبی، معتزلی، ظاہری، ان میں سے علم الکلام صرف اشعری کلام کی تاریخ ہو کر رہ گئی، جس تفصیل سے یہاں مستقل لکھا ہوا اسی تفصیل سے دوسرے فرقوں کے علم کلام کی تاریخ بھی لکھنی چاہئے تھی،

۱۶۔ اندوہ میں متفرقا چھپی ہو،

بر اورم!

نظام القرآن کو میں شوق سے دیکھوں گا، اور اپنا مستحبہ وقت صرف کروں گا، لیکن نام بدل دو، یعنی الف گھٹا دو، جاحظ اور عبد القاہر نے بھی اس موضوع پر کتاب لکھی ہے، اس کا نام نظم القرآن تھا نظام میں ذرا بھدا پن ہے،

حامد معائنہ کے لئے الہ آباد گئے تھے، لیکن پچھلے سال کے امیدواروں کا اس قدر بقایا تھا کہ نئے پیش بھی نہ ہو سکے،

نواب محسن الملک نے گناہ خط کے چھاپنے میں سخت غلطی کی، کم سے کم مجھ سے پہلے پوچھ لینا تھا، وہ سب ایک حیدر آبادی مسند کی کارروائی ہے،

آج کل مصر میں سیرۃ الفاروق لکھی گئی، بڑا اہتمام کیا گیا، مشہور مصنف نے لکھا، لیکن دیکھا تو الفاروق کا عشر عشیر بھی نہ تھی، اس پر خیال ہوا کہ الفاروق کا عربی میں ترجمہ کر لیا جائے، مچھلوت نہ تھی، ایک اور شخص کے حوالہ کی تیساری کے بعد میں درست کروں گا، قصہ یہ کہ مصر میں چھپو آجی

۱۔ مکتوب الیہ نے جو تفسیر لکھنی شروع کی ہے اس کا نام نظام القرآن ہے جس میں زیادہ تر قرآن کے آیات و سورتیں ربط مغزی کی تحقیق ہے، تمام قرآن مجید کا، اور قرآن مجید کے ایک ایک سورہ کا موضوع الگ الگ قرار دیا ہے، اور اس کی سورہ کی ہر آیت سے تطبیق دی ہے، ظاہر مینون کو قرآن مجید میں جو بے ربطی سی نظر آتی ہے، اس تفسیر سے اس کی شکوک کا ازالہ ہوتا ہے، آئندہ جن سورتوں کے حوالے آئیں گے وہ اسی تفسیر کے اجزاء ہیں،
۲۔ شاید علی گڑھ کالج میں عربی تعلیم کے اجراء کے متعلق تھا، جس کے متعلق مولانا نے دکن ریلوے میں نواب صاحب کی مخالفت میں ایک مضمون لکھا تھا، ضبط کروں میں کب تک آہ، چلے غامہ بسم اللہ،
۳۔ رفیق باب نظم ایک مشہور مصری مونی ہے، اس نے اشہر مشاہیر الاسلام کا سلسلہ مولانا کے ہیروز آنت اسلام کی طرح شروع کیا تھا، اس میں حضرت عمرؓ کی سیرت بھی ہے،

اُردو کوشن کی کاروائی زور شور کے ساتھ شروع کرنا ہوں، والسلام، بشلی، ۱۱ اپریل ۱۹۷۱ء،

حیدر آباد

(۱۹)

برادرِ م!

نظام القرآن کو اول سے آخر تک دیکھا، عبارت اور طرزِ بیان کی خوبی میں کلامِ نہیں، لیکن اصل دعا کی نسبت ابھی کوئی کیسور لے نہیں دیکھتا، جس قسم کا ربط تم بتاتے ہو وہ بہت وسیع معنوں کے لحاظ سے ہے، ایک وقت یہ پڑتی ہے کہ دفعہ وار جو مطالب بیان کئے ہیں، اور ان میں ربط ثابت کیا ہے، اس کے ساتھ ساتھ قرآن کی آیتیں نقل نہیں کیں، اس لئے خود قرآن کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے،

ایک اور امر یہ ہے کہ تم صرف رابطہ چیزوں کو لے لیتے ہو حالانکہ اعتراض یہ ہے کہ دوم ربط مطلب کے بیچ میں جو غیر متعلق باتیں آجاتی ہیں وہ سلسلہ کلام کو برہم اور غیر منظم کر دیتے ہیں، ان کا تعلق اور ربط ثابت کرنا چاہئے،

بہر حال اور اجزا ابھی دو، بہت بڑا کام ہے، جس قدر بھی کامیابی ہو غنیمت ہے، اس قدر کاوش تم کسی ممکن محصول کام میں کرتے تو خدا جانے کیا کرتے،

انجن ترقی اُردو کی کاپی بھیجتا ہوں، ارکانِ اعانت اور خریداروں کے نام بھیجے چاہئیں، والسلام

بشلی، ۱۱ اپریل ۱۹۷۱ء، حیدر آباد،

(۲۰)

برادرِ م!

پہلی دفعہ میں ہندوؤں کا کچھ مطلب سمجھ نہ سکا، اس دفعہ تمہارا جی اہم ایسٹ کے موافق قرآن مجید

ہند سے لگائے، اور پھر نظام القرآن کے اجزا کو دیکھا، اس میں شبہ نہیں کہ اب کی زیادہ وجوہ ربط معلوم ہوئے، لیکن جن دو آیتوں میں تم ربط بتاتے ہو ان کے درمیان میں اور آیتیں آجائی ہیں جو بظاہر ان دونوں سے بے تعلق معلوم ہوتی ہیں، تاہم مجموعی طور سے یہ کوشش بے سود نہیں، المنار میں ضرور بھیج دو، لیکن ہر شخص کو ہندسہ لگانے کی فرمائش نہیں کی جاسکتی اس لئے حاشیہ پر تمام آیتیں نقل کرنی چاہئیں کہ ساتھ کے ساتھ آدمی دیکھتا جائے، اردو کے شرکار کے جو نام تم نے لکھے تھے وہ چھ جاتا رہا پھر لکھ بھیجو، میں نے آج کل شرح بخاری از عینی، کتاب سیبویہ، شرح طوالع وغیرہ خریدی ہے، خدا کا شکر ہے کہ قرضہ ہائے کثیرین سے اب صرف ایک ہزار اور رہ گیا ہے جس کو میں ماہوار ادا کر رہا ہوں، باقی سب ادا ہو گئے، مجموعی قرضہ (والدمرحوم) کی تعداد تینیس ہزار تھی، والسلام، شبلی، ۱۔ جون ۱۹۰۳ء

(۲۱)

برادر،
بخاری کی حالت میں خط لکھ رہا ہوں،
ہاں اب یہی کروں گا یعنی قرآن مجید کو بلحاظ ربط آیات دیکھوں گا، اور پھر تم کو اطلاع دیتا رہوں گا، کتاب سیبویہ جو کلکتہ میں چھپی ہے نسخہ ہے، مصر میں مشکل اور نہایت صحیح اور نفیس چھپی ہے یعنی نمونہ کے لئے نظام القرآن کے بعض اجزاء مصر کے رسالہ المنار میں بھیج دو، اس کے چند سال کے بعد شاید رسالہ یا اس کے حوالی میں مصنف نے چند اجزاء بھیجے تھے، سید رشید رضا صاحب المنار نے مصنف کو بڑی داد دی تھی، اور المنار میں اس پر مفصل تقریظ لکھی تھی، اسے نظام القرآن کے تعلق سے،

نیشنل اسکول کے ممبر محض مسلمان ہیں، اور ہڈ ماسٹر بھی مسلمان ہونا چاہئے، لیکن مائیں نہیں،
 میں یہاں سے چھوٹا تو عظیم گڈھ نہیں بلکہ ندوہ میں رہوں گا، یا کالج میں وطن سے جی سیر ہو گیا
 اردو نے اب تک جو کام کیا وہ علی گڈھ گزٹ میں اس ہفتہ چھپے گا، اس میں دیکھنا،
 تم بتاؤ کہ عربی زبان سے کون سی کتابیں ترجمہ کے قابل ہیں، والسلام، بشی، ۱۳ جون ۱۹۰۳ء

(۲۲)

برادرم!

خط پہونچا، بھائی تم اپنے آپ کو نہیں، بلکہ ہم لوگوں کو عزیز ہو، میں سچ کہتا ہوں کہ
 میں تمھارے وجود کو اپنی تمام برادری کے لئے تاجِ سعادت سمجھتا ہوں، اور تم کو مہدی و
 اسحاق سے کم نہیں جانتا، اس غیر ضروری اظہار کی ضرورت یہ ہے کہ تم اپنی صحت کا خیال
 رکھو، رخصت لو، وطن جاؤ، چند روز میرے پاس رہو، یہ ضرور کرنا چاہئے،
 میں اردو کے قصہ میں بہت عظیم الفرصت ہو گیا ہوں، جو وقت بچتا ہے، بالکل خط و کتابت
 میں صرف ہو جاتا ہے، جواب سے مطمئن کرو، بشی، ۱۳ جولائی ۱۹۰۳ء

(۲۳)

برادرم!

خط مورخہ ۲۰ جنوری پہونچا، اس سے پہلے جو خط آیا تھا، اس کی تو کوئی تدبیر اس وقت نہیں
 ہے یعنی انجن ترقی اردو نے جس کے مولانا اس وقت سکرپٹری تھے، غالباً یہ عین اس سے استعفا دیا،
 ۲۲ یعنی انجن ترقی اردو،

ہو سکتی ہیں اس وقت یہاں کے سازشی ابھار دین مبتلا ہوں، اسی خط کا جواب لکھتا ہوں، بلاذری
صفحہ ۴۴۴ میں لکھا ہے، کہ ان بدایہ دعی العیفاں حین قتیس والملتان وقابل کان لہ ملک عاقل
یہ بھی لکھا ہے کہ اس شہر کا بادشاہ مقسم باللہ کے زمانہ میں خود اپنی خواہش سے مسلمان ہوا،
عربی کے کسی جغرافیہ میں عیفاں کا نام نہیں، بلاذری اس کو شہر بتاتا ہے، قیاس کو دخل یا
جائے تو عیفاں کو "یوسف زئی" کا حرف قرار دیا جاسکتا ہے،

مسلمان انگریزی اُردو دان یہاں سے کون سو روپیہ پر جایگا، اگر حاتم اس قابل ہوں تو
ان کو ہڈول کے پتہ سے لکھو، شاید وہ قبول کر لیں، ان کو سیر و سیاحت کا بہت شوق ہے،
امیر خسرو کا وہ قصیدہ "ضرب الامثال" کے نام سے مشہور نہیں، وہ کہیں چھپا نہیں،
میں نے ان کے قلمی دیوان میں دیکھا ہے، اس کا مطلع یہ ہے کہ،

ع کو س شہ خالی و بانگ غلغش در دست

مستر براؤن کی تجویز، ابھی ایک راز ہے، مجھ سے مستر مارلین سے خط و کتابت ہو رہی ہے،
ابھی تک اس کا مفہوم میرے سمجھ میں نہیں آیا، کوئی بات سمجھ میں آجائے تو تم کو لکھوں گا،
شبلی، ۲۵ جنوری ۱۹۴۷ء،

(۲۴)

برادرم!

مستر آرلڈر قطع تعلق کر کے ولایت جاتے ہیں، اعلیٰ گدھ میں ان کو اڈریس دیئے جائیں گے،
ایک فارسی میں بھی ہو گا، اس کی مجھ سے فرمائش ہے، لیکن میں فارسی ابھی نہیں لکھتا، اس لئے تم

فوراً لکھ کر پروفیسر ابوالحسن علی گڑھ کالج کے پاس بھیج دو، عربی میں لکھ دوں گا، وہ ۲۶ فروری کو
علی گڑھ پہنچیں گے، شبلی، ۱۵ فروری ۱۹۰۴ء

(۲۵)

برادر! :

روپیہ ہو پونے چونکہ تم نے لکھا تھا کہ سفر نے تم کو زیر بار کر دیا، اس لئے میں نے چاہا تھا کہ تم کو
لکھ دوں کہ بقیہ روپیہ نہ بھیجنا، یہ کون سی بڑی رقم ہے جس کے لئے تم کو تکلیف دیکھائی، لیکن تم نے
بھیج دیئے، اور ایسے وقت میں بھیجے کہ میں روپیہ کا سخت جاہل تھا، سٹراٹلڈ کے لئے صہ کا تحفہ
عسہ، ڈورس کا چندہ، عسہ، سٹہ، مئی کا سفر خرچ، اس بنا پر تمہاری رقم واپس نہیں کی،
دیوان کی پچاس کا بیان بھیجا ہوں، زیادہ ضرورت ہو تو لکھ بھیجو، سوچا پس کا بیان
بھیج دی جاؤں،

تم نے ایک زمانہ میں مجھ سے کہا تھا، کہ تم نے شنوی مولوی روم غور سے پڑھی، اور ان کے
اصول اور پرنسپلز متین کئے، اگر خیال میں ہوں تو لکھ بھیجو، والسلام،
شبلی، ۸ فروری ۱۹۰۴ء، حیدر آباد،

(۲۶)

برادر! :

کیا بتاؤں علی گڑھ سے لکھنو گیا تھا، کہ دفعۃً تار پونچا کہ حامد کو طاعون ہوا، گھبراہوا ہوا بدحواس

اے سوانح مولانا روم کے لئے، اے قیام حیدر آباد ختم اور ندوہ کے قیام کا زمانہ شروع ہوتا ہے،

اعظم گدھ پہونچا، تمام خاندان یہیں جمع ہے، علاج ہو رہا ہے، بظاہر فائدہ معلوم ہوتا ہے، اگے خدا کی مرضی
 الٰہودہ کے لئے لکھدون گا، تمہارا حسن ظن صحیح نہیں جس دن سے الٰہودہ نکلا میں بیمار ہوا، اور
 اب تک اطمینان نہیں، اس لئے مضامین دیکھو، الٰہودہ یوں ہی عام عقائد کے خلاف نکلتا ہے،
 سب پرچے پہونچیں گے، مضمون ضرور لکھو، الٰہودہ یوں ہی عام عقائد کے خلاف نکلتا ہے،
 تمہاری سفارش میں میں نے ڈاکٹر صاحب کو ایک خط پہنچا ہے، ڈاکٹر صاحب
 خاص طور پر میرے معرفت اور ملاقاتی ہیں، لیکن مجھ کو شبہ ہے کہ وہ ولایت چلے گئے ہیں، یا موجود
 ہیں، اور کوئی اور شخص قائم مقام ہے، شبلی، ۱۸-۱۹ مارچ ۱۹۵۷ء، اعظم گدھ،

(۲۷)

برادر م !

الٰہودہ کے لئے کچھ جلدی نہیں، جب فرصت ہو لکھنا، ہرجائی اور جاحظ کی بحث کو
 میں نے دیکھا ہے، زیادہ ترقیق کے بعد نزاع لفظی رہ جاتی ہے، ہرجائی صرف یہ کہتا ہے کہ محض صوفیہ
 آواز کوئی چیز نہیں، بلکہ معنی اور معنی کا طریقہ بلاغت ہے،

میں نے انسائیکلو پیڈیا سے تو کچھ نہیں لیا، اس کا ذکر تم نے کیوں کیا، اسے اسطو کا مطلب
 اگر مسلمان مترجموں نے نہیں سمجھا تو یورپ پر بھی چڑاں اعتبار نہیں ہو سکتا، اسطو پر میں نے
 جو کچھ لکھا، اس کا ذکر تم نے نہیں کیا،

۱۔ مولوی حمید الدین صاحب ہرجائی کے معتقد نہیں ہیں وہ اس کو صرف لفاظی سمجھتے ہیں
 مولانا اس کے بے انتہا معتقد تھے اس خط میں ہرجائی کی فضیلت کا بیان مقصود ہے، ۱۷ الٰہودہ میں

جبر جانی کو اگر تقلید اوتوکل اہل فن اس کی زلہ ربانی کو غرض سمجھتے ہیں، مطول وغیرہ میں
اس کے فوال بطور وحی کے نقل کئے جاتے ہیں، اسی نے قواعد بلاغت اول منضبط کئے، پھر
اس کے نقش قدم پر سب لوگ چلے ہیں،
میں آج کل بہت پریشان ہوں، حامد اچھے ہوئے، لیکن گھر میں طبیعت خراب ہے
اور صرف میں تیمار دار ہوں، شبلی، ۵۔ اپریل ۱۳۵۷ء، اعظم گڑھ،

(۲۸)

برادر م!

تفسیر سورہ ابی لب اور جہرۃ البلاغۃ کے اجزاء بغور دیکھیے، تفسیر پر تم کو مبارکباد دیتا
ہوں، تمام مسلمانوں کو محتاراً ممنون ہونا چاہیے، بلاغت کے بعض اجزاء معمولی اور سرسری
ہیں، اس سٹوکار و البتہ قابل قدر ہے، میں اللہ وہ میں اس کا اقتباس درج کروں گا عبارت
میں جا بجا کمزوریان ہیں، تعجب یہ ہے کہ تم اذرا اور لک کے محل استعمال میں فرق نہیں کرتے،
اور سٹوکار کی کتاب کے لئے تھیکر کو لکھو،
اگر تم درودتہ الاولیہ پڑھا سکو اور وقت نکلی سکو تو یہاں سے دو ایک طالب علم
تھماے پاس جانے کیلئے تیار ہیں،
شبلی ۳۔ جون ۱۳۵۷ء، لکھنؤ،

۱۔ کتاب الیوم جہرۃ البلاغۃ کے نام سے قرآن کی تحقیق اور ترجمہ کی خاطر پڑھنے کی ترغیبیں ایک
سار رکھا جو سٹوکار مشورۃ و شہادت کا نام ہے، اللہ وہ میں اللہ وہ میں اللہ وہ میں ایک جدید تصنیف، عربی کا
نام ہے، اردو کے طالبین کو لکھنے کی کتاب داخل کی تھی، لیکن اس کی تعلیم کیلئے انگریزی خوان مولوی کی ضرورت تھی،

(۲۹)

برادر م!

زمانہ میں سخت علالت ہے، تب کہنہ اور کھانسی ہے، خدا ہی ہے کہ شفا ہو، تم حسب وعدہ
 یہاں آؤ، گو نہ وعدہ کیسا، پورا وعدہ تھا، چنانچہ دروس الاولیہ کی تعلیم کا انتظام صرف
 تمہارے بھروسہ پر اٹھا رکھا گیا،

تم کو اپنی تصنیف کے متعلق بھی یہاں کچھ نہ کچھ سامان مل سکے گا، والسلام،
 شبلی، ۳۰ ستمبر ۱۳۰۷ء، لکھنؤ،

(۳۰)

برادر م!

اچھا ہے، رمضان کر کے آؤ، میں دو چار دن میں دورہ پر جانے والا ہوں، رمضان میں
 گو یہاں تعطیل نہ ہوگی، لیکن روزوں میں محنت بخوبی نہیں ہو سکتی،
 حاتم اس سال غالباً لے لئے جائیں، بورڈ نے وعدہ کیا ہے،
 کالج سے میری نسبت سخت اصرار ہے، ما معاوضہ دیتے ہیں، لیکن میں نے لکھ بھیجا کہ،
 ع شاخ بریدہ را نظر سے برہا نیست،

واقعی اب متاع دنیوی کی بالکل ہوس نہیں رہی، قوم کی کچھ خدمت ہو سکے تو زندگی

نیگ لگ جائے،

اے مولانا کی دوسری بیوی، اے شفا نہ ہوئی اور آخر اسی زمانہ میں پہلے بچے نے پھر خود مان نے وفات پائی،
 اے بیٹی ندوہ میں، اے علی گڑھ کالج میں عربی کی اسٹنٹ پروفیسری کے لئے،

میان آق کے گھر میں لڑکی پیدا ہوئی، وہ خود شلمہ میں ہیں،
 میں ایک کتاب شعر لکھنی چاہتا ہوں، کو فرصت نہیں، لیکن بچپن سے آج تک کا مذاق
 ضائع کرنے کو جی نہیں چاہتا،
 ابن تیمیہ کی کتاب نقل و نقل چار جلدوں میں چھپ کر آگئی، باوجود پریشانی گوئی کے بہت سے
 نوادر مل جاتے ہیں، محض امام رازی سے نقد لکھل طوسی بھی آگئی ہے،
 شبلی، ۱۶ اکتوبر ۱۳۵۷ء، لکھنؤ،

(۳۱)

برادرم!

یہاں مدتی غلغلہ تھا کہ تم خدمت لیکر آتے ہو، اور دوسرا اولیہ پڑھاؤ گے، تمھارے بھی
 متعدد وعدے ہو چکے تھے، سب کو انتظار تھا، بلکہ مستقل قیام کی توقع تھی، اب تم نے اپنے وعدہ پر
 میری ضمانت و اعتبار پر طلبہ کی امید پر، قومی کام پر ان سب باتوں پر، بچوں کی طرح کھڑے قیام
 کو مقدم رکھا، اور کہا کہ وہیں کوئی لڑکا چلے اور تم پڑھاؤ، افسوس صد افسوس،
 خیر دنیا کا کوئی کام انکا نہیں رہتا، خدا سبب الاسباب ہے، لیکن تم سے جو امیدیں یقیناً انکا
 خاتمہ ہو چکا، میرے سب سے زیادہ حقوق کے مقابلہ میں تم ایک مہینہ نہ دیکھو، اس کا افسوس نہیں کہ کام
 رہ جائیگا، بلکہ اس کا افسوس ہے کہ جن لوگوں کو عالی ظرف اور بلند ہمت سمجھتا تھا، ان کا یہ حال
 ہے، تو تا بہ دیگران چہ رسد، گویا وعدہ کرنا بامفروشی ہے،

اس خط کے جواب لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں، شبلی، ۲۹ رمضان ۱۳۵۳ء،

(۳۲)

ندوہ کے لئے بھوپال آیا تھا، سرکار عالیہ سے ملاقات کی، اور رسم ماہوار ندوہ کیلئے انھوں نے مقرر فرما دیئے، اب شاید یہی جاؤں تم تیار رہو، دو تین مہینہ قیام کر کے صرف دروس الاولیہ پڑھاؤ، تمھارے رہنے کیلئے میرا کوٹھا نہایت مناسب اور حسب مزاج ہوگا، اگر تم ترک تعلق کر دو گے تو سزا کی قدر کچھ بند و بست ہوئے گا، اِنَّ اللہَ یُکَذِّبُ الرَّاغِبِ،

اپنے ارادہ سے مجھ کو مطلع کرنا خط ندوہ ہی کے پتہ سے بھیجا جائے،

شبلی مکان ڈاکٹر تعلیمات، ۲۔ نومبر ۱۹۰۶ء، بھوپال،

(۳۳)

ایک کاتب بہت اچھا اور کم اجرت ہاتھ آگیا ہے، بوہسی ڈاک جو اجزا ابلاغت دھاتی قرآنی سے تعلق رکھتے ہیں، بھیج دو، یوں بھی ان سے کام ہے،

ندوہ کا سالانہ جلسہ بنارس میں قرار پایا ہے، ۱۴ اپریل سے شروع ہوگا،

بیاض صاحب ہاتھ آگئی، اور بہت مسرت ہوئی،

اب کے ندوہ میں کتب نادہ کی نمائش بھی ہوگی،

حامد نائب تحصیلدار میاں لے لئے گئے،

میں نے شعراجم لکھنا شروع کر دیا، اگرچہ سخت عظیم الفرصت ہوں، والسلام،

”شبلی“ ۴ اپریل ۱۹۰۶ء،

لے شعراجم کی تصنیف کی تاریخ،

(۳۴)

میں آج کل عیسیٰ مین ہوں، وٹھس مین کوئی اہم بات نہ تھی، بعض جگہ وہم پرستی کی جھلک تھی
مثلاً حضرت عثمانؓ اور امام حسینؓ کی شہادت کو سبب عقاب قرار دینا اس کو میں نے تمھاری
مناظرانہ طبیعت کا اثر سمجھا، اور کچھ لغرض نہ کیا،
حادثہ پہلے دیوگام مین نائب تحصیلداری پر تھے، اب جون پور کی کسی تحصیل مین ہن مین بھی
یہاں چند ہفتہ رہوں گا،

سوانح مولانا دوم اب جا کر تیار ہوئی، ابن القيم کی کتاب اقسام القرآن، اور کتاب فی القضا
والقدر، نہ دیکھی ہو تو یہاں سے منگوا لو، شبلی، ۴ اگست ۱۹۰۶ء، بیہی،

(۳۵)

کارڈ پونچا، سورہ قیامت کی تفسیر دیکھی لا کے باب مین توار دو ہوا، میرادت سے یہ خیال
تھا، یہ محاورہ عام ہے، مجھ کو بخار آنے لگا تھا، اس لئے پڑھنا، لکھنا چھوٹ گیا ہے، اب اچھا ہو رہا ہے
شبلی، ۴ اگست ۱۹۰۶ء، بیہی، فلائس کو

(۳۶)

برادرم، سلام علیکم،

اب بیہی مین اس دفعہ صرف منصف پر اتنا کیا گیا، وہاں شرت سے یہ خیال پھیلا ہے، کہ مذہب کھڑے

لے سوانح کے مقام تصنیف کی تاریخ، سہ قرآن مجید مین اکثر واقعہ ہے پہلے آتا ہے عام مفسرین اس لا کو ہمیشہ زائد لکھتے
ہیں یعنی اس کو معنی مین کوئی دخل نہیں، مولانا کی رائے تھی جو محاورہ کے بال مطابقی ہے، کہ اس کا ترجمہ کے دعویٰ کی نفی
اور قسم سے اپنے دعویٰ کی تائید مقصود ہے، عربی مین لاوا اللہ لا ولہا الکعبہ عام بول چال ہے، اردو مین بولے ہیں، نہیں خدایا
قسم، نہیں، انیکا نہیں ہے، اس سنی طبع کی تردید مقصود ہے، سہ یعنی مذہب کے متعلق صرف ایک تفریق تھی، دیکھو خط بنام سید ایمان،

- ۲۔ عرب کا پتہ یہ ہے، محلہ سلطان شاہی، گول دروازہ، احمد بن عبداللہ،
 بھٹی مین، دو تین سو روپیہ میرے بچ کے خرچ ہو گئے، اس لئے میں آج کل بالکل نادار ہوں
 عرب فرست بھی بلا قیمت پیشگی نہ بھیجے گا،
- ۳۔ ابن النخاس کی کتاب ناسخ و منسوخ القرآن چھپی ہے، اس مضمون کی تمام کتابوں
 سے بہتر اور نہایت مستند ہے،
- ۴۔ سوانح مولانا روم آج بھیجتا ہوں،
- ۵۔ صحبت بہت خراب ہے، بخاریا بار آتا ہے ہسٹل سے پہلے پرسون فارغ ہوا ہوں
 لیکن طبیعت اب بھی صاف نہیں،
- ۶۔ علی گڑھ کی خبر غالباً غلط ہو کیونکہ جب تک انگریزی پروفیسر نہ ملے کوئی اسٹنٹ
 نہ مقرر ہوگا، اور انگریز تو اب تک نہیں ملا، نہ امید ہے،
- ۷۔ شاید تم سے عید کے بعد نہ ملاقات ہو کیونکہ میں اچھا رہا تو فوراً دورہ کو جاؤں گا،
- ۸۔ سوال کو بیان دستار بندی کا جلسہ ہے، تم اس وقت آجاتے تو اچھا تھا،
- ۹۔ اجرنے تفسیر واپس میں،
- ۱۰۔ حامد نائب تحصیلداری میں خوش ہیں، اور دیو گام میں ہیں، رعایا ان سے بہت
 راضی اور حکام بھی،
- ۱۱۔ جہان آرا یک ہمشیرہ عالمگیر کی ایک تصنیف، اور خود اس کا تیار کرایا ہوا نسخہ سونپ
 کو ہاتھ آیا، دیکھنے کے قابل ہے، شبلی، ۲۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء

لے خوب
 تاجر کتب

(۳۷)

برادرِ م!

میں کلکتہ جا رہا ہوں تم سے ملاقات کی امید نہیں، لیکن اس قدر ضرور کرنا کہ لکھنؤ ہوتے ہوئے گھر جاؤ، اور مولوی حفیظ اللہ صاحب سے کہنا کہ دو طالبِ علم ہوشیار اور مستعد تھامے ساتھ کر دین تم ان کو ساتھ لیتے جانا، اور جب تاک مکان پر رہنا، ان کو درسِ الاولیہ پڑھانا اور نیز تفسیر القرآن مصنفہ خود، یہ کارِ محفوظ رکھنا، اور مولوی حفیظ اللہ صاحب کو دکھا دینا

شبلی، ۱۲ دسمبر ۱۹۰۶ء

(۳۸)

کیا یہ شعر یا اس سے ملتا جلتا قدیم یا حال کے شاعر کا ہے،

پیکر آزلے ازلِ طلعت زیبائے ترا نقش می بست و برے تو تماشا می کز

شبلی، ۱۸۔ اپریل ۱۹۰۶ء، الہ آباد

(۳۹)

برادرِ م!

میری حالت بدستور ہے، ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب نے ایک مرہم بنایا، اس کے استعمال

لے یہ خود مولانا کا شعر ہے مقصود یہ ہے کہ یہ مضمون کسی اور نے بھی باندھا ہے یا نہیں، ویوان میں یہ شعر صرف ایک لفظ کے بدلنے سے کس قدر بلند ہو گیا ہے،

پیکر آزلے ازلِ صورت زیبائے ترا نقش می بست و ہم از ذوق تماشا می کز

”برے تو“ سے چہرہ کی خصوصیت ہو گئی تھی، حالانکہ محبوب کا ایک ایک عضو ذوقِ تماشا کے لائق تھا،

سے کچھ فائدہ نہیں ملے ہوتا، تین مہینہ کا منتقل زمانہ ایک کورس کو پڑھنے میں بسر کرنا عقلاً مناسب نہ مصلحتاً ہے۔
 مذکورہ میں میرا بالا خانہ خالی ہے، آؤ اطمینان و تنہائی میں تفسیر کا درس دو، اگر جی چاہے، ورنہ اس کی بھی ضرورت نہیں،

البتہ دروس الاولیہ کا ایک سبق پڑھا دیا کرو، خدا نے تم کو بلند پایا بنایا تو بلند خیال بھی بننا چاہئے،

میں شاید جلد بھی جاؤں، اس لئے میرے رہنے تک آجاؤ تو اچھا ہے،
 شبلی، ۱۱۔ اگست ۱۹۰۷ء،

(۴۰)

برادر عزیز مولوی حمید الدین،

مولوی غلام محمد صاحب شملوی وہاں جاتے ہیں، وہ نہ صرف زندہ کے وکیل و سفیر ہیں بلکہ تمام قومی کاموں میں ان کو محنت و کوشش اور شغف ہے، کافر نس دہلی میں اور شملہ ڈیپوٹیشن وغیرہ میں انھوں نے نمایاں شرکت کی، اور حقیقت وہ قوم کے لئے ایک نہایت مفید کارکن ہیں، تم ان کو آریجوئلڈ اور جرمنی پروفیسر سے تعارف کراؤ،
 مسٹر مارلین اور مسٹر آرنلڈ نے ان کو سرٹیفکیٹ دیا ہے، وہ ان لوگوں کو دکھلاؤ، اور اگر وہ لوگ بھی کوئی سرٹیفکیٹ دین تو اس سے کیا بہتر،

اے پاؤں کے زخم میں، ۲۷ اگست گڈھ میں، ۲۷ دیکھو مکتوب ۲۶-۲۵-۲۷، ۲۷ مکتوب الیہ کا قیام
 اب علی گڑھ کا کالج بحیثیت بزرگ اسٹنٹ پروفیسر تھا، ۲۷ جرمنی پروفیسر سے مقصود مسٹر جوزف ہارڈین ہیں
 ۱۹۱۴ء میں یہ کالج سے قطع تعلق کر کے جرمنی واپس گئے،

زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں، والسلام، شبلی، ۲۴ فروری ۱۹۰۷ء، لکھنؤ،

(۴۱)

آج انشاء اللہ ہم بچے پٹیا لکھنے کے قصد سے روانہ ہوں گا، ۱۷-۱۸ تک غالباً علی گڑھ اسکون کتاب کی تصحیح کا جھکڑ موقع اب نہ مل سکے گا، میں مدت تک ایاب و ذہاب میں رہوں گا، اس لئے کامیون کی تصحیح تم ہی کر دینا،

فروسی کے اشعار میں کہیں کہیں الفاظ معنی تحت اللفظ لکھ دینا، اس کے اکثر الفاظ اب نامالوس ہیں،

الہ آباد کی ایک متوحش خبر سنی معلوم نہیں کہاں تک صحیح ہے، یعنی بندوق کے صدے اسحاق کی نوادی کا انتقال ہو گیا، بارود نے ہمارا گھر دیکھ پایا ہے،
شبلی، ۲۴ مارچ ۱۹۰۷ء، لکھنؤ،

(۴۲)

افسوس اتنی لمبی تعطیل میں تم یہاں نہ آئے، وروس الاولیہ اب کی بھی رہ گئی،
وظیفہ جو تم نے مقرر کیا بھیجا بھی یا نہیں،

سنا ہو گا کہ گورنمنٹ نے ۲۴ بیگ زمین نہایت خوش منظر عنایت کی، اس کے شکار کا بہت بڑا جلسہ اس اتوار کو ہو گا، اور بھی متعدد امور مذکورہ کی ترقی کے متفرق مہور میں آئی ہوگی

لکھ کرئی عبد المجید خان وزیر پٹیا نے راجپوت کا لفظ نس خاٹم کی جی اس کی شرکت کے لئے مولانا کے،

۷۷ شعرا کی تصحیح جو علی گڑھ کے ایک مطبع میں چھپ رہی تھی،

میں پھر حیدر آباد جاؤں گا وہاں کا کام ابھی تمام نہیں ہوا،
سادہ فارسی کے التزام کے ساتھ ایسی ہی غزل ان قافیوں میں ہو سکتی تھی، باوجود
کثرتِ شغل آج کل بہت سی غزلیں لکھیں بعض اشعار لکھتا ہوں،

در شوق پاس گرمی نازش بجاناندا با آنکہ کار یا صحنے خود پسند بہست
ہرگز حدیثِ شوق بہ پایان نمی رسد یارب کدام جاسر این رشتہ بند بہست
می بینم این کہ قیمت دل تا کجا کثرت پرسد ز من کہ نرخ متاع تو چند بہست
دل در ادلے طاعت حق ہمایہ جو بنو عذرم بنہ کہ بادہ بقدر وضو بنو

شبلی، ۲۶ - اگست ۱۹۷۹ء

(۴۳)

برادر حمید،

محاسن انتظامیہ ندوہ نے یہ رزلوشن پاس کیا کہ "ایک طالب العلم وظیفہ دیکر مولوی
حمید الدین کے پاس بھیجا جائے کہ وہ اس کو دروس الاولیہ و ہیئت جدیدہ پڑھائیں اور ممکن
ہو تو وہاں آلات سے اس کو تجربہ بھی سکھایا جائے" اس لئے ایک طالب العلم تھلے پاس بھیجا جائیگا
تم اس کی صورت قیام اور تعلیم و تجربہ سے مطلع کرو، اگر تم اپنے مکان میں جگہ دو تو اپنا وظیفہ
اسی میں محسوب کر سکتے ہو، شبلی، ۱ - ستمبر ۱۹۷۹ء، ندوہ،

لے مشرقی یونیورسٹی کے لئے وضع نصاب،

۲ یعنی علی گڑھ کالج کے بیت الآلات میں،

(۴۴)

تماشاوارثت، آں ہنگامہ خیریتا اُمیدم دینے از زود کاریا کہ مکتوب توہ اکر دم
متاعے گرد بست آسان رسد قدر نگیرد بادول را سپردن خواہم اول بہا کر دم
شبلی، ۶ نومبر ۱۹۰۵ء، لکھنؤ

(۴۵)

میان ضیا، کچن علی گڑھ کالج میں تعلیم کے لئے جاتے ہیں، تم ایک خط ان کی معرفی کا
ڈاکٹر ہارویز کے نام لکھ کر میرے پاس بھیج دو، میں ان کو بھیج دوں گا،

خواہید اگر کہ عیشِ فزون از فزون کنید دیوانہ ایست عقل نہ شورش برون کنید
عمریت این کہ حالِ فرزانه بودہ اید ہم بد بنا شد، او دوسرے جوں کہید
دور از دھالی دوست، نشاطِ حرام باد در جامِ بادہ اگر بتوانید، خون کنید
من نیز ہم چو شیخ دم از نہرے زخم اولِ حرابہ بادہ دے از مون کنید
فرصت ز دوست می رود ادریرے کشد گر کردن است چارہ شبلی کنون کنید
یتا رستہ غم الفت ز دوست رفت من خود بحیرتم چسبہ گویم کہ چون کنید

۴۱ نومبر ۱۹۰۵ء، ندوہ،

اے مولوی ضیا، آج ندوی، ندوہ سے فراغت کے بعد تحصیل انگریزی کے لئے علی گڑھ کالج جاتے ہیں،

میں اسی کالج سے انھوں نے بی۔اے پاس کیا، اور سیمین انھوں نے سیمین سے ایم اے بھی کیا،

۲ دیوان میں یہ مصرع اس طرح ہے، ۶ خواہید اگر کہ عیش، و نشاط، فزون کنید،

(۴۶)

تھہار او طیفہ بہت دنوں سے نہیں آیا،

فارسی شاعری میں تخیل کی چند مثال حسب خیالات یورپ لکھ بھیجو،

شعر انجم میں صرف خواجہ حافظ کا حال چھپنا رہ گیا ہے، اور وہ بھی قریب الانجا زہے
میں عنقریب سفر میں جاتا ہوں، حیدر آباد تک اور شاید عرب تک،

شبلی، ۲۶۔ اگست ۱۹۰۹ء، ندوہ،

(۴۷)

عزیزی،

۱۔ اب کی جلسہ انتظامیہ میں امور ہمہ پیش ہیں، اور چونکہ تعطیل کی وجہ سے وکلا،

ممبر باہر چلے جائیں گے، اس لئے شاید کورم میں وقت ہو، تم آنسو کو ضرور آؤ،

۲۔ عمارت اب اس حالت تک پہنچ گئی ہے کہ نہایت تفریح ہوتی ہے، اور جی

چاہتا ہے کہ وہیں رہا کیجئے، حالانکہ صرف کمر تک دیواریں آئی ہیں، تم دیکھ کر لطف اٹھاؤ گے

۳۔ اگر کچھ وقت نہ ہو تو شوکت کو لیتے آؤ، میں گلگتہ جاتے ہوئے پھر الہ آباد پہنچاؤں گا

۴۔ انجیل اور توریت میں خاص اخلاقی احکام کہاں مل سکتے ہیں، یعنی کون سے باب

شبلی۔ ۹ جنوری ۱۹۱۰ء

اور فصل میں،

۱۔ یہ عزم ۱۹۱۰ء میں بھی ہوا تھا، لیکن پورا نہ ہوا،

۲۔ مولانا کا فوارہ،

(۴۸)

برادرم!

جلسہ سالانہ مارچ کے اخیرین ولی میں قرار پایا، لیکن میزبان مصارف کا ذمہ نہیں لیتے، اس لئے ہم کو خود انتظام کرنا پڑا، چند ممبری صدر کروایا گیا ہے، اور ہر رکن انتظامی سے استدعا ہے کہ پانچ ممبری ہم پہونچا کر ان کی فیس بھجوا دے، تم کو بھی اس کی تعمیل کرنی چاہئے، میان اسحاق وغیرہ پاس ہیں، کوئی بڑی تعداد نہیں، انشاء اللہ جلسہ میں وہ امور تفصیل ہون گئے، جو ندوہ کی نئی زندگی اور اصل مقصد کا آغاز ہیں،

شعر العجم کی جلد اول دہلہ میں خراب بندھی تھی، لیکن اب نہایت خوبصورت انگریز کا وضع کی جلد میں تیار کرائی گئی ہیں، لیکن مزہ یہ ہے کہ چاروں طرف سناٹا ہے، ایک دست بھی نہیں آتی، فارسی وانی کی یہ نوبت پہونچی، شبلی، ۱۸ جنوری ۱۹۱۷ء، ندوہ،

(۴۹)

برادرم!

جلسہ نہایت کامیاب رہا، پانچ ہزار روپیہ سر دست دیا اور جس قدر ضرورت ہو اس کا وعدہ کیا، سر داد سبیل خان نے دیئے کہ ندوہ کے اہتمام میں قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ کیا جائے، اس کے متعلق تم جو مدد دے سکتے ہو وہ یعنی ان لوگوں کے نام بتاؤ جو اس کام کو معاونہ لے کر کریں، نیز انگریزی میں قرآن مجید کے جس قدر ترجمہ ہو چکے ہوں ان کے نام اور پتہ، لے ندوہ کا، ۱۷ تا ۱۹ مئی ۱۹۱۷ء تمام جلدیں ختم ہو گئیں، ۱۷ مئی سفیر دولت افغانستان،

یہ کام بہت وسعت کے ساتھ کیا جائیگا،
 میان اسحاق کے دو نوید تعمیر کمرہ میں داخل کر دیئے گئے اور جلسہ سالانہ میں اس کا اعلان
 ہوا، اور بھی کمرون کے متعلق چند ہوئے، شبلی، ندوہ، لکھنؤ، ۱۹ اپریل ۱۹۱۷ء،

(۵۰)

عزیز می تھا اے ہاں کب تعطیل ہوگی؟
 کیا تم چند روز سرے پیر کے مدرسہ میں قیام کر سکتے ہو، میں بھی شاید آؤں اور اس کا
 نظم و نسق درست کر دیا جائے،
 اس کو گرد گل کے طور پر خالص مذہبی مدرسہ بنانا چاہئے، یعنی سادہ زندگی، اور قناعت
 اور مذہبی خدمتِ ناطق زندگی ہو، شبلی، ۲۹ اپریل ۱۹۱۷ء، لکھنؤ،

(۵۱)

برادر ام!

مشرار ویز نے کتاب کی سفارش کی جو منظور نہیں ہوئی، رجسٹرار کا خط میرے پاس آیا کہ
 یونیورسٹی نے آپ کی کتاب کسی امتحان میں نہیں رکھی، لیکن بطور ایک نہایت ممتاز تصنیف

اے اعظم گدھ سے چند اٹھن ادھر سرے میر ایک مشہور قصبہ ہے ہلانا ان اعظم گدھ نے مولانا کے زیر ہدایت یہاں ایک
 عینی کا مدرسہ بطرز جدید قائم کیا، اس وقت اس کی عمارت بھی بقدر ضرورت بن گئی ہے، دوسو سے زائد طلبہ تعلیم
 پاتے ہیں، ۱۹۱۴ء میں ارادہ تھا، کہ اسی مدرسہ کو ندوہ کے اصول پر چلا یا جائے، ضروری کارروائی ہو چکی تھی کہ مولانا
 نے وفات پائی، مولانا کے مخصوص تلامذہ صرف اپنے استاد کی یادگار میں اس پر اپنا وقت صرف کر رہے ہیں، اس سلسلہ
 کے متعلق مولانا کا جو خیال تھا وہ مکتوب ۶۵ سے معلوم ہوگا، سلسلے یعنی شوالہم کے یونیورسٹی کے کورس میں داخل ہونے کے متعلق،

کے کاجون اور اسکو لون کے کتخانوں کے لئے سفارش کی،

کیا ہارویز صاحب نصاب میں رکھنا چاہتے ایک اردو تصنیف فارسی نصاب میں کیونکر
درج ہو سکتی ہے پنجاب یونیورسٹی نے اتنا کیا کہ بی، اے اور ایم، اے کے طلبہ کو مطالعہ کی ہدایت کی
وقف اولاد کے متعلق خدا کے فضل سے بہت کچھ کامیابی کی امید پیدا ہوئی اور کوشش انگلینڈ
۶۔ مذکورہ جلسہ میں آؤ تو ہفتہ کی بھی رخصت لیکر آؤ کہ وقت کے جلسہ میں شریک ہو سکو
مارسڈن بی، اے کی کتاب تاریخ ہند بہت دل آزار تھی، میں نے اس کے متعلق جواب
کو لکھا تھا، مارسڈن خود یہاں آئے اور مجھ سے ملے اور کہا کہ بعض فقرے میں نے نکال دیئے اور ابھی
نکالنے کو تیار ہوں، اس سے مطلب یہ ہے کہ لوگ مطلقاً ہاتھ پاؤں نہیں ہلاتے اور نہ کوئی کوشش
بے اثر نہیں جاتی، شبلی، ۱۲ اپریل ۱۹۱۱ء

(۵۲)

میر اکبر حسین صاحب نے انکار کیا، اور مولوی عزیز مرزا صاحب کا نام داخل ہو گیا، اب
زیادہ ممبروں کی ضرورت نہیں، جلد ہی میں مولوی رحمت اللہ کے انداز تقریر کا میں اندازہ
نہ کر سکا، ہتھساری خط لکھوا لیا ہے اسٹریٹن کو بھیجوں گا، جواب آئے پر یادداشت لکھی جائیگی،
تم بھی اپنے خیالات قلمبند کر لو، جنرل ریڈر اردو منگوا کر دیکھی، اردو ہندی دونوں میں چھپی ہو، آؤ
ایک ہی عبارت ہے، اگر ایسا کورس بنانا مقصود ہے، تو ابتدائی درجوں تک مصالفہ نہیں،
پروف واپس آگیا، شبلی، ۲۸۔ ستمبر ۱۹۱۱ء، لکھنؤ،

لے ۱۹۱۴ء میں اس نے کورس میں بھی داخل کر لیا، اُسے شاید خط ورنیکہ ریکول کے متعلق ہو، ۹، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵،

(۵۳)

کل سے فی الجملہ صحیح ہوں، اور پھر چند عربی صفتیں لکھے، افسوس یہ ہے کہ غالباً جرجی زیدان، ابن الاثیر مطبوعہ یورپ کے حوالے دیتا ہے، وہ یہاں موجود نہیں، اس لئے اکثر اس کی چوریان رہ گئیں، کیونکہ ان کی طرف مراجعت نہیں ہو سکتی، ورنہ وہ ایک واقعہ بھی صحیح طور سے نہیں نقل کرتا،
وقت اولاد کے متعلق میں نے ہوم ممبر کو جن سے تمام قوانین کا تعلق ہے لکھا تھا کہ وہ ایک ڈیپوٹیشن منظور کریں، کہ ان کو تمام کاغذات سمجھائے، انھوں نے نہایت خوشی سے منظور کیا،
۲۶، تاریخ مقرر کی ہے، لیکن شاید کچھ ٹل جائے، یہ کام ہو جائے تو ایک بڑا بار اثر جائے،
شبلی، ۲۴ دسمبر ۱۹۱۱ء، لکھنؤ،

(۵۴)

حملت علی بن تم کو شبہ تھا، جاحظ کی عبارت کتاب الجحوان سے نقل کر کے بھیجتا ہوں
صفحہ ۱۹-۱۰ "ان حملنا جميع من يتكف قسأه هذا الكتاب على صراحى وصعوبة الجدل وثقل
المؤنة وحلية الوقاس لم يصبر عليه مع طولك"
شبلی، ۱۲ جنوری ۱۹۱۲ء،

اے جرجی زیدان اڈیٹر المال مصر نے تمدن اسلامی کے نام سے پانچ جلدوں میں تمدن اسلامی کی تاریخ لکھی ہے، مولانا
اس پر عربی میں انتقاد لکھا ہے اس کے چند صفحے مقصود ہیں، اے الانتقاد میں ایک جگہ مولانا نے حمل کا صدمہ
علی استعمال کیا ہے، مولوی حمید الدین صاحب کو کلام تھا، جاحظ کی عبارت سے مولانا نے
استناد کیا ہے،
اے کتاب الجحوان ج ۱ ص ۱۹ مصر،

برادر!۔

میں نے خدا کا نام لیکر خدام الدین کی جماعت قائم کر دی، الگ مکان لے دیا ہوا اور الگ تربیت ہے، قریباً ایک مہینہ ہوا، اب تک اُسید افزا آئندہ ہیں، احکام اسلام کی پابندی میں شغف اور مستعدی پائی جاتی ہے، ابھی تک سات لڑکے عہد و پیمان کے ساتھ خود اپنی مرضی سے داخل ہوئے ہیں، یہ دیہات وغیرہ میں اشاعت اسلام کے کام بھی آئیں گے، اور جو کام ان کو بتایا جائیگا،

تیار شدہ اجزاء المنار کے پاس بھیج دیئے تھے، بہت مسرت بلکہ شکریہ ادا کیا ہے، اور لکھا ہے کہ میں نے مہر کے علماء کو ترغیب دی تھی، لیکن لوگوں نے مہمت نہ کی، المنار میں وہ چھاپیں گے،

تم اپنا وظیفہ مخصوص عبد الواجد مستعلم ورجہ تکمیل کے نام کر دو، مستند مال کو اطلاع دو، اور لکھ دو کہ یہ وظیفہ لیاقت ہے، اور اس وظیفہ کے علاوہ ہے، جو ان کو خوراک کیلئے ملتا ہے، غرض یہ ہے کہ یہاں اب تک خوراک کا وظیفہ ہے جس میں سب برابر ہیں، لیاقت کا کوئی وظیفہ نہیں، اس لئے طلبہ کو کوئی تحریک نہیں ہوتی،

عبد الواجد نے ورجہ تکمیل ادب میں امتحان دیا، زبانی امتحان ڈاکٹر ہارویز نے لیا،

لے لے مولانا کی خواہش تھی کہ طلبہ کی ایک جماعت مخصوص خدمت دینی کے لئے زندہ بین قائم کی جائے جس کی مشقش زندگی بسر کرنے کی عادت دلائی جائے کہ محل مصائب و شدائد کے ساتھ وہ گاؤں اور دیہاتوں میں یقین اسلام کر سکیں، اللہ العالیٰ تعالیٰ کے،

اور جھکو تعجب انگیز خط ان کی یاقوت کی نسبت لکھا، اب وہ اشاعت اسلام کی غرض سے انگریزی پڑھیں گے، پہلے سے بھی انگریزی پڑھتے تھے، شبلی، ۱۴ فروری ۱۹۱۲ء، ندوہ،

(۵۶)

برادر! :

۱۔ سورۃ تحریم کی تفسیر جو تم نے شایع کی ہے، وہ بھید و

۲۔ سورۃ احزاب میں آنحضرتؐ کو ازواج کی اجازت ہے اور عدل کی قید بھی اڑائی گئی ہے، یہ کیا بات ہے؟

۳۔ مرزا سلیم کا مزاج معلوم ہے، لیکن وہ جلدی یعنی تھوڑی سی خوشامد میں رام بھی ہو سکتے ہیں، میں یہ کروں گا، البتہ عبدالاحد معتمد آدمی ہیں اور سخت،

۴۔ ہاں میں بیمار ہو گیا تھا، آٹھ دن تک،

۵۔ وہاں آنے میں صرف کتابوں کی دقت ہے، تمام کتابیں وہاں نہیں مل سکتیں نہ میں ساتھ لاسکتا،

۶۔ کاپی نویس مقصود نہیں، بلکہ خوشنویس، شبلی، ۲۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء،

(۵۷)

برادر! :

جن لوگوں نے نیشنل کے ساتھ باوجود قرب حقوق اور میری سخت گیری کے یہ برتاؤ کیا وہ

۱۔ یہاں سے جو مکاتیب ہیں ان کا تعلق سیرۃ نبویؐ سے ہے،

سراے میرے ساتھ کیا کریں گے، چندہ لکھ دیں گے، لیکن وصول کیونکر ہوگا، میں غمگین
جاؤں گا تو یہ کوشش کر سکتا ہوں، لیکن نتیجہ کیا ہوگا،

خوشنویس کی خواہ اب تقسیم ہو گئی، اب صرف عسے کی جگہ رہ گئی ہے، ہندول سے پہن
کا خط بھی آیا ہے، ان کو بھی یہی جواب لکھ دیا گیا،

طبقات ابن سعد وغیرہ میں مذکور ہے کہ آنحضرتؐ نے نوین سے صرف چار از دواج کو رکھ لیا
تھا، پانچ الگ کر دی گئی تھیں، گو ان کو طلاق نہیں دی، ان کے نام بھی لکھے ہیں، یہ غالباً تحدید
اربیع کی تعمیل ہو گئی، لیکن نزولِ آیت کا زمانہ نہیں معلوم ہوتا،

یورپین مورخوں پر روز بروز حیرت بڑھتی جاتی ہے، تولد کی اور گولڈزیر کا ترجمہ دیکھ رہا ہوں
عجیب عجیب قیاس آفرینان نظر آتی ہیں، حبش کو اس لئے اپنے صحابہ کو بھیجا تھا کہ ابراہم نے جو
کعبہ کو ڈھسا، اچا ہ تھا، اس کی بنا پر سلطنت حبش سے سازش کر کے روسائے قریش کو نقصان پہونچا
لیکن پھر سوچا کہ وہ خود آنحضرتؐ کو بھی بیدخل کر دیا،

مہر قسم کے وجوہ داعی ہیں کہ وہ ان اگر رہوں، بعدہ یہاں کسی طرح صحیح نہیں ہوتا، لیکن کتابوں
کا انبار کمان کمان لادے پھروں،

شبلی ۲۔ نومبر ۱۹۱۲ء، لکھنؤ،

(۵۸)

برادر! :

تم نے حضرت احمق کی صفر سنی سے جو استدلال کیا ہے وہ نامہم ہے، توراۃ سے ثابت ہے

کہ حضرت اسحاقؑ کی ولادت کے وقت حضرت ابراہیمؑ کی عمر سو برس کی تھی، یہ بھی تورات میں ہے کہ حضرت ابراہیمؑ ایک سو پچیس برس کی عمر میں مرتے اس لئے حضرت اسحاقؑ حضرت ابراہیمؑ کی زندگی میں ستر برس سے زیادہ عمر کے ہو چکے تھے، تورات میں یہ کہیں مذکور نہیں کہ قربانی کے وقت حضرت اسحاقؑ صغیر السن تھے،

تم نے صغریٰ کی دلیل یہ قرار دی ہے کہ ٹھون نے اس وقت شادی نہیں کی تھی، لیکن یہ صغریٰ کی کوئی دلیل نہیں، حضرت اسحاقؑ نے تو ہم برس کی عمر تک شادی نہیں کی تو کیا ۳۰-۳۵ برس تک ان کو صغیر السن کہہ سکتے ہیں، خدا نے اسحاقؑ کی بشارت کے ساتھ کثرت نسل کی اگر بشارت دی تو اس کو قربانی سے کوئی منافات نہیں ممکن ہے کہ شادی ہو جاتی اور اولاد ہوتی پھر وہ قربانی کئے جاتے،

شعبی، ۱۳ نومبر ۱۹۱۲ء

(۵۹)

برادر عزیز سلمہ،

اسلام علیکم امین اب سیرۃ ابتدا سے اس طرح لکھ رہا ہوں کہ مکمل ہوتی جاتی ہے، اور ساتھ ہی مطلع میں دیدیجائے، لیکن اس ترتیب میں بعض جگہ رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور بعض مباحث ایسے پیش آجاتے ہیں کہ تم سے استفسار و تحقیق کی ضرورت پیش آتی ہے، اس وقت دو یا تین باتیں

۱۔ مسئلہ یہ کہ بیچ حضرت اسحاقؑ تھے یا اسماعیلؑ؟ مولوی حمید الدین نے یہ ثابت کیا ہے کہ وہ اسماعیلؑ تھے، یہ بحث سیرۃ دیدیاچہ میں مفصل ہے، مولوی حمید الدین صاحب کا استدلال یہ ہے کہ خدا نے قربانی سے پہلے حضرت اسماعیلؑ کو تکفیر نسل کی بشارت دی ہو، اگر ان کی قربانی مقصود تھی جس کے بعد قطع نسل ہوگا، تو اس بشارت کی صحت کیونکر ہوتی، اگر یہ کہا جائے کہ وہ شادی کے بعد اولاد ہونے کے بعد قربانی ہوئے تو یہ اس لئے صحیح نہیں کہ وہ اس وقت صغیر السن تھے،

تحقیق طلبین،

۱۔ توراۃ میں بہ تصریح موجود ہے کہ حضرت اسماعیلؑ میربیع یا فاران میں آباد ہوئے، کتاب پیدائش

باب ۲۵ ورس ۸ میں یہ الفاظ ہیں،

اور وہ وہ جگہ سے شور تک جو مصر کے سامنے اس راہ میں ہے جس سے اسور کو جاتے ہیں بیٹے

تھے، ان کا قطعہ زمین ان کے سب بھائیوں کے سامنے پڑا تھا،

ان عمارتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اسماعیلؑ و ماجرہ عرب میں نہیں گئے اس کے

مستقل تھاری کیا تحقیق ہے، اور کیا توراۃ سے بالکل قطع نظر کر لینی چاہیے،

۲۔ دوسری بات یہ ہے کہ بخاری کتاب الانبیاء میں ایک حدیث مرفوعہ ہے جس سے معلوم

ہوتا ہے کہ حضرت اسماعیلؑ جب مکہ میں آئے تو شیر خوار تھے، لیکن توراۃ میں جہاں تختہ کا ذکر ہے اس

معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے جب حضرت اسماعیلؑ کا تختہ کیا تو ان کی عمر ۱۳ برس کی تھی، ان

دونوں میں کیونکر تطبیق ہو سکتی ہے، والسلام، شبلی نعمانی، ۲۱ جولائی ۱۳۱۰ء، بمبئی،

(۶۰)

مدت سے تھارا کوئی خط نہیں آیا، میرۃ کے لئے چند روز بہ استقلال الہ آباد رہنا بھی ضروری

توراۃ سے اب کام پڑا ہے، بعد السلام نے ضروری مباحث کے متعلق تم کو خط لکھا ہوگا،

زبور ۸۴، آیت ۶ میں داوید کا لفظ ہے، بعض یورپین کی رائے ہے کہ یہ کہہ سچو کہہ کا نام

ہے، لیکن موجودہ نسخوں میں اسکی شکل بجا کی ہے، اس کے متعلق تحقیق کر کے لکھو، شبلی، ۲۱ جولائی ۱۳۱۰ء، بمبئی،

اے مولانا بعد السلام مذکور سابق اذیئر الندوہ اس وقت وہ سیرت میں مولانا کے مددگار تھے

دلی میں غالباً تم مولوی عبید اللہ کی وجہ سے زیادہ رہے ہو گے، ان کی نظارۃ المعارت کا کیا حال ہے، کیا اس بزرگ کو وہ تنہا اٹھا سکتے ہیں، والسلام، شنبی، ۶۷ جولائی ۱۹۱۳ء بمبئی

(42)

برافرم!

مفصل خط پوچھا جو باتیں تم نے لکھی ہیں پہلے سے پیش نظر ہیں، لیکن اُمور ذیل پر لحاظ کرو،
۱۔ وادی بکا، بکا کا اہل اس طرح کہتے ہیں کہ بکا ابھی ہو سکتا ہے، چنانچہ ایک نسخہ میں یہی معنی
لے ہیں، اس لئے عمرانی نسخہ دیکھو کہ کیا ہے،

۲۔ ان آیتوں کا حوالہ لکھو جن میں قربانی کے لئے ”بیکر ضروری“ ہے، بعض اور باتیں جو تم نے لکھیں، ان کے حوالے نہیں نقل کئے،

۳۔ مزمور ۳۷ میں ادس و خریج کا تو ذکر نہیں، صرف اُٹھیل کا لفظ ہے،

۴۔ مورۃ کے کیا معنی جس کو انگریزی میں تحریف کر دیا ہے،

ایک مبسوط کتاب ایک انگریز نے صرف اس بحث پر لکھی ہے کہ حضرت اسماعیلؑ یوحنا نہ تھا،

۱۔ مکتوب الیہ کے ہاتھ پر اس زمانہ میں ایک انگریز مسلمان ہو ا تھا، اس کے متعلق ہے، ۲۔ مولوی عبید اللہ صاحب ناظم نظارۃ المعارف القراءینہ دہلی، ۳۔ وکیلوں مکتوب ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸

اور نہ رسول اللہ کو ان سے کوئی نسی تعلق ہے، میں اس کو ساتھ لیتا آؤں گا، عبرانی عبارتیں بھی نقل کی ہیں، اور مسلمانوں کے تمام استدلالات بھی،

خاص قرآن مجید پر ایک انگریزی کتاب ہے وہ بھی ساتھ لاؤں گا،

جرمن کے مشہور پروفیسر فولدیک اور ولہاوسن ہیں جنکی تحریر تمام یورپ میں مستند ہے، ان کا ترجمہ میں نے کر لیا ہے، فولدیک نے صرف قرآن پر لکھا ہے،

باوجود علالت کے اتنا کام ہو گیا ہے، کہ پہلی جلد کی تیاری کے لئے صرف دو تین مہینہ اور ورکار ہیں یہ جلد تقریباً سو صفحہ کی ہوگی،

میں انشاء اللہ جلد آتا ہوں صرف اس قدر دیر ہوگی، کہ شاید کچھ دنوں بھوپال میں ٹھہرنا پڑے، ابھی وہاں سے اختتامی تحریر نہیں آئی ہے، اسی کا انتظار ہے،

الفناری و ذیو قسطنطنیہ سے واپس آیا، اس پر میں نے ایک نظم لکھی تھی شاید تم نے دیکھی ہو، زمیندار و وکیل میں بھی تھی، جلسہ میں تمام لوگ بے اختیار روٹے تھے، مجھ پر خود بھی رقت تھی،

ظفر علی ٹٹے تھے، وہ تو بڑی امیرین و لاتے ہیں، لیکن وہ بالکل غیر مستدل جوش اور خوش اعتقاد ہی ہیں، ان کا اصرار ہے، کہ تم اور حمید مدینہ یونیورسٹی کے لئے چلے جاؤ، ان کا خیال ہے کہ خود وہاں سے طلبی ہوگی،

ہاں دین جہنمی جو اسلام سے پہلے ہی تھا، اور زید وغیرہ اس کے پیرو تھے، اس کا پتہ کہیں جاتا

اے مسلمانان ہند کی طرف سے طبی و ذیو قسطنطنیہ کی تھی میں جنگ باقان کے موقع پر قسطنطنیہ گیا تھا، واپسی میں اس کے اعزاء میں مسلمان بھی نے ایک جلسہ کیا تھا، اٹھ مولوی ظفر علی خان بی اے، اڈیٹر زمیندار وہ بھی قسطنطنیہ سے واپس آئے تھے،

کی صحیح شاعری میں بھی ہے، یا کسی اور مستند کتاب میں؟
 بخاری اور احصابہ و لیل و نخل وغیرہ میں جس قدر ہے، پیش نظر ہے،
 شبلی، ۲۰، اگست ۱۹۱۳ء، بمبئی،

(۶۴۳)

برآمد ۱

تھارے خط کا بہت انتظار ہے جس خط میں تم نے حضرت سید علیؑ کے ذریعہ ہونے پر اطمینان فرمایا
 لکھی تھیں اس میں توراۃ کے نصوص نہیں نقل کئے، وہ لکھ بھیجیو، مثلاً یہ کہ قربانی سے مراد خدا کا قرب ہے
 ہے، اولاً و سبباً کا بڑے بال رکھنا وغیرہ وغیرہ،
 کتاب کے ابتدائی حصہ میں صرف یہی بحث نامتام ہے، اس لئے کتاب مطبع میں جانے
 سے رُک رہی ہوئی ہے، جلدی لکھ بھیجیو،
 سید صاحب کے استدلال فاران پر ایک مفصل کتاب ایک پادری نے ۱۸۸۴ء میں
 لکھی وہ میرے پاس ہے، لیکن نہایت لغو جواب دیئے ہیں،
 تاہم فاران کے متعلق جغرافیہ دانانِ یورپ کی تصحیح مشکل ہے، انسائیکلو پیڈیا، بائبل ڈکشنری
 دیکھو کوئی پختہ بات ملے تو لکھ بھیجیو،
 جھکو زبان آنا نہایت ضروری ہے، لیکن، آب و ہوا میں اس قدر فرق پاتا ہوں کہ وہاں
 گنے کی بہت بہت ہوئی،

یہاں بلا مبالغہ وہاں کی بہ نسبت دو فی غذا ہے، دھو توں میں ثقیل غذا میں کھالیتا ہوں
 کہ لکھنؤ میں وہ مہینوں کی بیماری کے لئے کافی ہیں، یہاں صرف ایک آدھ وقت غور کر دینا کافی ہوگا
 جی گھبراتا ہے اور نہ صحت کے لحاظ سے تو یہیں وطن بنا لینا چاہئے،
 شبلی، ۲۶ ستمبر ۱۹۱۳ء، بمبئی،

(۶۵)

براورم !

میں اتفاقاً چند روز کے لئے حیدر آباد آگیا، سیرت نبوی کے متعلق
 عماد الملک نے تمہارا نام پرنسپل دارالعلوم کے لئے پیش کیا لیکن اصل معاملہ حیدری کے ہاتھ
 میں ہے، انارٹھ تعلیمات کا اتفاق و تائید بھی درکار ہے، بعض لوگوں نے مجھ سے اصرار کیا کہ میں ان
 مراحل کو طے کر دوں، مجھ کو معلوم تھا کہ تم خود ملازمت سے کارہ ہو، اس کے علاوہ تم پر اہل وطن
 کا حق زیادہ ہے، اس لئے میں نے ابھی تک کوئی حصہ نہیں لیا، لوگ کہتے ہیں کہ اگر تم نہ ہوئے، تو
 کوئی نا اہل شخص باہر سے آجائیگا یا کوئی انگریز، اس لئے ایک اسلامی تعلیم گاہ کو نقصان پہنچے گا،
 اس دلیل سے میں بھی تھوڑے ہو جاتا ہوں،
 بہر حال اپنی رائے لکھو،

یہ ضرور ہے کہ افادہ کا عمدہ موقع ہے، آمدنی وافر طلبا کثیر مشاہرہ اس قدر کہ نصف پس انداز کر سکے
 کہ جلد خانہ نشین ہو، کوہ میں صرف ایک دو ہفتہ یہاں ہوں، شبلی، ۲۶ ستمبر ۱۹۱۳ء، حیدر آباد،

لے یعنی کتب خانہ آصفیہ میں کسی کتاب کے دیکھنے کے لئے،

(۶۵)

برادر م!

آیت تحریر (ازواج) اعتراض مظاہرہ ازواج، متن واقعہ الگ الگ بیان کئے جاتے ہیں،
لیکن میرے نزدیک سب ایک ہی سلسلہ کے اور ہر زمان ہیں، ابن حجر کی بھی یہی رائے ہے، تم اپنی
تحقیق لکھو،

لیکن سب سے مقدم بحث یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ کا مظاہرہ ایسی کیا چیز تھی جس کے
لئے خدا و ملائکہ و صالح المؤمنین کی اعانت کی ضرورت پڑی، شبلی ۲۱۰-۲۱۱ مکتورہ ۱۳۹۱ء حیدر آباد

(۶۶)

برادر عزیز، جیہاں اللہ،

خط ہو پنا قربانی کا صفوں بہت صحیح ہے، میں اس سے کام لوں گا،
جدید انسپکٹری کے لئے ضرور کوشش کرو، ڈیلا فوس سے ملو، میری سفارش فصول ہو گی،
کیونکہ وہ تم کو اچھی طرح جانتے ہیں، در نہ جھکود عذ نہیں، بلکہ ولی مسرت ہے،
اعظم گڑھ کے لوگ تو دو ہزار (تقریر) کے مہیا کرنے میں دو دو ل ہیں، ۲۵، ۲۰، ہزار کیونکر
جمع کر سکیں گے،

سورہ تحریم، کی تفسیر دیکھ تو چکا ہوں، لیکن دو نسخے بھیج دو، اس وقت میرے پاس نہیں،
انسوس ہے، روز بروز ضعف بڑھتا جاتا ہے، روزانہ ایک گھنٹہ سے زیادہ کام نہیں کر سکتا
اور مہینہ میں کم از کم پندرہ دن ناغہ ہوتا ہے، بوجہ ناماسازی طبیعت کے،

سیرت کا کام نہایت وسیع ہے، سخت صدمہ ہوتا ہے، کہ نام تمام رچا پھر کون پورا کرے گا،
غذا چوبیس گھنٹہ میں پاؤ پھر بھی نہیں،
یہاں سے اب نکلنا ہے، لیکن کہاں قیام کروں، لکھنؤ صحت کے لئے سخت مضر ہے، الہ آباد
کچھ اس سے کم، اعظم گڑھ میں صحت نہیں،

بہر حال جلد آتا ہوں، اور وہاں پہونچ کر ایک مکمل اسکیم طے کروں گا،
بہی میں نہایت صحیح رہتا ہوں، مصارف کا بھی اب تردد نہیں، ماہوار تنگی ہو گئی
ہے، لیکن وہاں بھی صحت نہیں، اور کسی قسم کی علمی یا اسلامی تحریک کا محل نہیں،
حیدر آباد کی ملازمت کا قریباً فیصلہ ہو گیا، ڈاکٹر قلیات خلافت یا متنازل تھے، انھوں
نے بالکل میرے اوپر فیصلہ چھوڑ دیا، شبلی، ۱۹۱۳ء، حیدر آباد،

(۶۷)

برادر! :

آج اعظم گڑھ سے خط آیا، اسکول ابھی حالت میں ہے، گورنمنٹ نے منظور کیا ہے
کہ عمارت کے لئے تین ہزار دین گے، بشرطیکہ تین ہزار کمیٹی دے، میں نے لکھ دیا ہے کہ دینا
چاہئے اور میں بھی مناسب رقم دوں گا،

مدرسہ اپنی آمدنی سے چل رہا ہے، بحث یہ ہے کہ ہماری قومی قوت کے لئے میر پر
ہو، یا اعظم گڑھ پر، دونوں کے پروا اشت کے قابل قوم نہیں ہے، کم سے کم یہ کہ دونوں کی جگہ
پوزیشن قائم ہونی چاہئے، اور ان کا باہمی تعلق،

کبھی کبھی یہ خیال ہوتا ہے، کہ ان میں سے ایک کے مرکز بنا کر اسی کو دین و دنیا دونوں
تعلیم کا مرکز بنایا جائے، ہمیں خدام دین بھی تیار ہوں، مذہبی اعلیٰ تعلیم بھی دلائی جائے، گو پرا
گر وکل ہو، تم اپنی رائے لکھو، مذہب میں لوگ کام کرنے نہیں دیتے تو اور کوئی دائرہ عمل بنانا چاہیے
ہم سب کو دین بود و باش کرنی چاہیے، ایک معقول کتنا نہ بھی وہاں جمع ہونا چاہیے، اگر تم بہ عزم
ہرزم آمادہ ہو تو میں موجود ہوں،

آج ڈاکٹر تعلیمات سے تھکے متعلق فیصلہ کرانا ہے، صرف یہی ایک زمینہ رہ گیا ہے،
لیکن یہ فیصلہ موافق بھی ہو جائے، تب بھی میں اس کو قومی خدمت پر ترجیح نہیں دیتا البتہ کچھ مسائل
کا سہارا ہونا چاہیے، وہ بقدر کفایت کسی نہ کسی طرح ہوتا رہے گا، آخر تمھارا بھی خود خیال تھا،
پرنسپل اور پیش قرار تینا چنر روز ہیں، اور یہ کام ابدی ہے، شنبلی، ۲۲ اکتوبر ۱۹۱۳ء، حیدر آباد

(۶۸)

سے دیکھ کر نوٹ ۵

یہاں جرمن زبان میں کئی کتابیں ملیں، جن میں میں وغیرہ کے کتبات و دوشین ہزار برس
قبل اسلام کے فوٹو ہیں، یہ بالکل معلومہ خطوط سے الگ ہیں، وہاں لائبریری میں دیکھو، ایسی
کتابیں عرب کے متعلق موجود ہیں، یا نہیں، ابتدائی حصہ کی تکمیل اسی پر موقوف ہے،
مظاہرہ کو سیاست سے کیا تعلق ہے؟ مفسرین تو ہم ہی نفعہ کا جھگڑا بتاتے ہیں، انکو
سیاست سے کیا تعلق ہے؟ شنبلی، ۳ نومبر ۱۹۱۳ء، حیدر آباد،

(۶۹)

برادرم، بھائی سیرت سب چیزوں سے زیادہ عزیز ہے، سفر کے ایاب و ذہاب میں

ہفتون تک طبیعت نہیں جیتی، الہ آباد و لکھنؤ کی آب و ہوا، مستقل قیام نہیں کرنے دیگی،
اب یہاں طبیعت درست ہو چلی ہے، اور ہر روز کام کر لیتا ہوں، گو زیادہ نہیں کر سکتا، خواہ
یہ ہے کہ ارادہ یہ ہو گیا ہے کہ پہلی جلد ختم کر کے یہاں سے اٹھوں، اسٹاف بھی یہیں بلا لیا ہے،
سید سلیمان کو بھی بلا لیا ہے، اور انگریزی مترجم بھی،

اس لئے وہاں کے امور کو میرے آنے پر محول نہیں رکھنا چاہئے، ادھر دارالعلوم کے چند
اجاب مصرعین کہ تم چلے گئے، تو مولوی حمید کی تقرری کا معاملہ رہ جائیگا، بہر حال اب بظاہر
دو تین مہینے تک یہیں رہنے کے سامان نظر آتے ہیں،

قربانی کے مضمون سے اب کام لے رہا ہوں، نہایت عمدہ ہے، لیکن بعض جگہ تقریب
تمام نہیں، آئندہ لکھونگا، وہ آیت بھی، توراۃ میں نہیں ملی، جس میں حضرت ابراہیم کا استغنا
حضرت اسحاق سے تم نے بیان کیا ہے،

انسپکٹری کی بابت یہ سوچنا ہے، کہ سفر کی تک و دو میں تم اپنا تصنیفی کام اطمینان
کے ساتھ کر سکو گے یا نہیں، ایک جگہ کے قیام میں زیادہ موقع ہے، اور حیدر آباد میں تو کام
بہت کم ہے،

اعظم گڑھ کے اسکول کے لئے یہ مددعات میں نے لکھ دیا ہے، کہ ڈیڑھ ہزار وہ جمع کریں
پالسنو میں دونگا، راجہ ابو جعفر سے بھی کوئی معتد بہ رقم دلا دوںگا،

جریر و فرزدق کے مناقضات مع شرح نہایت اہتمام سے لندن میں چھپی،

بڑی کتاب ہے، مائتہ قیمت ہے، شبلی، ۱۲۔ نومبر ۱۹۱۳ء، حیدر آباد،

(۷۰)

بر اورم !

تم نے صفحہ ۷ میں ایک جگہ لکھا ہے،

اتلھا جاعۃ البشر انما یسحق الظلم انما حاجۃ الی غیر اسمعیل فانہ ملاء قلبی

اس کے بعد تم نے یہ علامت لکھے ہیں ات ۱۸:

جھکو تکوین کی اصحاح ۱۱ میں یہ عبارت کہیں نہیں ملی،

صفحہ ۱۰ میں تم نے لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم کا مسکن صفا کی جانب تھا، پھر تکوین ۱۸ کا

حوالہ دیا ہے، لیکن تکوین میں صفا کا ذکر نہیں،

جرمن کی مبسوط کتاب صرف کتبات پر ہے، جس میں نابتی خط کے بہت کچھ ہیں، میں نے

ولایت خط لکھ دیا ہے، اور بھی چند کتابوں کے لئے،

میں نے افیون شروع کر دی ہے، اور جھکو بے انتہا فائدہ ہے، عمدہ نہایت درست

ہو گیا ہے، غذا بڑھ گئی ہے، اطباء سے پہلے مشورہ لے لیا تھا، سب نے بہ اتفاق رائے دی، کسی قسم

کا ضرر نہیں، اور توقع ہے کہ موجودہ مقدار سے کبھی بڑھانے کی ضرورت نہ پڑے، گو تجربہ عام

اس کے خلاف ہے،

تمہارے لیے آب و ہوا کا تبدل ضرور مفید ہوگا، چھٹی لیکر کہیں اور بسر کرنا چاہئے،

شبلی، ۲۲، نومبر ۱۹۱۳ء

(۶۱)

برادر م!

سرے میر جانے سے سخت نقصان ہوا، میں اس قدر پیار پڑ گیا کہ اگر نہ جاسکا، حالانکہ وہاں جانے کے بہت سے ضروری وجوہ تھے،

خیر، اشعار عرب میں جہاں گج کعبہ، یا کعبہ یا مکہ کا ذکر ہو، ان کا پورا پتہ لکھ بھیجو، میں یہی مقام لکھ رہا ہوں،

عبرانی زبان میں مکہ کا تلفظ جتنا ہے، اور اس کے معنی رونے کے ہیں اس بنا پر زبور کی آیت کو نصاریٰ مکہ کے متعلق نہیں سمجھتے،

خواجہ کمال الدین کا خط آیا کہ امریکیہ میں ایک زبردست عریک، اسلامی مشن کی ہوسٹس خواجہ کمال الدین کو بلایا ہے،

الہ آباد آنے کو جی چاہتا ہے، لیکن میں نے طلبہ کو بخاری شروع کرادی ہے، مغرب کے بعد درس ہوتا ہے، بہت شوق سے پڑھتے ہیں، فخر ہوگا تو سب بیدل ہو جائیں گے،
شنبلی، ۱۷ جنوری ۱۹۱۴ء، لکھنؤ،

(۶۲)

برادر م!

سیرت کا ایک مضمون آج مرسل ہے، یہ بہت کم زور اور ناتمام ہے، اس کو تم وسیع اور پر زور کر کے بھیجو،

میں اب شروع سے چل رہا ہوں یعنی مسودہ جس قدر نظر ثانی ہوتا جاتا ہے، مطبع میں جانے کے قابل ہوتا جاتا ہے، اس لئے اس مضمون کی جلدی ہے، کہ سلسلہ ٹوٹنے نہ پائے،
 آج امیر خسرو کا دیوان غزوة الکمال مع دیباچہ نشر لکھنؤ آیا، جو ان کا بہترین دیوان ہے
 خط بھی برا نہیں، البتہ بعض جگہ سے کچھ اوراق گئے ہوئے ہیں،
 میان اسحاق سے ملنے کے لئے الہ آباد آنا چاہتا ہوں، شبلی، اور جنوری ۱۳۱۱ء، لکھنؤ،
 (۶۳)

برادرم!
 ہاں بھائی میں اب بالکل فاعل بالا اختیار نہیں رہا،
 سورہ براء کے متعلق ایک امر نہایت اہم اور اساسی مباحثہ عظیمہ ہے، یعنی یہ سورہ
 کب اترا، صحاح ستہ میں فتح مکہ کے بعد اس کا زمانہ ہے یعنی ستھ میں،
 لیکن بظاہر صلح حدیبیہ کو جب کفار نے توڑ ڈالا ہے، اس کے بعد اور اسی کے متعلق
 یہ واقعہ معلوم ہوتا ہے، اس سورہ میں صاف مسجد حرام کے پاس جو معاہدہ ہوا تھا، اس کا
 ذکر ہے، اور یہ ذکر ہے کہ،

”اس پر جب تک کفار قائم رہیں، تم بھی قائم رہو۔“

ظاہر ہے کہ مسجد حرام کے پاس حدیبیہ کے سوا، اور کوئی معاہدہ نہیں ہوا تھا لیکن
 فتح مکہ کے وقت تمام اہل مکہ مطیع ہو گئے، اور پہلا معاہدہ بالکل بے تعلق ہو گیا، اور پھر کوئی
 ایسا یہ نخواستہ دار المصنفین کے کتب خانہ میں ہے،

دوسرا معاہدہ نہیں ہوا، اس لئے اگر یہ سورہ ۱۱۳ میں اترتا تو اس کا تعلق کس معاہدہ سے ہوتا،
یورپ نے جو کچھ یمن و حضر موت و بحر و بتوک و غیرہ میں پائے اور جن کو فارس نے
بعینہ اصلی خطوط قدیمین نقل کیا ہے، ان سے قرآن مجید کے تاریخی بیانات کی تصدیق ہوتی ہے،
عجیب بات یہ ہے کہ امیر معاویہؓ کے زمانہ میں ان کتبوں کو عبدالرحمن گورنریورپ نے
پڑھا تھا، اور اس کا ترجمہ نویری نے نقل کیا ہے، وہ یورپ کے حاصل کردہ کتبوں سے قریب
قریب بالکل متفق ہے،

تم کو فارس صاحب کا جزائیہ عرب ضرور پیش نظر رکھنا چاہئے، یمن نے خرید لیا ہے،
اور جابجاستے ترجمہ کر رہا ہوں، بشلی، ۶ جنوری ۱۹۱۴ء، لکھنؤ،

(۶۴)

برادر م !

بات یہ ہے کہ ایک کتبہ حصن غرابی میں آج کل ۸۳۶ء میں یورپ کو ملا جس پر
خط حمیری میں چند سطریں ہیں، جن کا یہ مطلب ہے کہ ہمارے بادشاہ ہم کو ہود کی شریعت کی
تعلیم دیتے ہیں، یہ کتبہ میرے پاس ہے، اور عجیب طرح کا خط ہے، انگریزی ترجمہ بھی ہو میں
شاید اقرار کروں گی کہ میں ہوں گا،
میرے کمرہ کا نمبر ۴۴ ہے،

لے فارس نے صرف حضر موت کے دو کتبے نقل کئے ہیں، مولانا نے غلطی سے دیگر مقامات کے نام لکھے ہیں،
۲۰ حضر موت میں دو سٹام ایک انگریز نے دریافت کیا تھا، فارس نے اپنے جزائیہ میں اس کتبہ کو
نقل کیا ہے، مولانا کا اخذ بھی وہی ہے،

اب یہاں اس قدر ضد شروع ہوئی کہ میرے پاس چند طلبہ کچھ پڑھتے تھے، اس بنا پر حکم نافذ کیا ہے کہ کوئی طالب العلم باہر کسی سے نہ پڑھے، طلبہ سخت پریشان ہیں، اس لئے کہ میرا سوا بھی بہت سے طلبہ مختلف لوگوں سے پڑھتے ہیں، اب تک طلبہ نے اس کی تعمیل نہیں کی، طرح طرح کی تدبیریں ہو رہی ہیں کہ مجھ سے کوئی مدرس بھی ملے نہ پائے، حالانکہ جس وقت سبق پڑھتا تھا، وہ بھی عام وقت ہوتا تھا، اور ملنے کا وقت بھی عام ہوتا ہے،

میں تو ہمہ وقت سیرت میں مشغول رہتا ہوں،

بڑی مشکل اب چھپنے کی ہے، لیتھوین تو برسوں کا عرصہ ہو گا کیا ٹاپ میں چھپواؤں؟
شبلی، ۳۰ جنوری ۱۹۱۷ء، لکھنؤ،

(۷۵)

بھائی! براہین ضعف و دل شکستگی مدرسہ سرائیر کی نظامت کیونکر کر سکتا ہوں، کوئی دوسرا شخص سوچو، امکانی مدد کرتا رہوں گا،

بنگلہ اور بارغ کا وقت نامہ لکھا گیا، دستخط کر رہا ہوں، اور بھی علمی سامان ہو رہے ہیں، ایک اچھا خاکہ متوقع الفوز پیش نظر ہے، لیکن صحت کی یہ اطمینانی ہے، ایک ہفتہ سے بیمار ہوں، ندوہ میں اب کل ۳۲ طالب علم رہ گئے، حالانکہ اسٹرا ایک کرنے والے لڑکوں کی تعداد کم تھی، جو واپس آ گئے تھے، اس حالت کا بھی کوئی پرسان نہیں،

شبلی، ۲۱ ستمبر ۱۹۱۷ء، اعظم گڑھ

لے یعنی ندوہ میں،

برادر م!

بھائی اچھا ہونا کیا، ولن یصلہ العطاس ما افند الدھس
دو دن اچھا رہا تو چار دن بیمار رہتا ہوں، لیکن بات چیت کرتا رہتا ہوں، لوگ
جاننے ہیں کہ کوئی شکایت نہیں، نظام جسم برہم ہو چکا، ابھی ابھی سخت سردی لگی حالانکہ دوپہر
کا وقت ہے،

افسوس یہ ہے کہ سیرت پوری نہ ہو سکی، اور کوئی نظر نہیں آتا کہ اس کام کو پورا کر سکے
وقت نامہ بن اسٹامپ کا جھگڑا تھا اس لئے کلکٹر کے بیان درخواست دیدی، وہ طے
کر دیں، تو تکمیل ہو جائے، تم کو متولیون میں رکھا ہے، اور اگر دارالمصنفین قائم ہوا، تو تمہارا
سوا کون چلا سکا،

الہ آباد کا معاملہ اُمید ہے کہ طے ہو جائے، دس ہزار خاتمہ ٹھہرا، دستاویز لکھدی
گئی، رجسٹری باقی ہے،

آج سید سلیمان آوین گئے، اور کل پر سون چند طلبہ تکمیل، لیکن یاری، سب منصوبے غلط
کر رہی ہے سید سلیمان یون ہی ملنے کو آتے ہیں،

ماہون صاحب کا کتب خانہ یہاں آگیا، قلمی کتابیں اکثر ربا ہو گئیں، اور کچھ مطبوعہ

اے مرض الموت سے دو ہفتہ پہلے کا بیان، ۷۷ وفات سے ایک ماہ پیشتر کی پیشگوئی،

۷۷ مولوی اسحاق مرحوم کی وفات بعد ان کی بیوی نے ورثہ پر مقدمہ دائر کیا تھا، اس کے متعلق یہ فقرہ ہے،

بھی قریباً سو کتابوں کی جلد بنانی ہے،

شبلی، ۲۰ اکتوبر ۱۹۱۷ء، اعظم گڑھ

(۷۷)

برادر!۔

..... لے
وقت تو یہ تھا کہ ہم چند لوگ یکجا ہو جاتے، اور کچھ کام کرتے، لیکن میری دنیا طلبی کا یہ حال ہے کہ خود بے نیاز ہو گیا ہوں، لیکن عزیزوں کی بے تعلقی شاق ہوتی ہے، سید سلیمان بھی تعلق موجودہ پر راضی نہیں، اور اشارہ ہو تو میرے پاس آجائیں، لیکن میں خود روک رہا ہوں، آہ!

مرا اگر تو بگڑا رہی اسے نفس طامع،

بے باو شاہی کسٹم درگدائی،

شبلی، ۲۸ اکتوبر ۱۹۱۷ء

لے مکتوب الیہ کے نام یہ سب سے آخری خط تھا، جو مرنے سے ۲۰ دن پہلے لکھا تھا، یہ خط افسوس ہے کہ نہ لکھا گیا، خط کے آخری فقرے چونکہ حدودِ جہ حسرت، انگیز تھے، اور مولانا کے آخری خیالات کے آئینہ تھے اس لیے اسے جامع مکتوبات میں ان کو نقل کر لیا تھا، خط کے ابتدائی حصہ میں دارالافتاء کے لئے باغ و بنگلہ کے وقت کے متعلق کچھ مشورہ طلب اس وقت لکھے، یعنی تلامذہ کی، لے فوکر کی، اور دنیا کی طلب جاہ سے، لے دکن کالج پونہ کی شہادت پر و فیسری،

۴۱۔ سید سلیمان کے نام

(۱)

- ۱۔ سب سے مقدم یہ ہے کہ ہر وفد کے ساتھ ایک اسپیکر ہو،
 - ۲۔ جہان وفد جائے وہاں عام جلسہ کرے، مقاصدِ ندوہ بیان کرے، بعض جلسوں میں صرف اسلام کے فضائل پر تقریریں کی جائیں، بعض خاص اہل علم کے جلسہ میں کسی علمی مسئلہ پر بیان کیا جائے، غرض ملک کو ندوہ کی تعلیم و تربیت کا نمونہ دکھایا جائے اور الندوہ کی اطلاع میں یہ غرض بھی ظاہر کی جائے،
 - ۳۔ صرف وہ طلباء بھیجے جائیں جنکی وضع قطع اسلامی ہو، اور احکام شرعیہ کے پابند ہوں
- یعنی ناز و جماعت وغیرہ کے، اگر طلباء اچھا نمونہ دکھائیں گے تو قطعی کامیابی ہوگی،
- شبلی، ۵۔ جنوری ۱۹۰۶ء

لے مکتوب الیہ کے نام سب سے پہلا خط مکتوب الیہ ندوہ میں طالب علم اور وہاں کی اہل المعین کا نام تھا جس کا مقصد یہ ہے کہ فرصت کے ایام میں طلبہ ملک میں دورہ کریں اور العلوم کے فضائل و نتائجِ تعلیم پیش کریں، اور غریب طلبہ کے لئے امداد حاصل کریں،

مولانا نے مرحوم ۱۹۰۶ء سے دارالعلوم کے معتمد تھے، اس بنا پر مکتوب الیہ نے مولانا سے پوچھا تھا کہ المعین کی کامیابی کے لئے کیا تدابیر اختیار کی جائیں، مولانا کا یہ مکتوب اسی سوال کے جواب میں ہے،

۱۔ یعنی رسالہ الندوہ جو ندوہ کی طرف سے شائع ہوتا تھا، اس میں اس وفد کی اطلاع ان اغراض کی تفصیل کے ساتھ شائع کی جائے،

۲۔ مولانا نے احتیاط کو مد نظر رکھا تھا، ورنہ ہر طالب علم اس کا پابند تھا،

(۲)

عزیزی،

تم اور جواد، دون پہلے آؤ،

آزاد کی کتابیں دارالاجار میں رکھو آؤ،

مولوی حفیظ اللہ صاحب کو جلسہ میں آنا چاہئے اور مدرسین بھی آئیں گے، لیکن ندوہ سے کراہے

ملنے پر آنا نہیں ہو سکتا،

مولوی عبد کئی صاحب کے پاس میری ایک کتاب مکررات القرآن ہے، وہ لیتے آؤ،

اختیار الہی قاسمی بھی مولوی صاحب موصوف لیتے آئیں، شبلی، ۱۸ اپریل ۱۳۲۹ء، بنارس

(۳)

عزیزی،

۱۔ کتابوں کے دونوں صندوق انہایت احتیاط سے کھلو آؤ، میری کتابیں، اور کتب خانہ کی لگ

الگ اپنے مقام پر رکھو آؤ، نواب علی حسن خان کی کتابیں بھی میری کتابوں میں رکھو آؤ، ایک قلمی آن

لے اپریل ۱۳۲۹ء میں ندوہ کا سالانہ جلسہ بنارس میں منعقد ہونے والا تھا، اس اجلاس کی خصوصیت یہ تھی کہ اس کے ساتھ کتب خانہ اور فرامین شاہی وغیرہ کی نمائش بھی تھی، فرامین کے فرٹور اور کتابوں کا تذکرہ مکتوب - ۳ - ۴ - ۵ - ۶ اور ۷ میں اسی تعلق سے ہے، مولانا مکتوب الیہ اور مولوی جواد علی خان عالی ندوی مکتوب الیہ کے ایک ہم درس، کو اسی نمائش کے اہتمام اور کتابوں کی ترتیب و انتظام کے لئے جلسہ سے دونوں پہلے بلائے گئے، مولوی ابوالکلام آزاد جو اس وقت ندوہ میں تھے، مولانا ندوہ کے آویٹھے، مولانا مکررات القرآن علامہ کرماتی شائع بخاری کی تصنیف ہے جس کا موضوع قرآن مجید کی ہم معنی و مکرراتوں کی نگرانی تاویل ہو، مصنف نے یہ ثابت کیا ہے کہ یہ حقیقت مکرر نہیں بلکہ ہر جگہ عقدہ معنی مراد ہیں، یہ مختصر رسالہ اب ندوہ کے کتب خانہ میں ہے، مولانا قاسم فرشتہ صاحب تاریخ فرشتہ کی یہ ایک ہندی طریقہ، طب پر تصنیف ہے، مولانا اب نمائش کے بعد گفتگو واپس جاتی ہیں، ان کے متعلق ہدایات ہیں،

قرآن مجید قلمی ہے جس کا صرف پہلا صفحہ طلائی ہے، باقی سادہ ہے، وہ حکیم مرزا امجدی کا ہے، جو
نحاس جدید کے پل کے نیچے رہتے ہیں، ان کے مکان پر سائین بورڈ لگا ہوا ہے، خود جا کر ان کو دیکھ
آؤ، اور سید لکھ میرے پاس بھیج دو، نواب علی حسن خان کا قرآن بھی طلائی ہے، لیکن وہ سرایا طلائی
ہے، دونوں میں امتیاز کر لینا آسان ہے،

۲۔ جھکو آنے میں خردا دیر ہوگی، اب انگریزی پر زیا وہ توجہ کرو، میں اگر تفسیر کا مستقل درس
۳۔ صندوق میں نائیش گاہ کے مطبوعہ فارم ہیں، ان کو بھیج دو کہ نائیش کی رپورٹ
مرتب کر سکو،

شبلی سے کہدو کہ ان کے خطوط، میرے پاس چلے آتے ہیں، میں اس کا کیا علاج کروں
شبلی لٹانی ۱۹ اپریل ۱۳۲۷ء، بنارس،

(۴)

عزیزی،

۱۔ کتابوں کے صندوق میں بیرونی کی کتاب قانون مسعودی بھی ہے، اس کے پہلے
صفحہ میں دس بارہ سطر کے بعد ایک شخص کا قول نقل کیا ہے، جو حرکت ارض کا قائل تھا، وہ
پوری عبارت نقل کر کے بھیج دو، نہایت مختصراً اور وضاحت کے ساتھ،

آج آنے کے بعد دس شروع ہوئے، اور ایک حد تک پورا ہوا، اس درس کا موضوع قرآن مجیدیت بلاغت و کلام تھا،
۱۹ اپریل ۱۳۲۷ء میں شایع ہوئی، اسے مولوی شاہنشاہ کلکتہ ندوی مدرسہ اول سرے میرٹھ کے بورچان پوری
کی تصنیف ہے، جعفر افیہ ریاضیہ اس کا موضوع ہے، سلطان مسعود غزنوی کے نام سے لکھی گئی ہے، یہ نسخہ مدرستہ العلوم
علی گڑھ میں ہے، جہاں اس کے چھاپنے کا اب سامان ہو رہا ہے،

۱۔ طبقات اشعار، قدرت اللہ قدرت، اور ایک اور اردو کا تذکرہ ہے، ان کا تصنیف
آخر میں لکھا ہے، وہ لکھ کر بھیج دو،

۲۔ ٹکٹ کے متعلق پہلے لکھ چکا ہوں کہ سب کو جمع کر کے بھیج دو

۳۔ ایک موٹی سی کتاب ہے جس کے پشت پر اوپنڈ لکھا ہے فارسی میں ہے، اور
داراشکوہ کی تصنیف ہے، اس کی عبارت بقدر ڈیڑھ صفحہ اصل کتاب کے خوشخط لکھوا کر فوراً بھیج دو

شبلی، ۱۲ اپریل ۱۹۰۶ء، بنارس،

(۵)

عزیزی،

مجھ کو بخار آنے لگا، مضمون جو شروع کیا تھا، یوں ہی رہ گیا، کچھ فکر کرو،

فرامین کے فوٹو سید برادر زکینی بنارس سے منگو لو،

اپنے نام کے ساتھ دارالعلوم ندوہ کا انتساب ضرور ظاہر کیا کرو،

الکلام کا اشتہار کیون نہیں الودہ میں دیتے، میرا مضمون، ترجمہ رسالہ اسلام حبیب

کے لئے رکھو،

۱۔ یہ دونوں اردو شعرا کے تذکرے ہیں، نہایت نادر ہیں، اب کتنا ندوہ میں موجود ہیں،

۲۔ نمائش کی کتابوں کے ٹکٹ جن پر کتابوں کا حال درج تھا،

۳۔ یہ سب حوالے نمائش کی رپورٹ کی تیاری کی غرض سے مطلوب تھے،

۴۔ مکتوب الیہ اب دارالعلوم کے آخری درجہ میں زیر تعلیم تھا، لیکن مولانا کے مرحوم نے اس کو اسی زمانہ میں الودہ

کا کام بھی سپرد کر دیا، مضامین اور مضامین میں متعلم دارالعلوم ہونا ظاہر کرنا سب اسی سے متعلق ہیں،

ہان اوٹوریل نوٹس میں امور ذیل کو زور دیکر لکھو،
 ندوہ کا اثر علمائے مدراس نے سالانہ جلسہ کانفرنس میں انگریزی زبان کو عربی مدرسہ
 میں لازمی قرار دیا،
 ایک انگریز کا، ندوہ میں عربی زبان کی تعلیم حاصل کرنا، اور ندوہ سے اس کی کفالت تعلیم
 سے اس کی خوش اشاعت اسلام، شبلی، بنارس، ۲۱۔ اگست ۱۹۰۶ء

(۷)

اُردو تذکرون کا سنہ لکھنا تم بھول گئے اب لکھ بیجو،
 منشی احمد علی کی کتابوں میں سے نمبر نظامی رہنے دو بھاتی واپس کر دو،
 ندوہ کی کارروائی اور فہرست چندہ فوراً اخباروں میں چھپوانی چاہئے میں نے آج ایک
 مختصر تمہید، دفتر میں بھیجی ہے، مولوی عبدالحی صاحب کو میں نے لکھا تھا، اُنھوں نے خبر نہ لی،
 شبلی، بنارس، ۲۴۔ اپریل ۱۹۰۶ء

(۸)

عزیزی،

بھائی اب مہینہ دو مہینہ تو سستا نے دو، ابھی وہاں نہ بلاؤ، یہاں بھی میں سب سے
 الگ رہتا ہوں، ایک بنگلہ کرایہ پر لے لیا ہے، وہیں رہتا ہوں، لیکن لوگوں کو پتہ نہیں چلتا
 اسے کہ پٹری اور اسلامی نام تھا، ایک انگریز اس زمانہ میں مسلمان ہو کر ندوہ میں آیا تھا، اس کے متعلق ہدایت
 اسے بغرض غایب لی گئی تھی، نہایت مظلوم اور خوشخط شخص تھا،

کہ یہاں بھی رات دن کی بک بک نہ رہے،
نمائش کی رپوٹ لکھ کر بھیج دی، لیکن محل رہ گئی، کتابیں سامنے نہ تھیں، اس لئے لکھنے پر
حضرت عائشہؓ کے متعلق طبقات، اسد الغابہ وغیرہ تم کو خود معلوم ہیں، لیکن وہ
بالکل ناکافی ہیں،

مسئد اور کتب حدیث کے تفحص سے کام لیجئے گا، لیکن اس کے لئے ابھی تم تیار
نہیں، ورنہ معمولی پڑھائی میں مرج ہو گا،

کتب خانہ یقیناً مدرسہ کے علاوہ اوقات میں کھلنا چاہئے، یہ کارڈ مہتمم صاحب کو
دکھا دو کہ حکم دین کہ کتب خانہ ۳ بجے سے ۵ بجے تک کھلا رہے، ورنہ بالکل بے فائدہ ہے،
شبلی، بنارس، ۲۸۔ اپریل ۱۹۰۶ء

(۸)

صندوقوں میں کچھ قطعات اور وصلیاں بھی ہیں، ان کو احتیاط سے رکھنا چاہئے،
وہ سب تو اب علی حسن خان کی ہیں، ان کے ہاں بھیج کر پھر منگو لینی چاہئے،
دیوان آٹلی طلائی، ادوارہ اشکوہ کا اپنشد محفوظ رکھئے، شبلی، بنارس، ۲۸ اپریل ۱۹۰۶ء

اسے مکتوب الیہ ہے اس وقت حضرت عائشہؓ کی لکت لکھی جا رہی تھی، اس کے متعلق مولودریافت کیا تھا،
اس کا جواب دیکھو ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، اسے مکتوب الیہ اس وقت طالب علم تھا، اسے مکتوب الیہ نے دکھا ہے
کہ کتابخانہ اور مدرسہ کھلنے کے اوقات مختص ہوئے تھے، چنانچہ اس وقت طلبہ کتابخانہ سے مستفید نہیں ہو سکتے،
نئے بنارس سے آخری خط اس کے بعد مولانا لکھنؤ تشریف لائے، اور فرقہ کا حلقہ درس شروع کیا، جس میں گو تمام
طلبہ شریک ہوتے تھے، لیکن مقصود اوپر کی جامعین، عین، عین، عین کے قیام کے بعد یعنی پہلی بار تشریف لے گئے، اس کے
بعد تقریباً ہر سال ایام گراما وہیں بسر فرماتے تھے،

(۹)

ابن رشد کا بقیہ بھی عید اپنے، اور مضامین کی ترتیب پیشانی پر تبادیل کی پڑے، تو کوئی اور مضمون لکھ لینا،

یہاں کا موسم نہایت خوش گوار ہے، قدرت اور قدرت ہوتی تو حسین کا ہو جانا،
 ندوہ کے لئے یہاں مولویوں کا جادو درکار ہے، کسی مشہور واعظ کو بلوانا پڑیگا، شاہ سلیمان
 سے یہاں کے لوگ بدظن ہیں، اس میدان کا مرد نہیں دیکھے کیا ہوتا ہے،
 قرآن کا درس ہو، لیکن تحقیق کے ساتھ ہو، سرسری بیگا رہے، والسلام،
 شبلی، بمبئی، ۲۔ اگست ۱۹۱۶ء

(۱۰)

میری کتابوں کو دیکھتے رہو، برسات کے دن میں، اکمرہ مرطوب ہے، کتابوں میں ضرور
 پھپھوند لگ جائیگی، دھوپ دکھلائی جا رہی ہے،
 قرآن ہوتا ہے، یا نہیں،
 نواب علی کا مضمون مجبوراً بھیجا گیا، اگر اور مضمون مل سکے تو نہ شائع کرو،
 السلال کے دفتر سے مجموعہ الادب اور انخواط الحسنان ندوہ کے لئے منگوائی تھی، ۲۱ مئی
 قیمت ہے، ندوہ سے بھرا دو، کتابیں آگئی ہیں،

لے مضمون ابن رشد کا بقیہ، انراض اشاعت الندوہ، سلسلہ بمبئی کا، سلسلہ قرآن کا درس جو مولانا نے
 بنارس سے واپس آکر شروع کیا تھا، دو کھیت مکتوب ۳ بھیجی جانے سے ان کی بجائے مولانا حفیظ الد صاحب سر
 اول دارالعلوم نے دینا شروع کیا تھا، لیکن چند اسباق ہو کر رہ گیا، اس کے متعلق ہدایت ہو،

شیخ محمد نوحہ سلمیٰ احتشام علی کے ہاں کیوں گئے، ان کی تعلیم کا کیا انتظام ہوا؟ ان کے حالات، اور ندوہ کا ان کو بلا کر تعلیم دلانا بغرض اشاعت اسلام، تمام مشہور اخبارات میں مشترک دوا میں اگر اچھا رہا تو خود بھی ایک مضمون لکھ دینگا،

دیوان دودھ داد بھجود،

منشی محمد علی سے روپیہ بھجواؤ ورنہ فاقہ ہوگا، شبلی، ۱۳- اگست ۱۹۰۶ء،

(۱۱)

میری کتابوں میں ایک قلمی کتاب، فارسی زبان میں میخانہ نام ہے، چھوٹی تقطیع ہے، اور شعرا سے فارسی کا تذکرہ ہے، اور موضوع صرف وہ شعرا ہیں، جھفون نے کوئی ساتی نامہ لکھا تھا، اس کو حسب ذیل پتہ سے بھیج دو، لیکن رجسٹرڈ، اور جوابی رجسٹری کے ساتھ،

خواجہ حسین الدین صاحب پھانک سلیم شاہ، بنارس،

آج الندوہ کے لئے ایک مضمون بھیجتا ہوں، شبلی، ۱۸ ستمبر ۱۹۰۶ء،

(۱۲)

التمنا میں اب کے مسلمانانِ روس کی تعلیمی و تجارتی حالت مفصل چھپی ہے، اس کو الندوہ میں لو، پرچہ اگر وہاں نہ ہو تو عمادی صاحب کے ہاں سے منگو لینا، میری کتابوں کو الماری میں سے نکال کر ہوا دو، کہیں کیڑے نہ لگیں،

۵۔ سلمہ مہر کا مشہور رسالہ جو علامہ سید رشید رضا کی اڈیٹری میں شائع ہوتا ہے،

۶۔ مولانا عبد اللہ العبادی جو اس وقت رسالہ البیان عربی کے اڈیٹر تھے،

ضیاء الحسن کے پاس جو مستعار کتاب ہے، لیکر اماری میں رکھوا دو،
مولوی شہر کے ہاں طبقات سبکی گئی ہے، اس کو بھی منگوا لو،
شبلی، ۵، جنوری ۱۳۰۷ء، بمبئی،

(۱۳)

الندوہ کے پرچے دیکھے، بدخطی اور ناموزونی ایک طرف، الفاظ کا مسخ ہونا، کیونکر گوارا کرتے
ہو، لکھنؤ میں بھی غلطیاں ہوتی ہیں لیکن یہ تو محض نسخ اور تحریف ہے، یا تو کا بیان خود مقابلہ کر
عبدالصمد سے صحیح کرا لو، در نہ پرچے کے غارت کرنے سے کیا فائدہ ایک سطر بھی تویح نہیں ہوتی،
انسوس، میں پہلے کہتا تھا کہ وہاں کے کاتب سخت جاہل ہیں،
کوئی مضمون لکھتا لیکن اس حالت میں کیا لکھوں،
شبلی، ۵، مارچ ۱۳۰۷ء،

(۱۴)

ہزنی،

انسان اگر بے تعلق بسر کرنا چاہے، تو وہ جس قسم کی چاہے، زندگی بسر کر سکتا ہے لیکن
تعلق کے ساتھ خاموشی، کاہلی اور بے پروائی خلافت اصول ہے،
تم اب سب اڈیٹر تھے، وقت لکھنؤ سے چل دیے، کسی کو خبر تک نہ کی، اس کی کچھ فکر نہیں
لے مولوی عبدالکیم صاحب شہر سے الہ اندوہ پہلے مطبع اسی لکھنؤ میں چھپتا تھا، مکتوب الیر نے اگر وہ میں چھپونا شروع کیا
اس کے متعلق کتاب ہے، سب سے پہلے یہی سے واپس اگر اپنے وطن غم گدہ جاتے ہیں وہاں واقعہ صدہ پائیش یا اس کی طرف اشارہ

کہ پرچہ آئندہ کے لئے مصنفین تیار ہیں یا نہیں، کاپیوں کی تصحیح کون کریگا میں نے ایک خط لکھا اس کا جواب نداد،

فوٹو گرافر کا تقاضا آیا ہے اسکی نسبت منشی محمد علی لکھنے میں کہ تم کو لکھا جاتا ہے، تم کچھ جواب نہیں دیتے،

الحقین اور دوسرے اور کاموں سے بے تعلق ہو کر یہ خاموشی زیب دیتی ہے، سخت افسوس اور رنج پیدا ہوتا ہے، کہ خدا قابل طبعیتوں میں ایک نہ ایک عیب ایسا پیدا کر دیتا ہے، کہ وہ دنیا میں کام نہیں کر سکتے، میں نے تم کو سخت تاکید کر دی تھی، کہ دفتر میں دیکھ کر مظفر پور کے وکیل کا نام لکھ دینا، تم نے خبر نہ لی، اب ویسا ہی خالی وکیل کا لفظ چھپ گیا، پھلایا یہ کیا طریقہ ہے، جلسہ میں جو تقریر اردو میں کی تھی، اس کو پھیلا کر لکھو اور رپورٹ کے لئے بھیج دو، والسلام
شبلی، ۱۲- اپریل ۱۳۷۷ء

(۱۵)

بفرض محال صحیح بھی چھپا تو بد خطی، اور گرائی نرخ کا کیا علاج؟ اس گرائی نرخ پر پرچہ گزرتا ہے

اگر مضامین اس قدر پیچیدگی ملایا کریں تو مطبع اسی بھی وقت پر دیکھتا ہے، میں لکھنؤ میں اگر کوئی پڑھو تو حضرت ایس کی طرح پھر کبھی ترنا نصیب

لے غائبش کے فرامین کے فوٹو کی قیمت کے لئے، کتبہ مکتوب الیہ نے جلسہ دستار بندی میں جو ای سال ہوا تھا، غاسطہ تھوڑا
وجہ دیدہ کے باہمی موازنہ پر تقریر کی تھی، اس کے متعلق ہدایت ہے، لکھ دیکھو مکتوب ۱۳۷۷ء

نہ ہوگا، کوئی مکان ملتا، تو میں فوراً آتا، شبلی، اعظم گڑھ ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء

(۱۶)

عجیب بات کہتے ہو، یہی جاؤں گا، اور لکھنؤ نہ آؤں گا،

ہاں نواب عمن الملک نے لکھا کہ یہاں کے مشہور ڈاکٹر دعوت دیتے ہیں، کہ آپ کا معالجہ بلا کسی معاوضہ کے کریں گے، اور قیام وغیرہ کا بندوبست بھی انہی کی طرف سے ہوگا، لیکن میں ابھی حرکت کے قابل کہاں ہوں!

اجانب نے بھی رُباعیمان لکھنؤ، السندوہ کے لئے بھیج دیوں گا، ایک صاحب کو خوب مضمون ہاتھ آیا، کہتے ہیں،

کیا اس سے بھی ہوگی کوئی ساعینہ خوش
نہی ہوا جبکہ پاسے بشتی افسوس
اک پاؤں، عدم کو کیوں نہ جاتا اقبال
تھا اہل فنا کو اشتیاقِ پاؤں بس
شبلی

۳۱ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء

اے مولانا لکھنؤ میں دارالعلوم کے کوٹھے پر اس زمانہ میں بہتے تھے پاؤں کی کٹیاں کہ بعد کتاب الیہ نے لکھنؤ کی خوشی کی تھی، اس کے جواب میں رقم ہے کہ اگر وہاں آکر اسی کوٹھے پر رہنا پڑا تو اترنا چڑھنا مشکل ہوگا، اسے مصنوعی پاؤں بنوانے کیلئے مولانا بھی تشریف لے جائے تھے، کتاب الیہ نے لکھا تھا کہ کیا بھی سے پہلے لکھنؤ رفتی ا فروز نہ ہوں گے اس کے جواب میں ہے،

اسکے ان رباعیوں اور نظموں کیلئے دیکھو السندوہ نمبر ۹، جلد ۴،
سکھ، مولوی محمد اقبال بی لے ہولا اسکے ایک شمارہ میں

عزیزی،

اور تقاً پر جو مضمون تم نے لکھا، گوین نے نہیں دیکھا، اور ممکن ہو کہ اچھا ہو، لیکن میری ناراضی کی وجہ یہ ہے کہ اس سے کم ظنون کا حوصلہ بڑھتا ہے، کہ ہم بھی اتنے ہیں کہ لوگ ہمارا جواب لکھیں، یہ کون یقین کرے گا کہ تم نے لکھا ہے، سب میری طرف منسوب کریں گے، تم ایک نوٹ میں میری ناراضی کو ظاہر کرو، اور میرے بعض الفاظ کو اقتباس کرو، جواب میں تم کو مولانا روم کے شعرون سے استدلال کرنا تھا، وہ صحافت تقا کے قابل ہیں، کیا وہ بھی قرآن کے مخالف ہیں؟

الغافل و ق کا جو رد لکھا ہے، تعجب ہے کہ مولانا کی کیونکر غلطی نکالی ہے، میں تو بہت احتیاط کرتا ہوں، کچھ مثالیں بھیج سکو تو بھیجو،

تایخ طبری زیادہ تر سرے سے ماخوذ ہے، لیکن میں نے تمام رجال کی کتابوں بلکہ تایخ اسلام ذہبی میں ڈھونڈھا، اس شخص کا پتہ نہیں لگتا،

پرو نسل آفس کے جواب میں مذہب کی طرف سے یہ کیون نہ لکھا جائے کہ ہم دونوں

لے لکھا ہے اسلام اور سنیہ ارتقا کی سرخی سے الذی وہ جلد ۱۲ میں مولانا نے ایک مضمون لکھا تھا، اس پر بعض نے حلقہ میں شورش مہی، اور بعضوں نے سخت و درشت اعتراضات کا سلسلہ شروع کیا، مکتوب الیہ نے اس وقت قرآن مجید اور سنیہ ارتقا کی سرخی سے ایک مضمون لکھا، جس میں ثابت کیا کہ ارتقا کا خیال قرآن کے مخالف نہیں، دیکھو الذی وہ نمبر ۱۲ ج ۱۴

لے لکھا ہے مکتوب الیہ نے پوچھا تھا کہ طبری کا راوی سری کون شخص تھا،

کی مدد چاہتے ہیں، مالی بھی اور اعزاز ہی بھی خیر اس کے متعلق قدوائی صاحب کو لکھو،
شبلی شہد،

(۱۸)

عزیزی،

تم نے اپنی حالت کے متعلق مجھ پر طریقہ میں اظہار خواہش کیا ہے، عزیز! کیا اس کے
کننے کی حاجت ہے، تم ہر وقت میری آنکھوں میں ہو، اور میں موقع ڈھونڈھتا رہتا ہوں لیکن
اتنی جلد کون کامیاب ہوا ہے، میان حمید اس لیاقت پر جو زمانہ کے موافق بھی تھی، کتنے دنوں
کے بعد ٹھکانے لگے، خود میرا کیا حال ہوا، عداوی کس حالت میں ہیں،

سب سے پہلا موقع جو ملے گا، میں تم کو پیش کر دوں گا، بھوپال میں تو علم کی کوڑی برابر قدر میں
حیدر آباد میں شاید کوئی صورت نکلے، لیکن ابھی تم کو شریعت کے عام منظر پر زیادہ نمایاں ہو کر آنا
چاہیے، الودہ بھی ایک ذریعہ ہے، اور میں تو ہر جگہ تمہاری تقابلیت کرتا ہی رہتا ہوں میں خود
متفکر ہوں کہ موجودہ حالت میں بھی تم کو زیادہ مالی فائدہ پہونچاؤں، والسلام،

شبلی، ۳۔ فروری ۱۹۰۸ء،

(۱۹)

عزیزی! چند روز تک میرے مضمون سے اب پرچہ بالکل خالی رہے گا، دیکھو انیسائے ہونے کی

سب سے پہلے یہ متحدہ کی گورنمنٹ نے دارالعلوم کی امداد کے متعلق پوچھا تھا، قدوائی صاحب سے معقولہ دستخطیں
قدوائی بیرسٹر میں بھی تحریر ہی کر کیا گئی اس امداد میں شامل تھی،
اس کے مکتوب الیہ تعلیم سے فراغت پا چکا ہے، اب کوئی ضرورت چاہتا ہے، اس کے متعلق یہ تسلی بخش نصائح ہیں،

حیثیت سے گر جائے، ایک غول بھیجتا ہوں، اس کو اخیر میں پھاسپ دینا،

اے آنکہ بھی گوئی دگر راز خبر دارم، اندیشہ خائے است بن نیز بہ سردارم
اے رنگ زرخِ جنت، ایک نقطہ توقف کن، من نیز ازین عالم آہنگِ سفر دارم
رُئے چہن رُئے شایانِ نفع نیست، بلکہ اکہین پردہ، از رُئے تو بردارم
اے دوست بہر س ازین دم و رہ تقدی، اکنون کہ من بیدلِ سوئے دگر دارم
تا سال دگر خواہ شد رہنِ مے و طرب، این خرقہ مستوری کا مسال بہ بردارم
اے مستکعبِ کعبہ! این جلوہ فروشی چیست، من ہم بہ سر کُئے، گاہ گذر دارم
رندی، وسیہ کاری مستی و لُطربازی، زین گونہ اگر خواہی بسیار بہر دارم
یک دیدہ حیرانے از ہستی من، باقی است، دان نیز بنی خواہم کز رُئے تو بردارم
از زہرِ دروغ خود و بفرغِ فتنہ ام، اے دوست اچھی دانی تا من چہ بہر دارم
اے شعلی لغمانی، این پردہ دری از چیست، اینہا کہ ز خود گفتی من نیز خبر دارم

۳۔ فردری شاعر، بلی،

(۲۵)

میرا مضمون تم کہان رکھ گئے، صفر کے لئے تم نے کچھ لکھا تھا یا نہیں، اگر لکھا تھا، تو کہان رکھ گئے ہو، اس بے پروائی سے تم جایا کرتے ہو کہ میں سخت پریشان ہوں، محرم، ہو چکا، صفر کا کچھ سامان بنین مجھ سے کچھ کہا، ان میں نے قرآن مجید پر کچھ لکھا یا تھا وہ کہانچ، شبلی ۲۶ فروری ۱۹۰۷ء، گھنٹہ

لے مولانا قرآن پر جو درس دیتے تھے طلبہ ان کو یادداشت کیلئے لکھتے جاتے تھے، اسی کی نسبت سوال ہے

(۲۱)

عزیزین،

فرائض میں، محاببات اور مدارائیں چل سکتا، اور تعلقات کے بدعزہ ہونے کا سبب
ہوتا ہے، تھوڑی طبیعت قدرتی کابل اور ست واقع ہوئی ہے، جس کو غالباً اب نہیں بدل سکتے
اس لئے اب تم کو یہ طے کرنا چاہئے کہ تم الہندوہ کی اڈیسری کر سکتے ہو یا نہیں، کم از کم دو مہینہ پہلے
ہر پرچہ کے تمام مضامین تیار رہنے چاہئیں، تاکہ ہرچہ وقت پر تیار رہے، تمام میگزینیں یہی کرتے
ہیں، اس کے ساتھ تمام اہل قلم سے خط و کتابت رکھنی چاہئے، اگر تم یہ کر سکتے ہو تو مطلع کرو، ورنہ
کیا فائدہ روز بروز طبیعت ملکہ ہوتی جائے،

صفر کا پرچہ بھیجنا تو الگ، خود میرا مضمون لیتے کیے جلاں سے کیا فائدہ تھا،

شبلی، ۹-۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء

(۲۲)

عزیزی،

الہندو عوامی کے ہاتھ میں دیدیا گیا، پہلی اپریل ۱۹۰۶ء سے،

تم اپنی نسبت سر دوست طے کرو، کہ اگر تم انگریزی واقعی محنت سے پڑھنا چاہو، اور دو برس
تک مستقل پڑھو اور اس قدر پڑھ لو کہ اچھی طرح کتب بینی کرنے کے قابل ہو جاؤ تو تمھارے وظیفہ کا
جس کی مقدار موجودہ معاوضہ کے برابر ہوگی، انتظام کیا جائے، اور اگر مولویانہ کاپی سرایت کرگئی

لے چند ماہ کے بعد پھر واپس دیا گیا، دیکھو ۲۴،

ہے، تو اور کچھ صورت سوچی جائے، شبلی، ۳۱ مارچ ۱۹۱۹ء

(۲۲)

عزیزی،

مجھ کو حیدر آباد آنا پڑا، یہاں ایک سرکاری کام سے طلب کیا گیا ہوٹل، دو تین ہفتہ ٹھہرنا
رہنا ہو،

ندوہ کی تمام کارروایاں ابھی تک خواب خوش ہیں، تعبیر کچھ تو اطمینان ہوا زمین کے لئے
لکھنؤ سے رپورٹ جا چکی، اب سہرا کے حکم کا انتظار ہے،

یہاں نئی اسٹیشن بن رہی ہے، اس میں میں نے ٹھہرے لئے حرکت کی ہے، لیکن اس
تجویز کے جاری ہونے میں کم از کم سال بھر کی دیر ہوگی، ورنہ انشائیہ کامیابی کی بظاہر امید ہے
والسلام، شبلی، ۴ جولائی ۱۹۱۹ء، حیدر آباد

(۲۳)

عربی اخبارات میں نے منشی محمد علی کے پاس بھیج دیے،

برکت علی شاہ امام مسجد چکو کی ڈاکخانہ خاص ریاست پور تھلہ ضلع جالندھر، حضرت

امیر محمد شاہ کا نسب پوچھتے ہیں،

طبقات ابن سعد سے لکھ بھیجو،

لے حیدر آباد کی مشرقی یونیورسٹی کے وضع لکھناب کے لئے، لکھنؤ یعنی حیدر آباد کی مشرقی یونیورسٹی میں چنا پڑا ہے

میں نیم منظر رہی بھی ہو چکی تھی لیکن مکتب الیہ نے دارالافتاء کے خیال سے انکار کر دیا،

الندوہ کے مضامین کی فکر رکھو، میں اچھا ہوں گا تو لکھوں گا،
مقطع سے پوچھو کہ کیا مضامین ان کے پاس موجود ہیں، ترتیب میں بھی ان کو ہدایت
لکھا کرو، شبلی، ۲۶۔ ستمبر ۱۹۰۶ء

(۲۵)

عزیزی،

تم غلطی کی، اور ہمیشہ یہ غلطی ہوتی ہے کہ الندوہ میں علیٰ خبرین نہیں دیتے ہو جسکی وجہ سے
اب کی ۲۰-۲۵ روپیہ کا نقصان اٹھانا پڑا،

مصر میں جامہ مصریہ کا خاص پرچہ نکلا ہے، یہی نام ہے، اس کے اوپر سے خط کتابت کرو
اپنا پرچہ بھیجو اور مبادلہ کی درخواست کرو،

جس سالانہ کے مختصر حالات اور ایڈریس عربی الملوید وغیرہ میں بھیجنا چاہئے تھا نہ بھیجا ہو
تو اب بھیجو،

۱۹۰۶ء
میں، الندوہ کے لئے کوئی مختصر مضمون بھیجتا ہوں، شبلی، حیدرآباد، ۲۴ جنوری ۱۹۰۶ء

(۲۶)

عزیزی،

میں نے شرح پنج البلاغہ معترلی ندوہ کے لئے خریدی، جس کو ساتھ لاؤں گا، اس کے علاوہ

لے الملوید مصر میں مکتوب الیہ نے بھیجا، اور اس نے خوشی سے دہنرون میں شائع کیا،

لے ابن ابی الحدید المعترلی،

مستعد و کتابین پہلی میں خرید کر کے، قاری میران شاہ سے پھر امین معلوم انہیں پہنچیں یا نہیں،
باقی رہ گئے تھے، وہ آج بھیجتا ہوں اس میں سے الہلال کا حساب صاف کر دو، اور ایک اعجاز
خسرووی مطبع نوکلشور سے خرید لو اور مصری جدید مطبوعات کے لئے رکھ لو،
مضمون کی یہاں ترقی نہیں،

میں انشاء اللہ جلد آتا ہوں، جدید اسٹاٹ کا انتظام کرنا ہے، والسلام
شبلی، ۲۶ فروری ۱۹۰۶ء، حیدرآباد،

(۲۷)

دونوں پرچون میں تمہارا مضمون بہت اچھا نکلا، اب تم کو تصنیفی سلیقہ آچلا، البتہ عبارت
کی ابھی تک کمزوری باقی ہے، وہ بھی جاتی رہے گی،
یہ ممکن ہے، کہ تم کو مصر بھیجا جائے، اس لئے اگر تم کسی قدر انگریزی پڑھ لیتے تو تمہاری نجات
کو کوئی شخص دبا نہ سکتا،

ہاں تذرات ضرور ہونا چاہئے، شبلی، ۲۷ فروری ۱۹۰۶ء

(۲۸)

سید سلیمان،

نفع الیلب میں ایک موقع پر مصاحف عثمانی اور اس مصحف عثمانی کا ذکر ہے، جو اندلس
بھیجا تھا، اور بڑی دھوم سے اس کا استقبال کیا گیا تھا، وہ مقام اگر کوئی دہوتو وہ جلد آج نکال کر

اسے مصنف حضرت امیر خسرو در بیان صنائع و بدائع، حصہ وار علوم کے لئے الذرہ ج ۵ نمبر ۱۱۳، صفحہ ۱۱۳ تا ۱۱۴، کربن القرآن

میرے پاس بھیج دینا، فہرست مضامین کتاب میں بھی اس کا ذکر ہے، شبلی، ۱۰ دسمبر ۱۹۰۰ء

(۲۹)

عزیزی،

۱۔ روپیہ کے لئے لکھ دیا ہے، مولوی عبدالحی صاحب دلو اوین گئے،
مصر جانے میں مشکلات ہیں، چونکہ گورنمنٹ تک یہ مسئلہ جا چکا، اور بار بار جا چکا، اور جواب نہیں
آیا، اس لئے قطعی ہے کہ مرضی نہیں ہے، اب خود دار العلوم کی طرف سے بھیجنا دانستہ مخالفت ہو،
خود اپنی طرف سے جاسکتے ہو، لیکن رخصت کا تعلق کیونکر رہے گا، اگر روپیہ ہو تو خود جاسکتے ہو
اور یہ ظاہر ہے کہ واپس آنے پر مقول جگہ مل ہی جائیگی،

چھ مہینہ میں وہاں کیا پڑھو گئے، شبلی، ۲۰ اپریل ۱۹۰۰ء، الہ آباد،

(۳۰)

مختار کوئی خط نہیں آیا، ناراض تو نہیں ہو، بلا غلہ العرب کے لئے نہ لکھا ہو، تو اب لکھ دو،
اور الندوہ سے روپیہ لے لو ضرور بھول نہ بانا، اس کی بہت ضرورت ہے،

یہاں کوئی من چندان کام نہیں کر سکتا، لیکن یہ کیا کم ہو کہ اس برہا میں، وہاں تو کچھ بڑا ہوا تھا،

۱۔ مضمون علوم القرآن میں حوالہ کی غرض سے، یہ مضمون تہذیب الاخلاق امر تہذیب انبر میں شائع ہوا اور
مذکورہ کتاب مذکورہ صفحہ ۳۸۴ میں ہے، اسے بغرض مصارف صیغہ تصحیح اعلاہ تارینی جس کا سرٹیری مکتوب لایو
بنایا گیا تھا، وگھوڑا ۳۰۲ نیز ۹۰۔ اس کے مکتوب الیہ دار العلوم سے فارغ ہو کر گودار العلوم میں ہی ادب اور علم کلام کا مدرس
ہو گیا تھا، لیکن خود مولانا کی اور بعض اعیان قوم کی رائے تھی کہ مکتوب الیہ کو بغرض نکیل، مصر بھیجا جائے، اس بنا پر
اس کے متعلق گورنمنٹ سے خط کتابت کی گئی، اس کے مکتوب الیہ نے لکھا تھا کہ چھ مہینے کی رخصت لیکن میں خود اپنی طرف سے مصر
چانا چاہتا ہوں، اس کے ایک شخص نے مصر میں فریضہ لکھ کر کے عدہ مولون کا شرفی میں ترجیح کیا ہے، اسی کا نام بلا غلہ العرب ہے،

مولوی شروانی صاحب کی تحریر سے معلوم ہوا کہ انھوں نے میرے تمام خطوط محفوظ رکھے ہیں،
شبلی، ۳۰ مئی ۱۹۱۷ء، کلکتہ،

(۳۱)

مسعودی نے کتاب البیئۃ والاشراف میں جہان جہان حصہ ہائے زمین کا نام لیا ہے،
آسیا، افریقا، اور افریقہ لکھا ہے، شاید مروج الذهب میں بھی یہ الفاظ آئے ہوں،
تصحیح غلط کام غالباً تم نے چھوڑ دیا، اور اس عذر سے کہ مولوی عبدالحی صبار وہیہ نہیں دیتے،
اتنی خفیف رکاوٹوں سے کام رکابین کرتے تھے،

میں انشاء اللہ جلد آتا ہوں، کیا کہوں وہاں کا پانی میرے لئے نہایت مضر ہے، یہاں میں بخیر
کھاتا ہوں،
شبلی، ۳۰ جون ۱۹۱۷ء،

(۳۲)

عزیزی،
تھوڑے مضمون تصحیح غلط پر اب باب علی گڑھ کس قدر جلد چوکنے، فوراً ایک کمیٹی قائم ہوئی اور
مختلف کورسوں کی جانچ کے لئے مختلف کمیٹیاں قائم ہو گئیں لیکن مذکورہ کا ذکر نہیں، بلکہ بیان کیا گیا
کہ یہ کام ہم پہلے سے کر رہے ہیں، خیر کام ہونا چاہیے، کہیں سے ہو، تاہم تمہارا دائرہ الگ ہو، وہ ہر
لے مکتوب الیہ کو مکتوب شیبلی کے جمع کرنے کا خیال اسی زمانہ میں پیدا ہوا تھا (دیکھو ۹۰-۱۰۰)۔ اسے مکتوب الیہ اس زمانہ میں اجزائی طور
مسلمان، پر عربی میں مضمون لکھ رہا تھا، اس سلسلہ میں معلوم ہوا کہ مایقوت رومی نے حج البلدان میں اسیا، یورپ (اور افریقا) کی اصطلاح لکھی
یہ تعجب مولانا سے ظاہر کیا اس کے جواب میں یہ ہوا، اسے انگریزی کتابوں میں اور کورس میں اسلامی تاریخ اور ممالک کے متعلق جو غلطیاں
ہیں، ان کی تصحیح کا کام مذکورہ کی زیر نگرانی کیا جائے، یہ کام ایک حد تک مکتوب الیہ نے انجام دیا،

گورنمنٹ کو مطلع کریں گے اور تم کو نصیح سے تعلق ہے،

مولوی خلیل الرحمن صاحب کا خط آیا ہے کہ سید سلیمان تھاری تربیت و تعلیم کا اصلی نمونہ ہیں اس لئے وہ نماز نہیں پڑھتے، شاید فجر کی نسبت ان کا الزام صحیح ہو، مخالفین کو کیوں ایسا موقع دیتے ہو، نصیح اخلاط کے لئے جندہ کی اپیل کرو، لوگ ضرور جندہ دین گے، میری طبیعت اب تک صاف نہیں، مشلی، ۱۶۔ اگست ۱۹۰۵ء، عظم گڑھ،

(۳۳)

عزیزی!

میرے مکرہ میں دو مجموعہ مسودات ہیں، ان میں شعرِ مجسم کا حصہ سیوک بھی ہے، حسین تیسرے حصہ کی تصحیف اور فغانی فیضی، توفی، نظیری، طالب آملی، کلیم، صاحب کی سوانح مرمان ہیں، تھیبہ الندوہ میں بھی چھپ چکی ہے، اس کے تو وہ پرچہ لے لینا، یہ سب مرتب کر کے رجسٹرڈ مع میرہ علی گڑھ مطبع فیض عام میں منشی محمد علی سے بھیجوا دینا، مشلی، ۵۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء،

(۳۴)

عزیزی!

یا تو سموم لکھنؤ میں مجھائیں رہا تھا یا یہاں بہشت کی ہوائیں آرہی ہیں، تمام دن اور تمام رات اس قدر ہوا کے جھونکے آتے رہتے ہیں کہ بیان نہیں ہو سکتا شاید اب کی زیادہ رہوں، مان اب الندوہ میں چلتا نظر نہیں آتا، پھر تم اپنے ہاتھ میں لو، جو شرطیں پیش کرو گے

اے سچا نیک ہذا بھٹان عظیم،

منظور کروں گا، مجھ کو اندوہ سے کوئی غرض نہیں، لیکن، وہ حقیقت ندوہ کا ایک اعلان ہے اس کو مٹانا نہیں چاہئے،

حساسہ بھرتی یہاں ملا، نہایت گران ہے، انتخاب بھی اچھا نہیں، لیکن پھر نایاب چیز تھی اس لئے خریدی،

وقت کا معاملہ طویل پکڑ رہا ہے، اور زیادہ قوت کے صرف کرنے کی ضرورت ہے، ایمان پوری کارروائی ہوگی، گو ایک گروہ مخالف بھی ہے، علماء نے کہیں اختلاف نہیں کیا، پشاور اور راجپور کی رائیں قانون کے متعلق آگئیں،

غزلیں ہو رہی ہیں لیکن پھسکی، کہاں تک؟ آخر عمر اور سن کا بھی کچھ تھاڑھا ہے،
شبلی، ۲۹ مئی ۱۹۱۷ء، بمبئی،

(۳۵)

عزیزی،

مجھ کو شاید دیر ہو جائے، اس لئے رسالہ عربی کی نیت تاکید کرو، کہ چھپ جائے، پڑوٹ کی تصحیح مولوی شیخ محمد صاحب سے بھی کراؤ،

ایک کاغذ اس خط میں ملعوف ہے، اس کو افضل صاحب کاتب کے پاس بھجوا دینا، افضل صاحب کے پاس شوہبسم کے چار صفحوں کی ترمیم رہ گئی ہے، وہ سنگھڑ کر مطبع مفید عام آگرہ میں بیرنگ بھجوا دینا،

اسے تحریک وقت اولاد، اسے جرجی زبان کے تمدن اسلام کی تنقید زبان عربی،

نوٹس مردم شماری نو مسلمان، زندہ دارین ضرور بھیجا، اور اخباروں میں تویش دیکھا،

شبلی، ۲۸۔ جنوری ۱۹۱۲ء

(۳۵۱)

سید سلیمان،

رکن الدین نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ اندوہ کے دونوں طلبہ قدیم ندوہ کیلئے خاص کر دیئے جائیں، اسکی سرخی، طلبہ قدیم دارالعلوم، ہو اور اس کے ذیل میں طلبہ کے اپنے بھیجے ہوئے حالات یا خیالات درج ہوں، جس کا مقصد بڑا یہ ہوگا کہ تمام طلبہ میں یک جہتی اور اتحاد خیالات اور مہر دی ندوہ پیدا ہو،

تذرات میں اس کا ذکر کر دو، اور اس پر اہل سرت کر لیکن بن دیکھ لوں تب مطبع میں بھیجوں، رکن الدین کا کارڈ مرسل ہے، ان کا پتہ محفوظ ہے، شبلی، ۹ فروری ۱۹۱۲ء،

(۳۵۲)

عزیزی سید سلیمان سلمہ،

ممکن ہے کہ میں آج کل مکملہ چلا جاؤں، اس لئے ہدایات ذیل پر عمل کرنا چاہئے،
۱۔ میں نے نو مسلموں کی ایک مسل بنوائی ہے، کاتب سے لیکر ان لوگوں کے کام اور

لئے بسلسلہ حفاظت اسلام، نو مسلم آیا دیوں کا نقشہ مطلوب تھا، اس زمانہ میں آریوں کی شورش کی بنا پر مولانا نے مجلس اشاعت و حفاظت اسلام قائم کی تھی، جگہ جگہ خود دورہ کرتے تھے، اور دور کے مقامات میں داخلہ دیتے تھے، مکتوب الیہ اس مجلس کا جو ائمہ سکریٹری تھا، آئندہ خطوط میں اسی تعلق سے اس کے متعلق ہدایات اور تذکرے ہیں، دیکھو ۴۱-۴۲-۴۳-۴۴، مولوی کاظم رکن الدین داناؤی سلمہ دیکھو ۳۶،

اور ایسے لکھ لو جن لوگوں نے نو مسلموں کے متعلق خطوط بھیجے ہیں،

نو مسلموں کے متعلق ایک اپیل جلی خط میں عبدالولی صاحب کے ہاں چھپوایا ہے، لیکن ابھی انھیں کے ہاں ہے، وہ منگو اکراں اشخاص کے نام ایک ایک دو دو پرچے بھیج دو، ایک خط کا مسودہ کاتب کو دے آیا ہوں، ہر اپیل کے ساتھ وہ خط بھی بھیج دو، میرے دستخط کاتب صاحب لکھ دیں،

۲۔ اپیل مذکورہ بالا کی نتو کا بیان میرے نام اس پتہ سے بھیج دو، شبلی میکلاد ڈاٹسٹریٹ نمبر ۱۰۱
۳۔ ممکن ہے کہ میری ڈاک، ڈاکہ باہر سے سیڑھیوں پر پھینک جاتا ہو، اس لئے کاتب صاحب سے کہ دو کہ جب دروازہ کھولیں تو دیکھ لیا کریں کہ خطوط وغیرہ تو نہیں ہیں، ڈاک جمع ہوتی جائے پھر میں منگو لون گا،

۴۔ طلبہ کا جو وفد باہر جائے ان کو خوب سمجھا دو کہ ہر جگہ انتخاب ڈیلیگیٹ کا جلسہ کرائے، یعنی لوگ جمع ہوں کہ سالانہ جلسہ کے لئے ڈیلیگیٹ منتخب کریں اور اخبارات انگریزی وارڈ میں اس کے متعلق بار بار چھپے، یہ نہایت ضروری کارروائی ہے، ہر جگہ ایسا جمع رکھ دو ہی چار آدمی جمع ہوں، باسانی ہو سکتا ہے،

۵۔ امام مالک کی مدونہ کے ساتھ ابن رشد کی کتاب فقہ میں چھپی ہے، نہایت عمدہ ترتیب ہے، اور فقہ کی تمام کتابوں سے افضل ہے، شبلی، ۱۔ مارچ ۱۹۰۷ء، الہ آباد،

(۳۸)

عزیزی، میں کل کلمتہ پہنچا، شاید دو تین دن قیام ہو، اشاعت کا کام بیان شروع

ہیان شرع کر دینا چاہتا ہوں،

خطوط لوگوں کے نام بھجوا دینا، غلط نامہ تیار کر کے مطبع میں دیدو، شکر ہے کہ ورنیکور اسکیم
کی کمی بن پوری کامیابی ہوئی، میں نے جو یادداشت لکھی تھی، انگریز اور ہندو ممبروں نے
حرف بحرف اس سے اتفاق کیا، اور اورو ناگری کی حالت میں آنے سے روک گئی، ۱۵ مارچ کو پھر
شبلی، کلکتہ، ۳۔ مارچ ۱۹۱۲ء

(۱۳۹)

عزیزی سید سلیمان صاحب،

اشاعت کے جوابات آرہے ہیں امیری دانست میں خط مغفوف اور اس کے ساتھ اور مطبوعہ
کا غذات کے پمفلٹ بھیجو چند لوگوں نے استحسان اور ممبری قبول کی ہے، بہ از دیار رقم ممبری،
میان مسعود سے کہو کہ پیش سے تنگ آکر بیان آگیا، ہیان کی آب و ہوا بہت موافق ہے
اور مکان نہایت خوش منظر، اس لئے غالباً اخیر ماہ تک رہوں،

دس ماہ اور پچھلے گزشتہ میں ایسے ابتدائی مضمون کی لئے اشتہار دید و وجود ہیات میں جا کر
اُردو کی ابتدائی کتابیں اور قرآن مجید پڑھا سکیں،

صیغہ اشاعت اسلام کے نام کی ابھی ضرورت نہیں، آریہ بھڑکین گے، صرف میرا نام لکھ دو،
شبلی، ۲۰ جنوری ۱۹۱۳ء، الہ آباد،

لے متعلق حفاظت اسلام، سکہ غلط نامہ الاقواء، سکہ دیکھو ۹-۹۶-۱۰۷-۱۰۸ سکہ مجلس اشاعت و حفاظت اسلام
ہے مکتوب الیہ کی رائے تھی کہ صیغہ حفاظت اسلام عیسائی مشنریوں کے طریقہ سے بڑے پیمانہ پر ہوا، مولانا کی تجویز
تھی کہ کام آہستگی اور خاموشی سے کیا جائے،

(۴۰)

برادر عزیز،

خط پہونچا آپ کے پروگرام کے ابتدائی حصے سے میں سر دست متفق ہوں، اسی پہلے پروگرام کو آپ کی چند رایوں کے انضمام کے ساتھ بھیجا ہوں،

بڑے بڑے امرا ابھی شریک نہیں ہوں گے، بلکہ ایسے بڑے پروگرام سے بھرکین گئے اسے استفسار کرنا اور ناکامیاب ہونا دل شکستہ کر دیگا، اس لئے ابھی بہت اونچا نہ دیکھئے، اگر پانچ میں اس کا ابتدائی اجلاس کہیں منعقد ہو جاتا تو رستہ نکلتا،

غلام حسین عارت کو خاص طرح پر لکھنا چاہئے، شاید کلکتہ میں انتظام ہو سکے، لکھتے ہو کہ لوگ میرے نام کی تکرار سے گھبرائے، بھائی یہ کاغذات دو برس سے چھپے پڑے ہیں، بیسویں ضروری فراغ سے دیکھتا ہوں اور زبان سے ہر وقت طے پکارتا ہوں، اسی اشاعت کے متعلق اسلالمین خط تک چھپو ادیا، جب کوئی نہ کرے تو کیا کروں، والد اب نام و نعت اور افسری کا مشوق نہیں، کوئی کرے، اس کے ساتھ ہوں اور پیرو بن سکتا ہوں،

روپیہ مولوی فضل الرحمن سے جمعہ کی تعطیل کے متعلق جو جمع ہے، اس میں سے بطور قرضہ کے

لو حساب درست ہے میں اگر ادا کر دوں گا،

یہاں ذرا صحت اچھی ہے، اس لئے مقیم ہوں عبدالسلام صاحبین تو آجائون کہ ان کا یہاں

لے ندوہ کے دیگر کارکن ہر کام کی ابتدا ان کے نام سے دیکھ کر جلتے تھے، اس لئے مکتوب الہی کی رائے تھی کہ دوسرے لوگوں کے نام سے کام کیا جائے کہ ان کی رہائی نائل ہو، سب سے سرکاری و فائز ترین ناجہ کی تعطیل کے لئے مولانا نے تحریک شروع کی تھی، اس کے فتنہ کی طرف اشارہ ہے۔ دیکھو ۹-۱۰-۱۱

آزادقت طلب ہے،

گلکنہ، پٹنہ، بھوپال، رام پور میں اشاعت کے کاغذات کیا بہت کم گئے ہا پر نس ار کاٹ کو انگریزی خط لکھو اگر اس کے ساتھ کاغذات بھیج، غلام احمد خان کو خاص طرح پر لکھو، خود اپنے دھننا سے بھیجو اور جٹ سکریری اشاعت اپنا نام لکھو،

تم کہتے ہو کہ بجائے اپنے مشیر حسین، یا نواب علی حسن خان کا نام لکھو، وقت اولاد کے متعلق ابتداء میں نے خود اشتہار دیا تھا، کہ جو چندہ بھیجا جائے، انشی احتشام علی کے پاس بھیجا جائے، صحت سے، ان کے پاس آئے تھے، پھر اچھے صاحب کے نام سے انگریزی کاغذات بھیجے، ایک شخص نے ان کے جواب نہیں دیا، مشیر حسین وغیرہ کا نام لکھ کر دیکھ لو، ایک درجن آدمی بھی جواب نہ دیں گے، تجربہ کرو تو معلوم ہو جائیگا، تم سمجھتے ہو کہ میں اپنے نام کے لئے ہر کام میں اپنا نام رکھتا ہوں، لیکن سب تجربہ کر کے، ایسا کرنا پڑتا ہے،

انشی احتشام علی جہان نے بار بار دارالعلوم کے معاملہ میں ڈاکٹر اور انسپکٹر سے خط کتابت کی جواب تک نہ آیا، جمعہ کی تعطیل کا روزہ دیوشن، نواب علی حسن خان کی طرف سے ہزار کے پاس بھیجا گیا ابھی تک جواب کا پتہ نہیں، اچھے صاحب شکایت کرتے تھے،

چونکہ ایک غلط خیال جیتا جاتا تھا، جھکو طول دینا پڑا، تمہارا مسودہ میں نے پسند نہیں کیا، اشاعت اصلاح کو حاکم و ملاح کے بعد بھیجتا ہوں، دو ہزار یا زیادہ چھپو، اور بڑا غلط

میں نواب غلام احمد خان کلامی مدراس سے سید رشید الدین صاحب لکھو، عزیز خاص نواب علی حسن خان صاحب سے مشیر حسین قدوائی سیرسٹریٹ لا،

بھی، لیکن باریک کاغذ پر اس قدر دبیر نہیں، شبلی، ۲۳ جنوری ۱۹۱۳ء، الہ آباد،

(۴۱)

عزیزی،

ارادہ ہے کہ اخیراً تک یہاں رہوں، پھر دورہ کو اٹھوں، دورہ ہی میں گرمیان آجائینگے اور سفر کا سراپا ہی سے لی جائیگا، اس لئے رکنا پر جو نوکر ہے اس کو اس مہینہ کے جتنے دن تک رہا ہے تنخواہ دیکر علیحدہ کر دو،

انگریزی معلومات کو دیکھ لیا، سب گودڑ ہے، ان کے ترجمہ پر وقت اور روپیہ ضائع کرنا ہے فائدہ ہے، منشی انعام الرحمن کی نیک مزاجی، پابندی وقت، ایلاقت ترجمہ سے میں بہت خوش ہوں لیکن اب کوئی کام نہیں، ۵ فروری ۱۹۱۳ء سے ان کا تعلق نہ رہے گا، ان کو مطلع کر دینا چاہئے، عبد السلام کو لکھو کہ وہ چھ مہینے کی خصت لین اور موجودہ خصت ختم کر کے میرے پاس آجائیں سفر میں بھی میں ان کو ساتھ رکھوں گا،

تاریخ خمس کی دوسری جلد بھی بھیج دو،

تم اب کیا کر رہے ہو، اگر اور کوئی کام نہ ہو تو اب دوسرے حصہ کے اجراء لے لو، ارکان کے پاس خطوط کی نقل گئی یا نہیں، شبلی، الہ آباد، ۵ فروری ۱۹۱۳ء،

(۴۲)

برادرم، دیکھا! پانستہ اشتہارات اور کل ۲۰-۲۵ جواب، انھیں باتوں کو میں دیکھ رہا تھا، چیرا

لے متعلق سیرت، ۲ یعنی سیرت نبوی کے متعلق واقعہ میر عبد الکریم مدرس دارالعلوم، ۳ متعلق اشاعت

تو پیچھے ہٹنا نہیں ہے، نہ ہمارا اس رسید بھی سے کام نہ لو ورنہ شاہ سلیمان اور مولوی خلیل الرحمن صاحب فوراً اگر ہاتھ پکڑیں گے، اور کچھ کرنے نہ دینگے تو وہ سے بالکل آزاد رہنا چاہئے، ایک "مؤثر دینی عمومی" کا مسودہ لکھ کر چھپنے کو دیدیا ہے، وہ اصل اسکیم ہے جس پر چلنا ہے، آجائے تو بھیجدون ہیج جن لوگوں کے جواب قبول مبری کے آئے ہیں حسب ذیل ہیں،

سید عبدالودود بریلی، الطاف حسین، وکیل عدالت منصفی ایڈ، خان بہادر فرخ الدین، باگپور،
آٹھ فنڈ نے تو مجھ سے کہا تھا، کہ ۱۲ فروری کو تمام مساجد میں مکاتب کھل جائیں گے، یہ ایک مہینہ کی بات ہے، پھر آپ کی تحریک کے کیا معنی؟

کارڈ کا نقشہ بعد اصلاح مرسل ہے،

ہان مولوی ناصر حسین صاحب کی کتاب فوراً بھجوادا، شبلی، ۷۔ فروری ۱۳۹۷ء،

(۴۳۷)

عزیزی،

(۱) تم سب بانگہ، یا عوب کی ان مہذب سلطنتوں کے پیچھے نہ پڑو، جو ملین، شام وغیرہ میں قائم تھیں، ان کے متعلق چند صفحات میں رجحانی بحث کافی ہوگی، تمام کوشش، بجز اجازت، تیرپ کے متعلق معلومات کے جمع کرنے میں صرف کرنی چاہئے، تم انہیں مقامات کے متعلق مزید معلومات بھی بچاؤ، آبادی، کتبہ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعات میں جس تفصیل دل سکیں محقق وہ تلاش کرو،

لے نہ وہ کی طرف سے جناب شاہ سلیمان صاحب وغیرہ نے اشاعت کی رسیدیں بھیجی، انی یقیناً کتبہ لیبہ نے چاہا تھا کہ ان رسیدوں کو کام میں لائے، لکھنؤ کی ایک مجلس جو مساجد کا احکام کرتی تھی اسے سیرت کے لئے بطور مقدمہ کے عرب جاہلیت کی تاریخ کی ضرورت تھی، اسی کے متعلق یہ ہدایت ہو اسی مقدمہ کو بڑھا کر کتبہ لیبہ نے ارض القرآن کر دیا ہے،

۲۔ عبد الوہاب نجدی کی کتاب الہدی النبوی کے چند صفحات کی نقل بھیجو، تو میں اس کے متعلق
راے قائم کر کے اس کی نقل کی اجازت دوں،

۳۔ تاریخ الاسلام لایبریری بن عبد اللہ کی جو عبارت تم نے نقل کی ہے، اس میں کوئی نئی بات
نہیں یہ باتیں اور کتابوں میں مذکور ہیں، صرف یہو دستہ جزیہ نئی بات ہے، لیکن اس کا ثبوت نہیں
میں، شنبلی ۱۸ اپریل ۱۹۱۳ء، لکھنؤ،

(۴۴)

عزیزی،

جن انگریزی کتابوں کو لکھا ہے، ان کو بے تکلف خرید لو، اور مجھ کو قیمت لکھ بھیجو، کہ بھیجوں لکھنؤ
میں جب آؤ گے تو غیب خانہ حاضر ہے،

سیرۃ شامی فی الواقع سب سے بڑی اور محققانہ کتاب ہے، لیکن افسوس کہ ملحق نہیں اعماد بن
کثیر کی تاریخ کا پتہ لگاؤ، وہ بھی نہایت محققانہ اور محدثانہ ہے، عبد الوہاب نجدی کی سیرۃ کی نقل تم
نہیں بھیجی، دو لابی کے دو چار صفحے بھیج دو،

اشترار... کا جواب لکھنا ضرور ہے، ان منافعین نے ایک طرف تو حکام میں یوں سرخرو
پیدا کی کہ مولوی عبد الکریم کی معطلی پر ہم نے لوگوں کو اکاؤہ کیا، اور مجاہدنی حاصل کی،

یہ یہ دونوں کتابیں باہمی طور کے لکھنا نہ ہیں، بلکہ یہ کتابیں باہمی طور کے لکھنا نہیں ہیں اور سیرۃ کے متعلق ہیں مکتوب ایسے انکی اطلاع دی تھی، تھے
مولوی عبد الکریم، دارالعلوم کے ایک لائق مدرس تھے، مولانا کے بعد انورہ کی انگریزی مقامی ارکان نے انکے سیرۃ کی نقل کی جس کا وہ حقیقت میں ایک
ای اثنائیں انھوں نے جنگ طرابلس کے زمانہ میں جبکہ مسلمانوں کے جذبات سے نہایت براؤں تھے، انھوں نے مولانا کے مقام پر ایک خیر الیہ
مضمون لکھا جو اس وقت تک عام جذبات اسلامی کے مطابق تھا، لیکن احکام اسلامی کے مطابق مذکورہ مولانا نے مقامی ارکان کے مشورہ سے مولوی
عبد الکریم کو چند روز کے لئے معطل کر دیا اور وہی کثیر کو وہ کی رات کی اطلاع دیدی، عام اخبارات میں اس کے متعلق بڑی غلویش غلطیوں
کی طرف پھیلانی گئی، اسی واقعہ سے عام برہمی کی ابتدا اور آخر امتحان تک نوبت پہنچتی ہے، دیکھو ۱۴-۱۵، ۶،

دوسری طرف مجھ کو قوم میں سخت بدنام کیا، اور ہر جگہ اپنی برائیت کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں اور یہ سب کو یقین دلایا کہ ہم جو کچھ کیا شبلی کی دھمکی سے کیا، افسوس ہے کہ میں اب تک صحیح نہیں ہوا اور خود اپنے ہاتھ سے خط نہیں لکھ سکتا، شبلی نعمانی بقلم عبدالسلام، بیٹی،

(۴۵)

عزیزی،

سلام مسنون، تم کو مفصل خط لکھا تھا، افسوس نہیں پہنچا، تعلق کر کے پوچھنا کیا! اگر جائز ہے تو عارضی اور مستقل دونوں اور ناجائز ہے تو دونوں، بہر حال آپ کو جو پسند ہو میں کیونکر اس کو ناپسند کر سکتا ہوں،

اجزائے تیار شدہ، مسودہ یا صاف جو کچھ ہو رجسٹرڈ بلکہ بیمہ کر کے بھیج دیجیے، یہاں لکھنؤ کی بہ نسبت غذا و دوائی ہے، لیکن ضعف نہیں جاتا، پھر بھی بہت غنیمت ہے، کندی کی کتاب دلاق مضر عمدہ چھپی اور میں نے لے لی ہے، شبلی، ۹ جون ۱۳۱۷ء، بیٹی،

(۴۶)

عزیزی، افسوس ہے، تم کو میرے خطوط نہیں ملتے، تم نے جو کچھ لکھا ہے، رجسٹری اور بیمہ

لے کر کتاب الیمہ الاموال کے ڈیوٹیوریل اسٹامپ میں داخل ہو گیا تھا، سیرت کیلئے، تاریخ غوب اور منیر اسلام پورہ جو کچھ کتاب الیمہ نے لکھا تھا، دیکھو کہ خوب عام، ۱۳۱۷ء میں عبدالحکیم کندی، حکام مصر کی ازابتہ فتح ازبازہ مصنف تاریخ ہو، متبر اور قیدم تصنیف

کر کے بھیج دو یعنی مصنفین یورپ اور عرب قبل اسلام پر اب میں عنقریب شروع سے مکمل کر دینا چاہتا ہوں کہ چھپنے کے قابل ہوتا جائے اسنو اس پر مفصل ریویو لکھ رہا ہوں،

افسوس ہے اس دفعہ یہاں بھی اچھا نہیں رہتا ٹیکر یا کی شکایت رہتی ہے،

شنبلی، بمبئی، ۱۵ جون ۱۹۱۳ء

(۴۷)

عزیزی،

افسوس ہے تھا بے پاس کوئی خط نہیں پہونچا متعدد خطوط تم کو لکھ چکا، ایک کا جواب نہیں آیا، خیر مختصر یہ ہے کہ جو کچھ تم نے سیرۃ کے متعلق لکھا ہے یعنی مصنفین یورپ پر ریویو اور عرب قبل اسلام وہ جبرٹ اور یہ کر کے بھیج دو،

تم سے خط کتابت رہتی تو بہت سی باتیں لکھنی عقیق، شنبلی، ۲۲ جون ۱۹۱۳ء

(۴۸)

عزیزی،

تم نے کعبہ کی تعمیر اور ذریعہ کے متعلق کچھ نہیں لکھا، قرآن مجید میں نبش نہ ابنا جہلم جہان ہے اس سے ہر شخص نے حضرت اسحاق کو مراد لیا ہے، کیونکہ بشارت کا لفظ انھیں کے متعلق دوسرے مواقع میں آیا ہے، اور اسی آیت کے بعد یہ آیت ہے فلا یبلغ معہا السی الا اس سے بھی حضرت اسحاق مراد ہو سکتے ہیں، اس کا کیا جواب ہے؟

یعنی حضرت اسماعیل و اسحاق میں سے ذریعہ کون تھے،

صفہ جزیرۃ العرب کے کمان سے ہاتھ آئی، سوسائٹی میں ہو تو دریافت کرو،
 قبل عرب کے حالات مرتب ہو جائیں تو کتاب کا نصف حصہ یعنی وفات تک کے حالات تیار ہیں
 ندوہ کے متعلق تم نے مطلق خاموشی اختیار کی، حالانکہ اب تم آؤ آؤ ہو،
 شبلی، بمبئی، ۱۴، جولائی ۱۳۳۱ء،
 (۴۹)

عزیزی،

اب میں الہ آباد جانا چاہتا ہوں، غالباً ایک آدھ ہفتہ ہی ان اور رہوں،
 سیرۃ کا پہلا حصہ گویا ختم ہو گیا ہے، غزوات پر ایک مستقل باب اخیر میں لکھا ہی، اور
 تمام غزوات ایک خاص سلسلہ میں آگئے ہیں، بہت سی باتیں نئی ہاتھ آئیں،
 عرب کا مضمون ٹھہراؤ اور پس بھجی دوں گا، انگریزی مواد میں بعض چیزیں نئی ملیں،
 حضرت اسماعیل کے متعلق ایک انگریز نے ایک مستقل کتاب لکھی ہے اور تمام مباحث پر مفید لکھا
 ہے، ثابت کیا ہے کہ وہ نہ فیج تھے، نہ مورث عرب کے، قرآن مجید پر ایک مستقل تصنیف ہے،
 ارادہ ہے کہ دو تین مہینہ میں ابتدائی اجزاء مطبع میں بھجی دوں،
 سیرت کے متعلق جو عام امور ذہن میں آئیں یعنی کن کن امور پر زیادہ توجہ کی جائے وغیرہ وغیرہ
 ان کو وقتاً فوقتاً جب جو بات ذہن میں آئے لکھ بھیج کر دو،

شبلی، بمبئی، ۲۱۔ اگست ۱۳۳۱ء،
 اسے ابن کمالک، اندلیزی، انگریزی کا جزا فی العرب ہے، مصنف چوتھی صدی کا آدمی ہے اسے ایشیا نیک سوسائٹی کلکٹ
 نے دیکھو مکتوب ۱۵۷، ۱۵۵، ۵۶ نیز حمید، ۱۷، ۱۸، ۱۹، دیکھو مکتوب ۱۵۷

(۵۰)

عزیزی،

تھائے ایک خط سے معلوم ہوا تھا کہ جغرافیہ بطلمیوس، جغرافیہ فارستر، اور جدید سیاحت نامہ کا
 یمن، عمان، انگریزی دہ کا لون پر مل سکتے ہیں بطلمیوس کی قیمت دریافت کرو، اور باقی کتابیں ملو مجھ کو
 مولوی ابوالکلام صاحب کج کل لکھنؤ میں ہیں اندوہ کی حالت دیکھ کر بہت متاسف ہیں کہ ہفت
 جلد کیونکر یہ حالت ہو گئی، مسٹر منظر الحق کہتے تھے بہت برا اثر لیکر آئے، لڑکے تو اس قدر غمزدہ ہیں گویا
 ماتم کدہ میں ہیں، لیکن چھرو ہی تقدیر، شبلی، ۱۳- اگست ۱۹۱۳ء، بمبئی،

(۵۱)

عزیزی،

کارڈ پہونچا سیرت کی جو کتابیں تھائے ان ہوں ان کو بھیج دو خصوصاً الرحلۃ الحجازیہ کی ضرورت
 ہے ہضون میں اضافہ کر لو، لیکن انداز تحریر بدسلئے نہ پائے یعنی جو معلوم نہ ہو
 مضامین کے سلسلہ کے متعلق امور ذیل ملحوظ رکھنے چاہئیں،
 ۱۔ مختلف اخبار میں شائع ہوں،
 ۲۔ مختلف النوع ہوں بعض ظرافت اور لطافت آمیز بعض بالکل سنجیدہ بعض کھلے خطوط بنام ...
 ان خطوط میں بالکل سادہ اور بے غرضانہ انداز سے یہ بتانا چاہئے کہ تدوہ کو ترقی دینے کیلئے
 حسب ذیل چیزیں ضروری ہیں،

یعنی خدیوہ کا سیاحت نامہ، خود خدیو کے ایک درباری نے لکھا ہے مصنف کتاب مولانا کے پاس بدستہ بھیجی تھی،

دائرہ اثر وقت تقریباً تحریک اطراف ملک کا دورہ، احباب پر اثر، ریاستوں سے تعلقات مولوی محمد علی صاحب نے سب سے پہلے بذریعہ وحید الزمان خان وقار الامرا سے سورہ پر مقرر کرائے، پیری مریدی کی وجہ سے ان کا اثر عقلاً شبلی نے بھوپال، رامپور، آغا خان سے اپنے اثر کے ذریعہ سے کام لیا اب آپ کس طریقہ سے مذکورہ کو ترقی دین گے، ان میں سے کون سا طریقہ آپ اختیار کر سکتے ہیں، یہ خط اس طرح کا ہونا چاہئے کہ ذرا بھی کٹنا یہ اور تعریف نہ ہو بلکہ اس طریقہ پر ہو کہ ان کو جواب دینا لازمی ہو جائے،

۲۔ سب سے مقدم یہ ہے کہ جلسہ انتظامیہ جس نے یہ کارروایاں کی ہیں، اس کی سخت بے قاعدگی دکھائی جائے حسب ذیل،

(۱) دستور العمل میں قاعدہ ہے کہ ہر فیصلہ طلب امر پندرہ دن پہلے ارکان کے پاس پہنچ جائے اور ان کی تحریری رائیں منگوائی جائیں شبلی نے استعفا جو بھیجا وہ جلسہ سے صحت چند روز پہلے اس لئے وہ پندرہ دن قبل ارکان کے پاس کیونکر پہنچ سکتا تھا،

(۲) دستور العمل کے رو سے ناظم کا تقریر جلسہ عام کی منظوری کے بعد ہو سکتا ہے، تنہا جلسہ انتظامیہ نے کیونکر ان کو ناظم بنایا، اور کیونکر ان کو اختیارات حاصل ہو گئے،

۳۔ جدید انتظام میں تمام معتمدین تو ردی گئیں، لیکن یہ تجویز ارکان کے پاس مطلق نہیں بھیجی گئی، عین وقت پر مولوی عبدالحی صاحب نے پیش کی اور منظور ہو گئی، یہ کیا طریقہ ہے، اور کیونکر جائز ہو سکتا تھا اسی طرح اکثر امور ارکان انتظامی کے پاس بالکل نہیں بھیجے گئے تھے، اور جلسہ نے بے کمر و بیستہ باوجود تمام مخرجات کے چند باتیں خود بخود مفید بھی نکل آئیں، ہڈ ماسٹر نے دوسری جگہ تعلق کر لیا

اور سر دست چھ مہینہ کی شخصیت لی، پھر غالباً مستعفی ہو جائیگا، اس سے انگریزی کا جو بحث نقصان مختار فرس ہو جائیگا، مولوی عبدالمد صاحب کے اختیارات دینے ہوئے اور..... کے استغفار سے ہر ہر کام میں رکاوٹ جاتی رہی..... اس قدر بدخواہ و متفرعن نہیں ہے،

معمودیوں کے ٹوٹ جانے سے متنا فائدہ ہوا کہ بہر حال قوت ایک جگہ ہو گئی، یہ دوسری بحث ہے کہ اس وقت انجن خراب ہے، لیکن کوئی کام کا آدمی منتخب ہوگا، تو کام میں رکاوٹ نہ ہوگی، درنہ معتبر کا ہٹانا بہت مشکل تھا،

غزوات کا پلین نہایت مرتبہ سلسل اور صاف ہو گیا ہے، تمام سرایا چند خاص قبائل سے تعلق رکھتی ہیں جو قریش کے حلیف تھے یا جن کے پیشہ غارتگری کو نقصان پہونچتا تھا، اور مرغل بھی اچھی طرح طے ہو گیا ہیں، حضرت اسماعیل علیہ السلام کے متعلق ایک انگریزی کتاب ہاتھ آگئی ہے جو محض اسی بحث پر ہے، کہ عوب ان کے خاندان سے نہیں ہیں، اور نہ وہ ذریعہ تھے،

مذہب کے اصول کے متعلق انگریزی تصنیفات مہیا کر لی ہیں، ایک کتاب صرف اصولی اتحاد پر ہے، اور ایک اس کے رد میں، ایک خاص انجیل کے رد میں ہے، کہ اس کی تعلیمات بالکل غلط ہیں، عربی میں ایک کتاب ہاتھ آئی ہے، جس میں اصول فقہ اسلام کا اردو میں لا اور موجودہ قوانین سے مقابلہ کیا ہے، بہر حال مواد بقدر کافی مہیا ہو گیا ہے، کام لینا باقی ہے،

علامت کی وجہ سے ہر روز دو گھنٹہ سے زیادہ کام نہیں کر سکتا، تھکائے چلے جایگا افسوس ہے، تم ہوئے تو لائف کے علاوہ کتاب کے اور حصے سا تھ سا تھ ہوتے جاتے، ان حصوں کو تم اچھی طرح لکھ سکتے،

ملے مولانا نے اس مسئلہ پر سیرت نبوی میں تفصیل بحث کی ہے،

کان پور کے واقعہ نے لکھنؤ وغیرہ میں سخت ہیجان پیدا کر دیا ہے،
شبلی، ۷۔ اگست ۱۹۱۳ء،

(۵۲)

عزیزی،

تم نے خود لکھا کہ سیرۃ کی کتاب میں کچھ میرے پاس رہ گئی ہیں کئے تو بھجدون، اب بار بار لکھتا ہوں
کہ بھجدو تم خبر بھی نہیں ہوتے،

سیرت اس حد تک آگئی ہے کہ ابتدائی اجزاء قطع میں بھجدون، لیکن سخت مزد ہوں کہ کما
بھیجوں، چھاپہ والوں پر مطلق اعتقاد نہیں برسوں لگا دیں گے، ٹائپ کے متعلق ابھی تک تسلی نہیں کہ لوگ
پسند کریں گے،

اگر ٹائپ کی رائے قائم ہو جاتی تو وہیں کر قیام کرتا،

خود دست پر آخرین ایک تبصرہ لکھا ہے جو ۲۰-۲۵ صفحے ہیں، اور غالباً کامیابی سے لکھا گیا ہے
کان پور کے واقعہ پر ایک مختصر سی نظم لکھ کر زمیندار میں بھجادی ہے، دیکھنا،

ڈاکٹر اسپرنگ کی جرمنی کتابت یہاں ہے، ایک پاری جو فریخ، جرمن، انگریزی کا ماہر اور خوبی
فارسی سے آشنا، اور فارسی کا نہایت شائق، اور اردو بخوبی جانتا ہے، مجھ سے دوستانہ ملتا ہے، کتا
اس نے لا کر میرے ہاں رکھ دی ہے، اور کہا ہے کہ کبھی کبھی اگر سناؤں گا، اس نے شوالجی کو بہت

سے واقف اندام سجد کان پور لے کر کتاب کے پیچھے کے امیدہ تذکرے اور شورش ہیں، وہ بھی سیرت کے ابتدائی اجزاء
سے یعنی کلکتہ میں سے لائے آئے تھے،

غور سے پڑھا ہے، اور اس کے ایک حصہ کا ترجمہ کرنا چاہتا ہوں، انسوس ہے کہ رنگون میں ملازم ہے اس لئے اکتوبر میں بیان سے چلا جائیگا،

بکہ کی تحقیق کے لئے عبرانی تورات کی ضرورت تھی، ایک قابل یہودی مل گیا ہے،
اڈریانو پل کی واپسی کا مادہ تاریخ قالوالتك بضاعتنا نكل، تین چار حرفوں کا تہیہ ہے، سنہ عیسوی
نکلتا ہے،

ایک نہایت اُستاد آرٹسٹ یہودی نے جو اسلمان ہے، اپنی خواہش سے میری تصویر
ہاتھ سے کھینچی ہے، ابھی پوری طیار نہیں ہوئی، ابھاسے تو اس کا فوٹو لیا جائے،

ٹرکس نائب سفیر دوسرے دست قائم مقام سفیر ہے، نہایت معقول ترک ہے، اس کے اکثر
ملاقات ہوتی ہے، لیکن لطیف یہ ہے کہ وہ اردو دفتری عربی کوئی زبان نہیں جانتا، تاہم اس سے ملنے
کو جی چاہتا ہے جب وہ نہیں آتا تو فوٹو ملنے کو جاتا ہوں، اس نے خواہش کی کہ میں اپنا فوٹو اس کے ساتھ
لوں، میں نے منظور کیا، مجھ کو تصویر سے ڈبھی نہیں، لیکن ایسا انکار بھی نہیں،

افغانی مع فرست جدیدے لی ہے خصائص ابن جینی کے چھپوانے کا انتظام ہو رہا ہے،
شعبی، ۲۲۔ اگست ۱۹۱۳ء، بمبئی،

لے پوری آیت یہ ہے، قالوالتك بضاعتنا نكل اللہ ہمارا یہ سامان ہمارا پھر پھر دیا گیا، یہ اس موقع کی اہمیت ہے جب
حضرت یوسفؑ کے بھائی مصر سے غلہ خریدنے جاتے ہیں اور قیمت میں اپنے سامان دیتے ہیں حضرت یوسفؑ کے حکم سے ان کا سامان
غلہ کی پوری قیمتیں چھپا کر واپس کر دیا جاتا ہے، گھرا کر جب وہ اسباب کھولنے ہیں تو سامان نکل آتے ہیں تو وہ خوشی میں کہتے ہیں کہ
”یہ ہمارا سامان ہے“ پھر پھر دیا گیا، اڈریانو پل کی واپسی کے لئے اس سے مناسب تر مادہ تاریخ نہیں ہو سکتا،
لے یہ تصویر پیرس کی ٹانگہ گاہ ۱۹۱۳ء میں دوسرے نمبر پر چھپری مصور بمبئی کا تھا، یہ رسم نام ہے،
لے یہ کتاب عربی زبان کا فلسفہ ہے ہولانا نے اس کا قلمی نسخہ مصر سے نقل کر کے منگو لیا تھا، یہ نسخہ مذکور کے کتب خانہ میں ہے،

(۵۳)

سلام علیک، کارڈ پوچھا، اب یہاں سے روانہ ہونا ہوں، لیکن لکھنؤ غالباً مہینہ بھر کے بعد پھر
اخبارات مخالف میرے پاس نہیں آتے، وہ کیونکر ماتم کر رہے ہیں، یعنی کس پہلو سے اپنے خیالات
ظاہر کرتے ہیں،

ہاں وحید الدین لکھنؤ سے تشریف لے گئے اور اودھ اس کثافت سے صاف ہو گیا، اخبارات
میں بھی یہ ذکر آگیا ہے حقیقت میں اودھ نجاتوں میں آگودہ ہو رہا تھا، حریت اور آزادی سے
بڑھ کر کوئی چیز نہیں، لیکن سفاہت اور حریت مختلف چیزیں ہیں،

رباعی متعلق واقعہ کان پور،

گفتی کہ وضو خانہ بہ تنظیم نیرزد زان لئے کہ آن خانہ مسجد نکشت است

مابندہ فرمان تو ہستیم و لیکن مشرق میں است آنکہ بہ نزدیک تشریف است

شبلی، از بمبئی، ۲۶، اگست ۱۹۱۳ء

(۵۴)

عزیزی،

میں تو ٹاپ کے بارہ میں تم سے متفق ہوں لیکن عام سپاک تو اب تک چشم آئن نہیں،

مولوی ابوالکلام صاحب سے کہو کہ چھپائی کا بہتر سے بہتر نمونہ، بہتر سے بہتر کاغذ پر ایک صفحہ چھپو

لے مولانا کے متغایر پر لے گورنمنٹ کے حکم سے وہ کمرٹ کی اوٹیری سے علیحدہ کر کے لکھنؤ سے باہر گئے، وہ اس وقت

مولانا کے خلاف اپنے اخبار میں ایسے مضامین لکھ رہے تھے جو تہذیب سے باہر تھے،

طبقاتِ الالمین قلمی اور مطبوع دونوں دیکھ چکا ہوں بہت عمدہ کتاب ہے،
 اسمعیلؒ والی تصنیف بھی عجیباً لیکن عین اسی وقت اس کا کام ہے مصنف معمولی درجہ کا ہے،
 سید صاحب کے خطبات سے بھی تعرض کیا ہے، محقق نہیں بلکہ پادری ہے، البتہ کتاب بڑی جڑی
 غالباً مواد زیادہ ہوگا، میں نے اس کو پڑھوا کر سنا نہیں،
 آج کل میں یہاں سے روانگی ہے، غالباً الہ آباد میں قیام ہو، اور وہیں سے چھپنے کا بندوبست
 کیا جائے، یہاں بعض انگریزی لیتھو کے مطبع ہیں، آج ان کو دیکھنا ہے،
 نوٹ کی ایک ہی کاپی میرے پاس ہے اور اس پر سفیر ٹرکی کے دستخط ہیں کہ اس نے یہ نوٹ
 منجھک دیا ہے، شنبی، ۹ اگست ۱۹۱۳ء

(۵۵)

عزیزی،

ایک خیال یہ ہوتا ہے کہ بطور مسودہ کے پچاس صفحے نہایت عمدہ کاغذ پر ٹائپ میں چھپوانا
 اور وہ مجلد ہو کر گر ان قیمت پر بکے، اگر یہ اندازہ ہو کہ ٹائپ بھی چل سکتا ہے، تو دوسرا ڈیڑھ بھی بڑا
 میں چھپے، ورنہ لیتھو، اس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے، مولوی ابوالکلام صاحب کی رائے بھی لکھو،

حضرت اسمعیلؒ والی کتاب پڑھوا کر سنی، نہایت عامیانہ کسی پادری کی تصنیف ہے، سید صاحب
 کا رد پندرہ صفحوں میں لکھا ہے، لیکن محض الیشیائی طریقہ کا طعن، تشنیع، قرآن مجید پر جو کتاب لکھی ہو،

سے قاضی صاحب اندلسی المتوفی ۱۲۸۵ھ کی تصنیف عربی زبان میں علوم کی تاریخ پر ہے، شروع سے ہندوستان پر
 بابل و یونان، اردو مصر، اپنی اسرار میں کے علوم و تصنیفات کی الگ الگ تفصیل ہے، پیدایہ روت میں اور اب شہر
 بھی چھپ گئی ہے، ۱۵۱ صفحہ دیکھو مکتوب ۵۳، مکتوب الیہ نے لکھا تھا،

وہ اگرچہ اعتراضات سے بڑھتا ہے، لیکن سب ایک ہی جگہ مل جاتا ہے،

شعبی، ۱۳ ستمبر ۱۹۶۱ء

(۵۶)

عزیزی،

سلام شوق مسعود اگر پریس کرتے ہیں تو میں ہر طرح اعانت کے لئے موجود ہوں، سیرت بھی
میں چھپ سکتی ہے لیکن اس کا اطمینان ہونا چاہئے، اگر میری کتاب پہلا تختہ مشق نہ بنے، وہ کمپنی بننا
اور متعدد حصہ دار پیدا کریں،

میں پریس کے سرمایہ میں بھی شرکت کر سکتا ہوں، گو اس کے نفع سے غرض نہیں، ایک عدد
پریس جس سے قدیم اور تصنیفات شایع کی جائیں، ایک اہم مقصود ہے، یورپ کی نادر مطبوعات کو بھی دوبارہ
طبع کر سکتے ہیں،

سننا ہے کہ ناظم حال نوشی احتشام علی، مذہب کی مالی ترقی میں کوشش کر رہے ہیں، اور گورنمنٹ
سے استمداد کے لئے شملہ گئے ہیں، اگر یہ صحیح ہے تو بڑی خوشی کی بات ہے، مجھ کو اس کا بہت رنج
رہتا تھا، کہ میرے بعد سرے سے یہ کام برباد نہ ہو جائے،

الہ آباد گورنمنٹ نے السلال کا پرچہ مشہد کائنات پور قابل ضبطی قرار دیا ہے، اور حسن نظامی
کا پمفلٹ بھی،

لے مشہد اکبر کی مثنوی سے مکتوب الیہ ہی کا لکھا ہوا مضمون السلال کے ایڈیٹر آرٹھل سین واقعہ کان پور کی نسبت شایع ہو
تھا، تمام ملک نے اس مضمون کو نہایت پسند کیا اور اب تک اس کا نام بچہ پیکر کی زبان پر ہے، مضمون اس قدر پر جوش تھا کہ گورنمنٹ نے اس کا
قابل ضبطی قرار دیا، اور اسی جرم میں السلال سے دوبارہ کی ضمانت طلب کی ہو لانا کو یہ معلوم نہ تھا کہ وہ کس کا لکھا تھا،

میں غالباً دو ایک روز میں حیدر آباد جاؤں، اور ایک مہینہ رہ کر چلاؤں، سیرت کے متعلق
 بعض کتابیں وہاں بھی اچھی ہیں، تعلیمی کی کتاب غرہ تاریخ الفرس مطبوعہ فرانس یہاں ہے،
 ہمارا دران ایک بادشاہ تھا، جسے کیکاؤس کو قید کیا تھا، سودایہ کیکاؤس کی زوجہ اسکی لڑکی
 تھی، تعلیمی کی تحقیق یہ ہے کہ ہمارا دران حیر کی خرابی ہے، وہ حیر ہی بادشاہ تھا، اور سعدی اس کی لڑکی
 کا نام تھا، مشہلی، ۱۴ ستمبر ۱۹۱۳ء

(۵۷)

عزیزی،

سلام شوق، مجھ کو تمھاری سلاست روی اور احبابِ رائے سے بہت تعجب ہوا کہ تم نے
 وکیل میں جو سوالات ناظم سے کئے اس کے اکثر تیر ہوائی ہیں، مولوی خلیل الرحمن کھانے اور قیام
 کا بارندہ پر نہیں ڈالتے، اور ایک روپیہ کرایہ مکان اور بورڈنگ کا کھانا اس بات کا محتاج
 بھی نہیں،

عبدالسلام کے خط سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ پنج وقتہ مسجد میں نماز پڑھتے ہیں، بعض
 سوالات بجا ہیں، لیکن معمولی باتیں ہیں، مولوی نسیم نے وکیل میں جو تحریر شائع کی ہے، اس کے
 متعلق یہ لکھنا چاہئے کہ بے شبہ شہلی کا یہ خیال تھا کہ سر دست دونوں مخالف گروہوں کے کارکن
 حیثیت سے الگ ہونا چاہئے، لیکن مخالف جماعت کے اصلی لیڈر تو خلیل الرحمن ہیں، اندوہ کے
 تمام مقامی ارکان جو جلسوں میں برابر شریک رہے جانتے ہیں کہ نشی اقتسام علی کی مخالفت پہلے

لے صاحب تاریخ غرہ الفرس،

نہ تھی خلیل الرحمن کی سترہ پانچ برس کی کوششوں کے یہ تمام نتائج ہیں، چنانچہ تاریخ وار واقعات اسکی شہادت کیلئے موجود ہیں، اس لئے منشی احتشام علی سے پہلے خلیل الرحمن کو الگ ہونا چاہئے تھا اور کوئی شک نہیں کہ اگر دونوں فرقوں سے الگ کوئی شخص ناظم مقرر ہوتا تو کام اچھا چلتا اور دونوں فریق اس کو مدد دیتے،

دوسرے مولوی نسیم سے یہ پوچھنا چاہئے کہ جب دستور العمل میں یہ موجود ہے کہ ناظم کا انتخاب جلسہ انتظامیہ میں ہوگا، اور جلسہ سالانہ کے اتفاق کے بعد ناظم کے عہدہ پر مقرر ہوگا، تو آپ لوگوں نے ابھی سے کیونکر ان کو ناظم کر دیا کہ وہ تمام کاغذات میں اپنے آپ کو اسی لقب سے لکھتے ہیں،

اس کے علاوہ انتخابِ نظامت کے لئے یہ ضروری ہے کہ کسی شخص کا نام تجویز ہو کر تمام ارکان سے رائے لی جائے، یہاں یہ کارروائی کی گئی کہ نئی کمیٹی قائم ہونے کے ایک دن بعد جلسہ انتظامیہ ہوا، (حالانکہ پندرہ دن بعد ہونا چاہئے)

جلسہ انتظامیہ کا اجنڈا جس میں امور فیصلہ طلب درج تھے، اور جو پندرہ دن قبل شائع کیا گیا تھا، اس میں اس کے متعلق صرف یہ الفاظ تھے کہ ممبروں اور عہدہ داروں کا انتخاب ہوگا، کسی عہدہ کا نام نہیں پیش کیا گیا تھا،

اسی اجنڈا پر لوگوں کی رائے لی گئی، کیا ایسا غیر معین اور شبہ اور محمل طریقہ انتخاب جائز ہے، پھر کس بنا پر ایک جلسہ نے جس میں پندرہ سے زیادہ اشخاص نہ تھے، نظامت کا فیصلہ کر دیا، سب بڑھکر مولوی نسیم سے یہ پوچھنا چاہئے کہ ممبروں کے ٹوٹنے کی تجویز مطلق اجنڈا

میں نہ تھی، کس بنا پر یہ تجویز فوراً پیش ہوئی، اور فقط مقامی ارکان کی رائے سے منظور کر لی گئی اور باہر کے ارکان کو خبر تک نہ ہوئی، یہ سوالات محفل اور مجیدہ پیرایہ میں پوچھنے کے قابل ہیں لیکن طرز عبارت میں چوٹ اور طنز نہ ہو،

اصل یہ ہے کہ میں ضعف کی وجہ سے خط کتابت نہیں کر سکتا، اصلی کام یہ ہے کہ مصلحینِ ندوہ کے نام سے ایک کمیٹی بنائی جائے، ملک کے بااثر لوگوں سے اس کے ممبری کی درخواست کرتی جائے، اول تصدیقِ ندوہ کے مقاصد کی اہمیت پھر یہ کہ موجودہ حالت ناقابلِ اطمینان ہے، اس مضمون کے خطوط چھپوا کر شائع کئے جائیں، اور لوگ ممبر بنائے جائیں، اس کے بعد ایک کمیشن قائم ہو جو لکھنؤ جا کر تحقیقات کرے،

قوم میں جمہوریت کا احساس غالب ہو گیا ہے، اس لئے ہر طرف سے یہ لوگ اس کے لئے آمادہ ہون گئے کہ یہ پوری قوم کی چیز ہے اور قوم ہی کا اس پر تسلط ہونا چاہئے، حضرت عائشہؓ کی استدراک کا رسالہ لا، لیکن استعارہ ہے، اور کوئی شخص موجود نہیں کہ نقل کرے تاہم فکر میں ہوں، شبلی، حیدر آباد، ۲۹ اکتوبر ۱۹۱۳ء،

(۵۸)

عزیزی، الحاح کی حاجت نہیں، کتابت کا کچھ بندوبست کرتا ہوں، مولوی شیر علی صاحب

سلسلہ الامامیہ فی استدراک عائشہؓ علی الصحابہ، حافظ دیوٹی کی تصنیف ہے، میرٹ عائشہؓ کیلئے مکتوبہ الیہ کو اسکی ضرورت تھی مختصر رسالہ ہے، اسکے رسالہ استدراک عائشہؓ کی نسبت ہے، سلسلہ مولانا شیر علی صاحب مقیم حیدر آباد مولانا کے جواب میں ہیں موقوفہ درمیان، میں اس عند میں بیگانہ ہوں، مولانا کے مرحوم کے اصرار سے کچھ روزہ دارالعلوم ندوہ کے پرنسپل ہے، حیدر آباد واپس آئے اب دارالعلوم حیدر آباد میں مستاذ ہیں، مولانا ان کے علم و فضل کے سجدہ راس تھے، ان کا ذکر آگے بھی آئے گا،

کہیں سے لائے ہیں،

حضرت عائشہؓ کے اجتہادات فقہی اور کلامی کو زور کے ساتھ لکھنا چاہئے یعنی طرز استدلال

اور بیان اور عبارت سب پر زور ہو،

صحاح میں بہت سی روایتیں ان کی شان کے خلاف منقول ہیں خصوصاً وہ تمام روایتیں جو آنحضرتؐ کی مباشرت ازواج کے متعلق ہیں، ان کا کیا علاج سوچا ہے، میں تو سیرۃ میں ایک مستقل بحث کرنے والا ہوں کہ اس قسم کی تمام روایتیں منافقین مدینہ کے وسائل ہیں، جو لوگ انک میں شریک تھے، ان سے اور کیا عجب ہے، شبلی، ۵ نومبر ۱۹۱۳ء،

(۵۹)

عزیزی،

بھائی جو آج تم نے جانا وہ ہمیشہ سے جانتا ہوں، تاہم کیا کیا جائے، خیر ملاقات پر اٹھار کھانا ہوا، تمہارے مشاغل کے متعلق پھر لکھوں گا، ایک مضبوط اسکیم بنانی چاہئے،

سیرت کے تعلق چھوڑنے میں تم نے جلدی کی، اور میرے استصواب سے پہلے وہاں تعلق کر لیا، خیر گزشتہ ہرچہ گزشتہ،

میں غالباً دسمبر تک لکھوں پہنچوں پھر تمام مراحل طے ہوں گے،

شبلی، حیدرآباد، ۵ نومبر ۱۹۱۳ء،

لے یہ اس عہد کے مشہور مصلح اخبار نویس کی نسبت رائے ہے، اسے مکتوب الیہ رہنما الملک الملک کے ڈوٹیرون میں

تھا، اب الگ ہو گیا ہے، مولانا نے مرحوم سیرۃ کے دستر میں ان کو بلاتے ہیں،

(۶۰)

عزیزی!

مترجم انگریزی سور و سپہ ماہوار کار کھا گیا، کاتب دو مقرر کرنے پڑے،
 عبدالسلام کو بھجوا لیا، اس صورت میں کیا تم اسی قلیل سا دھندہ (ضغہ) پر حیدر
 رہ کر سیرت کے اسٹان میں رہنا پسند کرو گے،
 میری اسکیم بالکل بدل گئی، یعنی اب گرمیوں تک یہیں تم کر رہنے کا ارادہ ہے، پورا اسٹا
 یہیں بلا یا ہے، ششلی، حیدر آباد، ۸ نومبر ۱۹۱۳ء

(۶۱)

عزیزی!

سلام علیکم، خط پڑھ کر افسوس ہوا کہ تم نے اتنی مدت کے بعد میری عقل، میری ہمدردی،
 اور میرے تعلق خاطر کو یہیں تک سمجھا، کیا مجھ کو اتنی عقل نہ تھی کہ میں تم کو بلا کر زیر بار مصارف کرتا کیا
 اتنی ہمدردی نہ تھی کہ تم کو تکلیف نہ دیتا، کیا مجھ کو تم سے اتنا تعلق اور اتنی محبت بھی نہیں کہ اگر تم کو
 فائدہ نہ پہونچا سکتا تو تمھارا نقصان نہ کرتا،

بہر حال اب میں یہاں سے روانہ ہوتا ہوں، تم یہاں آجائے تو بہت اچھا ہوتا کہ یہاں کے
 عائد سے تمھاری خوب معرفی کر دیتا، خیر یہ موقع تو نکل گیا، ایک اور کوشش ہو رہی ہے، جواب کا تمھارا
 ہے، لکھو، پہونچ کر لکھو، لکھا،

لے دکن کا بچہ پونہ کی اسسٹنٹ پروفیسری کے لئے،

دو چار مہینہ کے لئے سیرت میں تمھاری ضرورت ہے، یوں تو ارادہ ہے کہ سیرت کا سلسلہ مستقل قائم کر دیا جائے، اور کم سے کم میری زندگی تک تو باقی رہے، لیکن بہر حال تم کو زیادہ روکنا نہیں چاہتا،

پہلے سے عمدہ رسالہ نکالنا محال ہے، ابھی چھپائی کے بغیر سب بیکار ہے،
شبلی، حیدر آباد، ۲۸ نومبر ۱۹۱۳ء

(۶۴)

عزیزی

تمھارا اعراض دیکھ کر یہاں کے قیام کا ارادہ میں نے ترک کر دیا، اور لکھنؤ اور عظیم گڈ میں رہنے کے انتظامات کر لئے، اس لئے اب تمھارا یہاں آنا بیکار ہے، میں ۶ دسمبر کو یہاں سے روانہ ہوں گا، بھوپال میں دو چار دن ٹھہروں گا، پھر لکھنؤ یا الہ آباد، کانفرنس کی شرکت سے فارغ ہو کر کہیں مستقل قیام کروں گا، اور اس وقت تم کو تکلیف دوں گا،

تمھاری ضرورت اس لئے ہے کہ بیضہ پر نظر ثانی کرو، کوئی بات غلط درج ہو گئی ہو یا فرد گذا ہو گئی ہو، ان کو نوٹ کرتے جاؤ، لیجن امور میں شورہ کی بھی حاجت ہے چند مہینہ کے بعد تم بالکل آزاد ہو، جو تمھاری سکیم ہو، اس کے موافق کام کرو، میں ہر کام میں مدد دینے کو تیار ہوں، رسالہ اگر نکالتے ہو تو ٹائپ میں کیوں نہ نکالو، السلاں پریس اچھا ہے،

مولوی خلیل الرحمن کی پارٹی نے اب نظامت کے بختہ کرنے کے لئے لکھنؤ میں سالانہ جلسہ کیا جا رہا ہے، میرے پاس ضابطہ کی اطلاع آگئی ہے، لیکن جلسہ سے تین چار روز قبل تک اس کا اعلان

نہ کریں گے کہ جلسہ میں نظامت کا فیصلہ ہوگا، وقت پر مقامی اشخاص کا مجمع زیادہ ہوگا، اور حسب مراد فیصلہ ہو جائے گا،

پٹنہ، آرہہ مظفر پور، بہار میں مسلمانوں کے جلسے ہونے چاہئیں، جس میں لوگ کسی حقیقی قابل شخص کا نام نظامت کے لئے پیش کریں، میں اپنے لئے نہیں کہتا، بلکہ مقصود یہ ہے کہ قومی کام میں تمام قوم کی حقیقی رائے معلوم ہو، اور قوم کی عام دلچسپی بڑھے،

پٹنہ میں تم تحریک کر سکتے ہو، طلباء کے قدیم ندوہ، اور ڈاکٹر محمود اور اکثر بیرسٹر اور مسٹر منظر الحقی ساتھ دین گے، اس سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ندوہ کی اہمیت ثابت ہوگی، اب تو یہ حالت ہے کہ ندوہ میں کچھ بھی ہو جائے کسی کو خبر نہیں، پروانہ نہیں،

شبلی، حیدر آباد، ۲ دسمبر ۱۹۱۳ء

(۱۴۱)

عومری،

سلام مسنون، احسان مقصود نہیں کہ تم کو اسی دائرہ میں پابند رکھوں، میری ہمیشہ یہ خواہش رہتی ہے کہ احباب واعزہ درس گاہ سے نکل کر ملک میں پھیلین، اور الگ الگ نظام شمسی قائم کریں، لیکن جب تک موقع نہ ملے، اور ایک محدود خاص مدت تک (جو ۵-۷ مہینے سے متجاوز نہ ہوگی)، سیرت کے کام میں رہنا چاہئے، کہ پہلی جلد تیار ہو جائے، ضعیف حافظہ و دماغ کی وجہ سے اپنی نظر ثانی پر اطمینان نہیں،

انشاء اللہ کل روانہ ہوں گا، بھوپال و وچارون ٹھہرنا ہوگا،

مسائل ذیل پر نہایت تدقیق اور تحقیق سے نظر ڈالو،

کتاب اشروت یهودی اور اورانی کا قتل یہ اذن آنحضرت جس طرح بخاری میں منقول ہے، اسکو کیوں کراخلاق کے موافق تسلیم کیا جائے،

راوی اول جابر بن عبد اللہ ہیں، کیا وہ اس واقعہ میں شریک تھے، یا نہ کار سے سنا تھا،

آیت تخییر سے کیا آنحضرت پر عدل میں الا زواج باقی نہیں رہا،

حضرت عائشہ کی حدیثین توحی من تشاء کے متعلق کسان تک صحیح ہیں؟

شبلی، حیدر آباد، ۶ دسمبر ۱۹۱۳ء

(۶۴)

کار ڈپو پچا پروفیسر صاحب نے تم پر اور نجم پر دیونوں پر احسان کیا ہے، ان کو عربی خود مختار

پڑھاؤ، صرف ضروری مسائل جس سے عبارت پڑھنا آجائے، پھر ادب کی ضروری کتابیں،

خلیل الرحمن اگر لکھے تھے، سنا ہے کہ شاہ سلیمان کو راضی کیا ہے، کہ وہ لکھنؤ آکر ایک اخبار

ان کی تائید میں نکالیں، شاہ سلیمان نے چار ہزار کا سرمایہ مہیا کرنا اپنے ذمہ لیا ہے،

جغرافیہ ہمدانی حافظ فضل الرحمن نے منگوایا ہے، فارسٹر کا جغرافیہ النفع الکتاب ہے، یہاں کے

حالات مسعود لکھیں گے،

سیرت کے اجزاء چاہتا ہوں کہ جلد مطلع میں بھیج دیں،

وہاں کسی اسلامی جلسہ عام میں خطبہ دو، جلسہ خود کرنا چاہئے، لوگ خود خواہش کریں گے

لے دیکھو عبد السلام، لے دیکھو حمید ۱۶، لے کتاب لیب پونہ کے کن کاچین اسٹنٹ پروفیسر عتیق، لے پروفیسر عبدالقادر دیکھو ۱۰۱۰

مولوی رفیع الدین سے بھی ملتے رہو، شبلی کلکتہ، ۱۷ جنوری ۱۹۱۲ء

(۶۵)

عزیری،

خط تحت انتظار میں ملا، سچ یہ ہے کہ شیخ عبدالقادر صاحب کے مکارم اخلاق، حد احصا سے باہر ہیں، ان کو عربی آجائے تو مجھ کو بے حد مسرت ہوگی،

ہنس رہا بدیدار تو شہر بنریؑ

دعائیہ کلمات ہیں جو سلاطین کے سامنے عرضِ مدعا سے پہلے ادا کرتے تھے، شاہنامہ میں ہر موقع پر یہی مصرعہ بغیر تیسرا آتا ہے، الفاظ مفردہ کے معنی لغت میں دیکھ لو، شخصیت کلہ کی وجہ تسمیہ تمام تذکروں میں مذکور ہے، فارسی تذکرے مثلاً خزائن عامرہ، آتشکدہ ضرور منگو، الو،

شخصیت کلہ عنقریب کا نہیں بلکہ منوچہری دامغانی کا لقب ہے، دولت مند ہونے کی وجہ سے

یہ لقب ہو گیا تھا،

ندوہ کے متعلق کارروائیاں صرف اخبار وکیل میں محدود رہتی ہیں، اس کا اثر نہیں ہوتا،

متعدد اخبارات میں جانا چاہئے، پیسہ اخبار روزانہ ضرور شائع کریگا، انگریزی اخبارات میں تار

جائے، تو وہ چھاپ دین گے، خصوصاً انڈین ٹیلی گراف، اور لیڈر،

نواب علی حسن خان اور حکیم عبدالولی صاحب نے اصلاحی کمیٹی کیلئے مفوزار کان کو خطوط

لکھے ہیں، بعضوں نے آمادگی ظاہر کی ہے،

لے مکتوب الیہ نے فردوسی کے اس مصرعہ کے معنی پوچھے تھے،

اسپیکٹر نے دارالعلوم دیکھ کر جو رپورٹ کی، اس کی تلافی کے لئے خلیل الرحمن پٹیلہ جاکر کرنل
عبدالمجید خان کو لاسے وہ ان کو لیکر ایک ایک انگریز کے ہاں پھرے، غنیمت ہے کہ اس شرمنا
شہری میں مذہب کی عمارت پر بہت مستعدی ظاہر کی جا رہی ہے، روپیہ مدرسہ کے فروخت کا موٹا
فارمٹسے میں نے صرف کتبائے لئے ہیں کتبائے حیرری کے علاوہ باقی کتبائے کے فروٹ
بھی دون گا، کا بیان لکھوانی شروع کرتا ہوں، اعداد کے ہاں پھیلنے کا انتظام ہو گا
تم یہ تو دریافت کر لو کہ رسالہ میں تمہارا نام اڈیٹر کے عنوان سے درج ہو سکتا ہے یا نہیں
سرکاری ملازمتوں کو پوچھنا ضرور ہے،

میری نظمیں کی مضبوطی کا یہاں بہت برا اثر ہوا، لکھناٹ گورنر صاحب ایک پارٹی میں سنا
ہو گیا، پہلے تو کہا، مزاج مقدس، پھر شکایت آمیز لکھناٹ طعن آمیز فقرے کہے، ابھی تک میں ان سے مل
نہ سکا، جاسوسوں نے ان کو سب نظمیں پہنچائیں اور معنی سمجھا کے چیت سکریٹری صاحب بھی مجھ سے
شک کی تھی، میں نے کہا یہ اتفاقیہ خلاف معمول بات ہوئی ورنہ میں نے تو ہمیشہ بے تعصبی بھیلانے
کی کوشش کی ہے،

الہام سے مضمون واپس لینا مشکل ہے، یا بوس ہونا چاہئے،
اوقات اسلامی کے متعلق تحریک شروع کی ہے، ایک کا پی تم کو بھی بھیجا ہوں،
ہاں وہاں ہیکل سے بھی تعلقات پیدا کرو، پروفیسر صاحب کا تعلق انگریزی حلقہ تک محدود
ہے، وہاں انجمن اسلام میں آمدورفت پیدا کرنا چاہئے،

لے کتب الیہ نے فارمٹس کی نامتیری کی نسبت لکھا تھا، دیکھو حمید اے، اسکے دیکھو ہم اہم،

بہت لکھ گیا، خلافِ عادت، لیکن تم سے باتیں کرنا اب یوں ہی ممکن ہے، یا اپریل میں بھی آیا
شہلی، ۵ فروری ۱۹۱۷ء

(۶۶)

مولوی سید سلیمان صاحب،

آج رات کو میرا صندوق چوری گیا، دوستوں کے نوٹ تھے، اس کا تو مضامینہ نہیں لیکن بہت
ضروری کاغذات تھے، اس تردد میں اور پولیس کی آمد و رفت میں جواب کافی نہ لکھ سکوں گا
انتظارِ عالم صاحب میری لائف کیا لکھیں گے، کبھی تم اور دنیا کے تمام کاموں سے فارغ
ہونا تو تمہیں لکھنا،

وقت پر اب خود گورنمنٹ کا نفرنس بٹھاتی ہے، اسی مہینہ میں،
بہدانی وغیرہ کے لئے پھر یاد دہانی کر دینا، اس وقت شوش ہوں،
شہلی، ۱۵ فروری ۱۹۱۷ء

(۶۷)

عزیزی،

جو شرطیں تم نے پہلے خط میں لکھی تھیں، کیا اس سے بھی ان کو اب انکار ہے، وہی قبول کر لو
کیونکہ غیر معلوم الاسما رہی، آخر چارہ کار کیا ہے، کوئی بات ذہن میں آئے تو لکھو، میان مسعود کیا
کہتے ہیں، انوار علی حسن خان صاحب یا حکیم عبدالولی صاحب بحیثیت سکرٹری کمیٹی اصلاحی، ان

مولوی انتظارِ عالم صاحب بارہوی سوارخ نگار مولوی نذیر احمد مرحوم مولانا کی لائف لکھنا چاہتے تھے، حالات بد بچتے تھے،
مکتوب الیہ نے ان کے سفرِ فارش کی غلطی اس پر لکھتے ہیں،

لوگوں سے ملین، شاید کوئی بات طے ہو،

وقت ایسا ہے کہ علی گڑھ والے جو ندوہ کے ابتدا سے دشمن تھے، البتہ وغیرہ اب ندوہ کی حمایت کے پردہ میں اصلاح کے دشمن بن گئے، ہیں، اور میرے انتظام کیلئے ہر قسم کے بہتان افتراء سے کام لے رہے ہیں، پیسہ اخبار وغیرہ نواب اسحاق خان کے زیر اثر ہیں، ہمدرد پر اندرونی دباؤ پڑتا ہے یہاں بڑے بڑے مخالفت کے سامان ہیں اور حکیم صاحب کا پرزور باغ نہ ہوتا تو یہاں ہرگز جلسہ نہ ہو سکتا اور اب بھی طرح طرح کی کوششیں جاری ہیں،

شبلی، دہلی، مئی ۱۹۱۷ء

(۶۸)

برادر ام،

جھکو معلوم نہ تھا کہ تم پونہ آگے، یہاں نہایت سکون سے کام ہو رہا ہے، ہندوستان میں تمام وقت رانگان گیا، اب تو کام پورا کر کے یہاں سے نکلون گا، نہایت قابل مسرت اکتشافات ہوئے، خیر وغیرہ کی نسبت قطعی ثابت ہوا، کہ یہودیوں نے مدینہ پر چڑھائی کا ارادہ اور تیاریاں کر لی تھیں، اور امدادی قبائل خیر میں پہنچ چکے تھے، اور بہت سے اہم امور ہیں، کتاب بھی، ترتیب بھی اب جا کر طے ہوئی،

اچھا یہ تو خاص ذاتی کام ہے، ندوہ تو سر دست گیا، اب کیا کرنا چاہئے، آرزو سے مشورہ ہوا، اسے یہ ٹھہری کہ اصل غرض قابل اشخاص کا تیار کرنا ہے، اس لئے میں خود دو چار قابل طلبہ لئے یہ خط طلبہ ندوہ کی اسٹرانگ اور وہلی میں حاذق الملک حکیم اہل خان کی کوشش سے جو ندوہ کا اصلاحی جلسہ اس زمانہ میں ہونے والا تھا، اس کے متعلق ہے اسلئے مولوی ابوالکلام آزاد،

اپنے پاس رکھوں اور ان کو کسی کسی فن میں تیار کروں، اور صحیح مذاق ان میں پیدا کر دیا جائے، ان کے مصارف کا تحفل بھی، (جن کو ضرورت ہو) میرے ذمہ ہو گا، اگر تم اس رائے سے متفق ہو تو لکھو، اور کوئی طالب علم اس کے قابل ہو، اور میرے ساتھ رہنا چاہے، تو اس کے نام سے مطاع کرونیٹر ایک وظیفہ فنڈ قائم ہونا چاہئے اس میں کچھ ماہوار تم بھی دو،

میدان حمید الہ آباد جا رہے ہیں، چارج دیکھو، شاید کبھی ہوتے جائیں، اب کی مولوی سیدی علی اور شبلی مستعلیٰ بھی اسٹرائک کے جرم میں نکالے جانے والے ہیں،

۶ کرو یا ستفاک نے میدان صاف،

ایک اسکیم حسب رائے مذکورہ بالا تیار کرو، اور اس کے کام ہم لوگوں میں تقسیم کر لئے جائیں، ایک حصہ میدان حمید کے ذمہ بھی ہو گا، شبلی، بیٹی، ۱۱ جون ۱۹۱۲ء،

(۶۹)

برادر،

میں نے مسعود کو لکھا تھا، انھوں نے لکھا کہ درجہ تکمیل میں کوئی اس قابل نہیں، عمن کو بھی اسی میں شمار کیا ہے، بہر حال خلیل وغیرہ کو لکھ دو جب چاہیں یہاں چلے آئیں، عبد السلام کو تو اہلال میں بلایا ہے، مجھ کو لکھا تھا کہ جون میں جاؤنگا، اگر وہاں نہ جائیں تو اور کوئی بندوبست کیا جائے، شبلی کے لئے بھی بہت ٹھکانے ہیں، ان میں تصنیف یا تقریر کا مادہ ہوتا تو میں اپنے ہاں بلا لیتا، عبد الرحمن نگرانی بھی قابل تربیت ہے،

مولوی شبلی تحکم ندوی مولانا کے مخصوص شاگرد، اس وقت ندوہ میں مدرس تھے، انھیں سب بعض طلباء اور اہل علم کے نام سے

قبل اسلام عرب پرین نے اجالا لکھا ہے، افسوس وہ جزایمان نہیں مین، لکھو سے منگوایا ہے،
 بہر حال مناسب ہوگا تو سیرت میں تھما ہے ہی نام سے شامل کر دوں گا،
 مولوی سید علی بیچاروں کا کوئی ٹھکانا نہیں، ان کی بڑی فکر ہے بعض ارکان کو مین نے
 خط تو لکھا ہے، کہ ان کو ہلاکت سے بچالین، شبلی، بیٹی، ۲۳ جون ۱۹۱۴ء،

(۷)

برادر م!

آج بھوپال سے خط آیا حضرت عائشہؓ کی سوانح کا بہت تعاضا ہے، یعنی جلد تیار کر دو، تم
 ایک مدت سے اس میں مصروف ہو، استدراکات علی الصحابہ کا انتظار تھا، وہ مین نے تم کو دیدی رہا ان
 اس کو مولوی شیر علی صاحب کے پاس فوراً بھیج دو، اب کیا انتظار ہے مفصل جواب لکھو کس قدر ضحاک
 ہوگی، مجتہدات لکھ لے ہین یا نہیں، یکم صاحبہ معقول معاوضہ دین گی، وہ یہ بھی چاہتی ہین کہ اور ازواج
 کی بھی سوانح مینان قلبند ہو جائیں لیکن چونکہ جلد چاہتی ہین اور تم کو فرصت نہ ہوگی، اس لئے کچھ اور
 انتظام کرنا پڑیگا حضرت عائشہؓ کے متعلق میری خاص معلومات مین مین تمہارا اسودہ دیکھتا تو راک
 ظاہر کر سکتا،

ماسٹر دین محمد ندوہ سے موقوف ہو کر بھٹی آتے ہین، ان کا کیا ٹھکانا کیا جائے ہفت مین
 راکر اگ ہو گئے،

لے لیکن طول و ضخامت کی وجہ سے سیرت مین داخل نہ ہو سکا اور ارض القرآن کے نام سے الگ شائع ہوا۔

لکھو دیکھو کتاب ۱۷۰، اسٹریک کے جرم مین ازوم شرکت کی بنا پر ناظم جدید نے انکو مجروح کرنا چاہا، لکھو دیکھو کتاب ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰،

عید جاہلی کا دیوان نہایت پر تکلف لندن میں مع ترجمہ انگریزی چھپانے لے لیا، ہم الاوبا
کی بھی چٹی جلد آگئی، اس میں جا حنظ کا بھی حال ہے، اسی کی کتاب دلائل النبوة کے سونے ایک
وقت ایک مصنف نے لوگوں کے پاس دیکھے، آج ایک صفحہ موجود نہیں، وذلک من جنایا الکاشعۃ
شبلی، بمبئی، ۲۰ جون ۱۹۱۴ء

(۶۱)

حضرت عائشہ اور دیگر ازواج مطہرات کو ملا کر ایک متقل کتاب لکھو، اور وہ
بھی شال سیرت ہو، اور مخصوصاً تمھارے نام سے ہو، اس کی اشاعت اور اس کا نفع بھی تم ہی سے
متعلق ہوگا، البتہ یہ ضرور ہے، کہ صاف شدہ مسودہ میں ایک لفظ ویکہ لون،
اگر ازواج کا حال جدا سلسلہ میں ہو تو مجھ کو سیرہ میں سے یہ حصہ بالکل الگ کر دینا پڑیگا،
عبدالسلام دو دو کام کیونکر کریں گے، ان کی زبان ادب آشنا بھی نہیں،
میران حمید رحابا دھوپو پخ گئے، مولوی شیر علی صاحب بھی غالباً وہاں لے لئے جائیں،
شبلی، ۲ جولائی ۱۹۱۴ء

(۶۲)

برادر!

مسند عائشہ میرے پاس ہے، میں دید ونگا، طبقات میں لغویات زیادہ ہیں، اس سے کیا
فائدہ، بخاری سلم، ابو داؤد کافی ہیں، یہ کتابیں یہاں کی کسی انجمن سے مل جائیگی، شیخ عبدالغادر جب
لے یعنی مسند ابن جنبل جلد حضرت عائشہ،

بھی لا سکتے ہیں،

ان کے مجتہد اسکے نوٹ میں دیکھوں تو بتاؤں کہ کس قدر اضافہ ہو سکتا ہے، فنِ درایت کی وہ خاص موجد ہیں، اس کو خوب پھیلا کر لکھ سکتے ہیں، فقیہات اور اعتقادات میں بھی انکا بڑا حصہ ہے۔
تم پورا ایک خاکہ دو چار صفحہ میں لکھ کر بھیج دو تو میں اسے دوں،
ہاں اہم جیرا چوری نے بھی تو شاید حضرت عائشہؓ کی سوانح لکھی ہے، اس کو دیکھ لو کہ اس سے بہت الگ رہے یا بہت اُسکے نکل جائے،

تم نے لکھا کہ مسعود علی اطمینان دلاتے ہیں وہ کیا بات ہے،
حمید کا خط حمید آباد سے آیا مولوی شیر علی کی پروفیسری کا یقین دلاتے ہیں،
شبلی، بمبئی، ۲ جولائی ۱۹۱۲ء،

(۵۳)

ترمذی میں اکثر مسائل میں حضرت عائشہؓ کے جہتِ ادا کی مسائل کی تصریح ہے، ان کو الگ یکجا جمع کر لیا ہے یا نہیں ایک فہرست تمھارے ہاتھ کی لکھی ہوئی میرے پاس ہے، حسین خاص حضرت عائشہؓ کے معلومات ہیں، ان پر جو اعتراضات ہیں، انکے تفصیلی جوابات پیش نظر ہیں یا نہیں تمھارا سرمایہ اجالا پیش نظر آجائے، تو اس پر اضافہ کے متعلق اپنی رائے لکھوں، یوں کیا بتاؤں (دور کیا لکھوں)،

آج ایک حاملہ مرصہ پر مدیہ لیا،

شبلی، بمبئی، ۲ جولائی ۱۹۱۲ء

(۶۴)

مشرق کا مضمون تو بہت پر زور اور پر از لطافت ہے، البتہ ایک غلطی کی غوراً اصلاح کر دینی چاہئے، میں نے کشت چندہ چھ سو روپے یا تھا، مضمون میں چھ ہزار چھپ گیا ہے، اس قسم کی غلطی سے مضمون کا مضمون مبالغہ آمیز ہو جاتا ہے، غالباً مشرق نے خود یہ تصرف کیا ہے، ایک کارڈ بھی لکھ چکا ہوں، جو اس پر ششم، اربع عناصر اور فلک ہے، یونانیوں کے نزدیک فلک کا عنصر ایک عنصر خاص ہے لیکن یہ تشریح قطعی نہیں، ممکن ہے کہ او کچھ مراد ہو، شنبلی، مبینی، ۱۵ جولائی ۱۹۱۲ء،

(۶۵)

عزیزی

قاری صاحب ابھی تک ٹانگ و دوین ہیں،

مسودہ دستور العمل پر کون لکھے، اتنا در دہر کس کو ہے، کہ دونوں دستور العمل کا مقابلہ کر کے وجہ نقص بتائے، اصلاحی کمیٹی سے اتنا بھی نہ ہو سکا کہ اپنا مسودہ شایع کر دیتی، نواب صاحب ممبروں کو تار و پیتے میں کہیں سے جواب نہیں آتا، ۱۵ جولائی کو ان کی کمیٹی ہے، جو طے ہو گا، شایع ہو گا مسودہ نے جو کچھ بھی پبلک کو مدخلت کا حق تھا وہ بھی اڑا دیا، مثلاً انتخاب نظامت میں جلسہ عام کی منظوری کی قید تھی، اب جلسہ عام کچھ نہ رہا، اور لطیف یہ کہ اس کا کوڑم بھی اسے مشرق کو رکھ پور میں ایک بزرگ نے مولانا پر اعتراضات کا سلسلہ لگنا شروع کیا تھا، اس کے جواب میں مکتوب الیہ نے جو مضمون لکھا تھا، اس کی نسبت ریمارک ہے اسے دیکھو مکتوب ۹۲،

صرف پچیس آدمیوں سے پورا ہو جائیگا، سب سے مقدم بات یہ ہے کہ موجودہ باڈی جو جولائی ۱۹۱۴ء میں بالکل بے قاعدہ منتخب ہوئی، کیونکہ ان ممبروں نے منتخب کیا جن کی میعاد مہتری دو عینے پہلے ختم ہو چکی تھی، وہ بعینہ قائم رہی، اور وہی لوگ جدید ممبروں کو انتخاب کریں گے، اس لئے ارکان کی نوعیت ہمیشہ وہی باقی رہیگی جو تھی، حالت یہ ہے کہ ایک شخص بھی نہیں جو قانون اور قاعدہ کو پڑھے اور قانونی حیثیت سے تیار ہو، اسکل، لکچرز وغیرہ میں صرف لٹاٹی درکار ہر وہ موجود ہے باقی اصل ضابطہ اور قاعدہ کی بحث آجاتی ہے تو سب رہجاتے ہیں، ابوالکلام صاحب کا آرایا کہ تم لکھکر بھیج دو، مجھ پر یہ بہت جبر ہوتا ہے، اور بالکل جی نہیں لگتا،

بہر حال ایک آرٹیکل لکھکر وکیل میں بھیج دو، جس میں صرف یہ بات دکھائی جائے کہ اصلاح کیلئے جو ذرائع اب تک ممکن تھے مسودہ دستور العمل سے اب اس کا بھی استیصال کروینا مقصود ہے اس لئے کہ موجودہ کمیٹی باوجود بے قاعدگی باقی رہی جلسہ عام کا کوئی حق نہیں رہا، ناظم کے اختیارات کی وسعت اور رعایت کی کوئی حد نہیں رہی، البتہ ایک لطف کی بات ہے، ناظم کیلئے لکھا ہے کہ مشاہیر علما سے ہو معلوم نہیں مولوی خلیل الرحمن نے یہ طے کر لیا ہے کہ ان کو لوگ مشاہیر علما میں تسلیم کرتے ہیں،

ماسٹر وین محمد بھی یہاں آگئے، شبلی، ۱۷ جولائی ۱۹۱۴ء،

(۷۶)

جو اسر ختمہ کے معنی آج لفظ رک لی، یعنی بیوی ہورت جسم عقل نفس، مجھ کو یاد تھا، لیکن ذہول ہو گیا تھا آج ابن تیمیہ نے منہاج السنہ میں یاد دلایا،

شیخ صاحب جو اسرہ خستہ کی نسبت کہدینا، شبلی، ۱۸ جولائی ۱۹۱۳ء،

(۷۷)

معلوم نہیں امام مالک کے اجتہادیات کو تم نے کس حد تک لکھا ہے موطا کی شرح
زر قافی اس کے لئے نہایت مفید ہے، یہاں ملتی ہے، لیکن گراں ہے،

یہاں حمید کے خط سے معلوم ہوا کہ مولوی سید علی بھی وہاں سے لئے جائیں گے، اور مولوی
شیر علی کا تو گویا فیصلہ ہو چکا، ایک دو جگہ اور خالی ہیں، کس کی تحریک کروں، تمھارا وہاں جانے
میں کچھ بہت فائدہ نہیں، اور علی مذاق فنا ہو جائیگا، وہاں کے مصارف بہت ہیں،
شبلی، ممبئی، ۲۵ جولائی ۱۹۱۳ء

(۷۸)

بدایۃ المحتد ابن رشد، اور احکام القرآن ابو بکر عربی ہنگوالو، امام مالک کی فقہ پر ان سے
کافی مدد ملے گی،

تم نے شروع کر دیا تو خیر ورنہ ابن تیمیہ کی لائف فرض اولین ہے، مجھے اس شخص کے سارے
رازی و غزالی سب ہیچ نظر آتے ہیں، ان کی تصنیفات میں ہر روز نئی باتیں ملتی ہیں، بار بار لکھنا
شرط ہے، اس شخص کی رائے ہے، کہ یہود و نصاریٰ اگر اپنے مذہب پر قائم رہیں، ذلیل و پست نہ رہیں،

سے کتب الیہ نے حیات مالک لکھنی شروع کی، اس کے متعلق مشورہ ہے، اسے دارالعلوم حیدرآباد میں، مولوی
سید علی زینی (سردار) سے، مدرسہ اوبہ دارالعلوم ندوہ مولانا کے مخلصین میں تھے، انکا ذکر اس کے بھی آئیگا، اسے مولانا روز بروز
ابن تیمیہ کے بہت سے معتقد ہوتے جاتے تھے، بلکہ ایک بار کتب الیہ سے یہ بھی فرماتے تھے کہ میں تمھارا اور تمھارا
ہر چیز میں ابن تیمیہ کو تسلیم کرتا ہوں،

اور اعمالِ حسنہ بجا لائیں، تو اسلام ان کو اجازت دیتا ہے، اس پر کافی بحث کی ہے، گو اہل نتیجہ کو کسی قدر
ماذکر دیا ہے، تمام قرآن مجید سے استدلال کیا ہے، شبلی، ۲۸۔ جولائی ۱۹۱۷ء

(۷۹)

میرا سب سے کچھ جاتا رہا انا للہ شبلی، ۱۰ اگست ۱۹۱۷ء

(۸۰)

واقعہ کمال نے میرے حواس کھو دیئے، اس لئے ممکن ہے کہ جواب نہ گیا ہو،
میں اب اعظم گڑھ میں ہوں، اور ارادہ ہے کہ ہمیں مستقل قیام کروں، استقلال کا ہر طرح سامان
کر رہا ہوں، والدہ مصنفین کیلئے بیگمہ اور باغ وقف کرنا چاہتا ہوں، چونکہ خاندان کے اور لوگ
شریک ہیں، اس لئے ان کو بھی وقف پر آمادہ کر رہا ہوں، پندرہ بیگمہ خام کار قبہ ہے، اسی میں مستقل
اسکول بھی آجائے گا،

درجہ تکمیل کے لئے نصابیتن کو اطلاع دینا ہے، اگر آؤ تو اعظم گڑھ آؤ تمھارے قیام کے لئے
الگ کمرہ مع ضروریات کے موجود ہے، شبلی، اعظم گڑھ، ۵ دسمبر ۱۹۱۷ء

(۸۱)

تمھارا انتظار بہت زیادہ ہو سہو آئے بھی اور چلے گئے، وہ تو اس دیرانہ کو علی کو ششون (دارالافتاء)
ونکیس وغیرہ کی جولا نگاہ بننے کے قابل خیال کرتے ہیں، کتابین بھر ضرورت مہیا ہو گئی ہیں، چھپنا
لے اطلاع وفات مولوی محمد اسحاق برادر مولانا مرحوم لے وفات مولوی اسحاق سے افسوس ہے کہ مکتوب الیہ
اتفاقاً بیمار ہو گیا، اس لئے تاریخ مقرر نہ ہو پرنے سکا،

الماریاں بھر گئی ہیں وقت نامہ باغ زیر تحریر ہے، ہنگامہ کے بغل میں مختصر سا دار الضیوف بن گیا ہے اپنی
 تم کو تکلیف نہ ہو گی، لیکن آؤ تو چند روز ٹھہرو، پاؤں رکاب آناستدہنیں، شاید اس وقت تک
 مسعود دوبارہ آئیں، اعلیٰ محسن وغیرہ امتحان کے بعد آئیں گے،
 ندوہ کی اب یہ نوبت پہنچی کہ آفتاب احمد خان کے ماتحت ملازم معائنہ کو آتے ہیں، اور دلی
 کے جلسہ کی تحریک کا جواب دیا جا رہا ہے،

شبلی، اعظم گڑھ، ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۲ء

(۸۲)

بھائی جھکو اور لوگوں کو کیون وق کر رکھا ہے، آنا ہے تو آؤ ورنہ الیاس احمد الرحمن،

شبلی، اعظم گڑھ،

۲۶ اکتوبر ۱۹۱۲ء



۱۱ مکتوب الیہ کے نام آخری خط، آہ جب وہ پہنچا تو بلا نے والا بستر مرگ پر دراز تھا،

۴۳۔ مولوی مسعود علی صاحب ندوی کے نام

(۱)

عزیزی، ودعا و سلام،

خط پہنچا میں بخوبی اندازہ کرتا ہوں کہ تم کو میرے قطع تعلق کا کس قدر رنج ہوا ہوگا، لیکن
بھائی چارہ کیا تھا، میرے لئے دارالعلوم کے لئے قوم کے لئے یہی مفید تھا کہ اس بابک اور رزق
زق سے رہائی حاصل کی جائے، اگر کام کرنا ہوگا تو کام بہت ہیں،

ہاں بہتر تو ہے کہ یہاں آجاؤ، یہاں نہایت عمدہ موسم ہے، گرمی نام کو نہیں، تفریح
بھی ہو جائے گی،

بھائی میں تو عام لوگوں کو بھی نہیں بھولتا، تم کو کیا بھولوں گا،
کئی لڑکوں کو جو ابی خط لکھ چکا ہوں، اس لئے مختصر پر اکتفا کرتا ہوں،
شعبی، ممبئی، ۲۲ جولائی ۱۹۱۳ء

(۲)

عزیزی، سلام و دعا،

خط پہنچا تمہارے وداعی جلسے کا حال پہلے ایک خط سے معلوم ہوا تھا، میں ایک نہایت ضروری

اس کتاب الیہ کا سال فرزند کی ہوا، اس لئے اس زمانہ سے خط شرف ہوا ہے، یہ وہ زمانہ ہے جب مولانا نے دارالعلوم کی معتمدی
استیفاء دے دیا ہے، اور تمام طلبہ بیکہ فرار ہیں، مکتوب الیہ کا تذکرہ کی اصلاحی کوششوں میں رہا حصہ ہے، اس لئے
ان خطوط میں زیادہ تر اسی کے متعلق واقعات ہیں، ان خطوں میں میں جواب دہا جس سے مقصود کو آپ سید علی حسن تھا لکھا جا
علاقہ فوارہ علی حسن خان، مرحوم ہیں، ۱۵ جولائی ۱۹۱۳ء کو لکھی گئی ہے، اس خط کی تکمیل تکمیل کے بعد دارالعلوم سے جب تک کہ وہ الیہ
ہوئے، تو ظہور و مدد میں سے نہایت رنج و کوشش سے وداعی جلسہ رکھے، اس کی طرف اشارہ ہے

لیکن پرکیف خدمت میں مصروف ہوں (سیرۃ نبوی) وہ جس قدر زیادہ ختم کے قریب آتی جاتی ہے ذوق بڑھتا جاتا ہے، اس لئے اکثر یہ ارادہ ہوتا ہے کہ پہلی جلد تمام کر کے یہاں سے نکلوں، وہاں یہ یکسوئی کہاں، لیکن بظاہر پہلے آنا پڑیگا، اس غرض سے کہ بعض امور میں میان حمید سے مشورہ رہ سکے،

مذہب سے تعلق منقطع ہونا تو محال ہے، لیکن یہ وہیں اگر فیصلہ ہو سکتا ہے، کہ تعلق کی نوعیت کیا ہو، لوگ تو کہتے ہیں کہ ابھی سے حالت بالکل بدل گئی ہے، درحقیقت اب وہ محض ٹوٹ پھوٹ کا کتبہ رہ جائے گا،

تھالے اشغال کی نسبت وہیں اگر فیصلہ ہو سکتا ہے، کیونکہ یہ باتیں خط کتابت سے انجام نہیں پاسکتیں، دیر تک بالمشافہ تبادل خیالات رہنا چاہئے،

حالت موجودہ کا افسوس ضرور ہے، لیکن ہم کو اس پیرے مغز سے یہ سیکھنا چاہئے کہ اس نے دس برس متواتر کوشش میں کبھی ناکامی سے ہمت نہیں ہاری، پبلک کی قوت ملک میں بڑھتی جا رہی اس سے کام لینا چاہئے، چند سازشی آدمی مفت میں ایک بڑے قومی کارخانہ کو دبا بیٹھیں اس کو قوم کیونکر دیکھ سکے گی، لیکن قوم کے متوجہ کرینگی تدبیریں کرنی چاہئیں

تم علی آدمی ہو، اس لئے قومی اشغال میں اہل قلم سے تمہاری زیادہ ضرورت ہے،

شبلی، ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء

(۳)

عزیزی، دعا و سلام، تمہاری تمام تجویزات سے مجھ کو اتفاق ہے، لیکن اس کے لئے ضرور ہے

کہ میرا قیام لکھنؤ میں ہو، لیکن لکھنؤ میں بار بار اس سال پیش کے ایسے سخت و دیرے پڑتے ہیں کہ بہت ڈر لگتا ہے، غالباً الہ آباد میں مستقل قیام مناسب ہوگا، اور لکھنؤ کا ماہوار دورہ ۱۵

سیرت میں دونوں صاحبوں کا تعلق بظاہر وقت طلب ہے اس لئے کہ اب صیفہ عوبی سے مقدم کام انگریزی کا پڑا ہے، اور لائق مترجم مارے کم میں نہیں ملتا، تاہم یہ مشکل بھی حل ہو جائیگی یہ بھی ایک مشکل ہے کہ سیرت کی مدت مئی سہ ماہ میں ختم ہو جائیگی، معلوم نہیں بھوپال اس کے بعد چلا کرتا ہے، یا نہیں، خیر ایسی باتیں مہات میں سدا رہ نہیں ہو سکتیں، لیکن عزم و ثبات درکار ہے، ایوب سے معلوم ہوا کہ تم حیدر آباد اگر وکالت کا امتحان دینا چاہتے ہو، اس حالت میں سب خواب اضغاث احلام ہیں، شبلی، حیدر آباد، ۱۸ اکتوبر ۱۹۱۳ء،

(۴)

عزیزی،

یہ کیا بات کہتے ہو کہ لکھنؤ اور تم لوگوں سے متنفر ہو گیا ہوں، تو پھر جی کر کیا کروں گا، نظارۃ النظرانیہ میں جانا سیکار ہے، بحرِ صفہ، ماہوار کے اور کچھ حاصل نہیں، وہ تھیں کیا سکھائیں گے میں انشاء اللہ اوائل دسمبر تک لکھنؤ پہنچ جاؤں گا، مستقل قیام کے لئے سب سے پہلے تو صحت شرط ہے پھر ایک وسیع مکان کا ملنا، جو سہ، لالہ، کرایہ تک کا ہو، اتفاق کی بات نظامت پر انھیں دونوں شریک اور مولوی عبد اللہ وود بریلوی نے پڑھ لکھے،

لے مولوی محمد ایوب صاحب ندوی وکیل حیدر آباد، لے مولوی عبد کلیم صاحب شری

عبدالباریؒ کو بھی لکھو، دوسرے ارکان کو آادہ کرنا چاہئے، ارکان کا لکھنا خاص اثر رکھتا ہے، نواب علی حسن خان سب کچھ لکھ سکتے ہیں، لیکن لکھنا نہیں آتا،
افسوس ہے اب میں بہت بیمار رہتا ہوں، ہفتہ میں بہ مشکل دو تین دن لکھ سکتا ہوں،
شبلی، حیدر آباد، ۴ نومبر ۱۹۱۳ء

(۵)

افسوس یہ ہوا کہ تمھارے اور عبدالسلام کے نام خطوط امین آباد ہی کے پتہ سے بھیجے تھے،
خیر، مکان کی حفاظت کا کیا بندوبست ہے، اور خوشنویس صاحب کیونکر کام کرتے ہوں گے،
یہ تو بڑا سہرج ہو گا معلوم نہیں مقدمہ میں کیا ہو رہا ہے، پتہ کیا لگا ہو گا!
میان ماجد کا انگریزی مضمون دارالمصنفین وغیرہ رجسٹرڈ بھیج دو،
عبدالسلام تین مضامین قرآنی کے منتظر ہیں ان سے کہو کہ خود کوئی کتاب قرآن مجید
لکھتے تو کیونکر لکھتے، میرے کام میں ایسے بھولے بجاتے ہیں،
شبلی، الہ آباد، ۲۸ فروری ۱۹۱۴ء

(۶)

عزیزی،

۱۔ جلسہ میں عبدالسلام کے اور میرے خطوط غلط یا صحیح پڑھ گئے، پھر کیونکر ممکن ہے کہ وہ

اے مولوی عبدالباری ندوی اے مولانا کے کاغذات پوری گئے تھے، اس کے متعلق استفسار ہی دیکھو ۴۲، ۶۶
تیرم ۴۴ - ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲،

درج کارروائی نہ ہو، اور اس سے یہ لوگ سازش کا کام نہ لیں، ان لوگوں نے اپنی تمام خرابیوں اور اسٹراٹجی کے سامنے زور کو صرف سازش اور میری شرکت کے ادعا سے ٹھنڈا کر دینا چاہا ہے اور البشیر وغیرہ ہی اثر ملک میں پھیلا دیں گے،

۲۔ تم نے مدرسہ الگ کر لیا اور فرض کرو چند روز چلا بھی سکے، تو بحث یہ ہے کہ کب تک؟ اور اس سے ان کو کیا تنبیہ ہو گا؟ وہ دیوبند وغیرہ سے لوٹے ہو الین گے اور خود شہر میں وظائف پر مل جائیں گے،

۳۔ عبدالسلام کو اب فیصلہ کر لینا چاہئے، اگر لکھنؤ میں رہیں تو ان سے تدریسِ ادب کا بھی کام لو، اور اگر وہ کلکتہ جائیں تو میر تقی علی کیلئے کسی ایسے شخص کو جو درس کے کام بھی آئے،

۴۔ پورا اطمینان ہو جاتا تو میں یہی چلا جاتا،

۵۔ ماہوار مالی اعانت کی کیا سبیل ہے، اس میں میر جو حصہ ہوتا دو،

۶۔ ماسٹر دین محمد کو بلاو، شاید لکھنؤ میں اس قدر ازان لائق شخص نہ مل سکے،

شبلی، دہلی، اپریل ۱۹۱۲ء

(۷)

مولوی مسعود علی،

۷۔ میری تمام ذاتی کتابوں کی یعنی جو کتب خانہ کی نہیں ہیں ان کو اور کسی کی ہون مولوی عبدالسلام

مولانا کے استغفار کی بنا پر طلبہ ناظم جدید سے برہم تھے، اسی کے بعد اور بھی کئی باتیں ناظم جدید کی طرف سے امتثال انگیز ہوئیں، جن سے ان لوگوں میں خوش پیدا ہوا اور وہ ہمیشہ تک انھوں نے مدرسہ چلا چھوڑ دیا، تمام ملک میں ابک شور برپا تھا طلبہ کی تائید میں ملک میں ۱۵ جلسے ہوئے، بڑے بڑے اخبارات ان کے ہر زبان تھے، اس موقع پر مکتوباً لکھ کر ان لوگوں کے ساتھ تھے،

سے کو فرست بنا کر میرے پاس بھیج دیں،

۲۔ انگریزی کتابوں میں سٹرنیٹ کی ایک کتاب ہے، مولوی عبد الماجد صاحب، بی اے سے کہو کہ میرے پاس بھیج دیں،

۱۔ بلاغت (۲) مسائل عقائد و کلام، (۳) مسائل حکمیہ و تمدن، (۴) اخلاق،

عبد السلام قرآن مجید ایک طرف سے پڑھنا شروع کریں، جو آیت جس میں اے الگ لفظ پر اس عنوان کے تحت میں لکھے جائیں،

ان الفاظ کو بھی لکھا کرنا چاہئے جو قرآن کے اصطلاحی الفاظ ہیں، مثلاً صلوٰۃ، زکوٰۃ، مسافق، موتمن، رکوع، سجود وغیرہ، یعنی قرآن مجید نے زبان میں کتنے اصطلاحی الفاظ اضافہ کئے،

اکرام اللہ خان نے ایک یادداشت کی ریاض بنادی تھی، جو لوگ کتاب مستعار لے جاتے تھے، اس پر ان لوگوں کا نام لکھ لیا جاتا تھا، اس کو دیکھ کر لوگوں سے کتابیں واپس لے لو، اور میری کتابوں میں داخل کر دو، شبلی، اپریل ۱۳۱۷ء،

(۸)

مولوی مسعود علی،

میں بار بار روکتا تھا کہ اسٹراٹک سے کیلئے تہہ ہو گا، لیکن آخر ہوئی اور لطف یہ کہ اسکی قیمت ٹھہری کہ میری سازش تھی،

جس امتظامیر اپنی رپورٹ شایع کرے گی، اس میں بڑے بڑے نام ہیں، اس کے مقابلہ میں

اے مولوی اکرام اللہ خان ندوی ڈویژنل سیکریٹری جدید، دیکھو کتابت ۱۱،

سچا بے بچوں کی کیا وقعت ہوگی،
 بہر حال کیا حال ہے، اور کیا اسکیم ہے،
 یہ لوگ کچھ برس سے میرے خلاف ارکان میں برہمی پیدا کرنے کی سازش اور کوشش
 کرتے رہے، وہ اسٹرانگ نہیں اور یہ اسٹرانگ ہے،
 غیب لڑکے کیونکو بسر کرتے ہیں، اور کب تک کریں گے، مکان کو دنا ہے، وہ بھی
 تو خالی کر یا جائیگا، شبلی، دہلی، اپریل ۱۹۱۴ء

(۹)

عزیزی،
 حیدر آباد کی ماہوار، اب تک نہیں آئی ورنہ روپیہ پہنچ گئے ہوتے، آج کل میں
 آئیگی یہ لکھو کہ درجہ تکمیل میں کون کون ہیں، ان کا امتحان آخری کب ہوگا؟
 میں چاہتا ہوں کہ دو چار قابل طلبہ اپنے ساتھ رکھوں، کسی فن کی ان کو تکمیل کروں، ان
 میں سے جنہیں تصنیف کا ماہر ہو، ان کو تصنیف کیلئے تیار کیا جائے،
 جو غیر مستطیع ہوں گے، ان کے مصارف کا بندوبست ہوگا، اس لئے ایسے طلبہ کی (اگر ہوں)
 اور پسند کریں، ایک فہرست لکھ بھیجو،
 ماسٹر صاحب نے تو لکھا ہے کہ وہ نوکری چھوڑ کر یہاں آتے ہیں،
 سید سلیمان کا پتہ کیا ہے، شبلی، بمبئی،
 ۱۵ جون ۱۹۱۴ء

(۱۰)

عزیزی،

تم لکھتے ہو کہ کوئی مستقل کام نہیں، اصلاحِ ندوہ سے بڑھکر کیا کام ہے،
نواب صاحب بالکل اکیلے ہیں، کوئی ان کو مدد نہیں دیتا، حالانکہ یہ کام پھیلنا
جائے تو بہت پھیل سکتا ہے،

اصلاحی مسودہ دہلی سے آگیا ہے، اب جلسہ کو لکھنؤ میں جمع ہو کر، ترمیم و اضافہ
کرنا اور اس کو شائع کرنا ہے،

اشاعت کا خود ایک کام ہے، پھر تمام ملک سے آراء کا طلب کرنا، اصلاحی کمیٹی کے ممبروں
کے دائرہ کو وسیع کرتے جانا، مختصر انگریزی رپورٹیں تیار کرنا وغیرہ وغیرہ، سیکڑوں کام ہیں
ندوہ ایک دن میں تو درست نہیں ہوگا،

معین الدین خور و کا ایک حسرت آمیز خط آیا تھا، مجھے تو سلام کہنا، وہ ابھی میرے پاس
رہنے کے قابل نہیں ہے، ورنہ میں بلا لیتا،

سید سلیمان نے محسن کی تعریف لکھی ہے کہ وہ تمھارے پاس رہنے کے قابل ہیں، انشا پر داری
کا بھی مادہ ہے،

خلیل صاحب اگر آئیں تو بلا لوں، ان کے لئے وظیفہ تو میں اپنے ہاں سے دیکھا،
لیکن رہنے کے لئے اگر وہ سلیمان عبدالواحد سے بندوبست کر لیں تو آسانی ہوگی، یہاں بڑا

اے شیخ خلیل عوب ندوی مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ سے بیٹی کے ایک مشہور سیٹھ،

مسئلہ مکان کا ہے کسی لڑکے ہو جائیں گے، تو ایک کمرہ لے لیا جائیگا،
شبلی، ممبئی، ۲۳ جون ۱۹۱۲ء

(۱۱)

عومیزی،

فوراً مطلع کرو کہ عبدالسلام کہاں ہیں، اگر وہ منظرہ کریں تو چھ مہینہ یہاں آکر رہیں، بشکریہ
آزاد صاحب بھی اجازت دین،
سرکار بھوپال چاہتی ہیں کہ ازواجِ مطہرات کے حالات پر ایک مستقل کتاب ہو جائے،
عبدالسلام سیرت کی ضمن میں ان کے حالات لکھ چکے ہیں، اب کچھ تفصیل اور علمی حیثیت اضافہ
کر دینی ہوگی،

ہاں طلبہ میں سے کوئی شخص سیرت کے دفتر کے قابل ہو تو مطلع کرو،
خلیل صاحب نیگل کے لئے یہاں آئیں تو آجائیں، کچھ سیرت کا کام بھی دید و ن گا، کہ
طریقہ تصنیف سے آشنا فی ہو، شبلی، ممبئی، ۲۳ جون ۱۹۱۲ء

(۱۲)

الذوہ نکلا، اگر تم ایسی خوشخط صاف، اور عمدہ چھپائی کا انتظام کر سکتے ہو تو میں
قطعاً ایک رسالہ کا انتظام کر دوں، اور کوئی وجہ نہیں کہ تم اکرام اللہ خان کے برابر
کام نہ کر سکو، شبلی،

۲۹ جولائی ۱۹۱۲ء

(۱۳)

عزیزی،

بھائی وہ لوگ وارِ مصنفینِ ندوہ میں بنانے کب دین گئے کہ میں بناؤں میری اعلیٰ خواہش
یہی ہے، لیکن کیا کیا جائے، حالانکہ اس میں انھیں کافائدہ ہے،
قاری عبدالحی نے ولایت سے نشین منگوائی ہے، پیشگی یہاں آکر دے گئے ہیں، اگر گئی
تو شاید وہ کام وقت پر دے سکیں اور رسالہ نکل سکے،

ایک علمی رسالہ کی سخت ضرورت ہے، میں بالکل تیار ہوں،
شعبی، ۲۷ جولائی ۱۹۱۷ء

(۱۴)

عزیزی،

سخت حیرت ہوتی ہے کہ اس میں کرنے کا کیا کام ہے جس قدر رائیں آگئی یقیناً نواب صاحب
ارکان لکھنؤ سے بل کر ان کی رائیں لکھو لیتے، اگر وہ نہ لکھتے تو خود رایوں کا خلاصہ اور اس کے
مطابق دستور لہل کو درست کر کے اخباروں میں بھیج دیتے، کم سے کم اخباروں میں وہ اصولی
امور چھپو ادیتے جو ندوہ کے دستور لہل سے مخالف ہیں، کام ہر جگہ ایک ہی دوا آدمی کرتے ہیں،
باقی لوگ برے نام ہوتے ہیں،

خیر اب بھی نواب صاحب سے کہو کہ دونوں دستور لہلوں میں جو اہم اصولی اختلاف ہیں
اس کو تو اخبارات میں شائع کر دیں، اور خود دستور لہل جہاں تک کہ ارکان کا متفق علیہ ہے اس کو

شایع کروین

دلی جانا ہے تو فوراً جانا چاہئے، پھر رمضان آجائیگا،
تھکے پاس عبدالباری کے لئے جو خط بھیجا تھا وہ پہنچا یا نہیں،
شبلی، ۲۳ جولائی ۱۹۷۷ء

(۱۵)

عزیزی

خط پہنچا، وقتی ایک کارکن آدمی کے لئے بے شغلی سے بڑھکر کوئی عذاب نہیں، لیکن تم نے
لکھا تھا کہ تم نے کسی شغل کی بنیاد ڈالی ہے، اور اب شروع کر دو گے، وہ کیا تھا،
قاری عبدالولی یہاں آئے ہیں، مشین خریدنا چاہتے ہیں، اگر چھینے کا انتظام ممکن ہو تو
ایک ماہوار رسالہ کی بڑی ضرورت تھی، علمی سطح بالکل گر چکی اور انگریزی تعلیم بھی جہل کے برابر لگتی،
اصلاح کا کام اُونچے ہاتھوں میں جانے سے کیا ہوگا، کام کرنے والے کہاں ہیں، اپنے دھندے
سے کس کو فرصت ہے،

ایک کام کرنے کا تو یہ ہے کہ دارالفین کا بندوبست کرو، راجہ صاحب محمود آباد نے
مجھ سے کہا تھا کہ میں نے بھٹ کے پاس زمین لی ہے، چاہو تو وہیں تم کو بھی ولادون،
کہو تو میں ان کو لکھوں، اور تمام معاملات تھکے ہاتھ سے انجام پائیں، اگر زمین ملی جائے
تو ایک مختصر بیوس کا بنگلہ اور چند اور چھپر کے کمرے بنوائے جائیں، پھر کام چلتا رہے گا، غالباً
وہاں میری صحت بخوبی درست رہے،

سیرت میں دو کتاب بیان کام کرتے ہیں، شبلی، بیہی، ۱۸ جولائی ۱۹۱۲ء،

(۱۶)

عزیزی،

میری ایک قلمی کتاب ہے نادر کتاب جہان آراہم کی تصنیف مظلوم مذہب نشی محمد علی کے پاس ہے، لوہے کی صندوق میں رکھوا دی گئی ہے، نیز ایک عالمگیر کا فرمان ہے، دونوں چیزیں ایسے لیکر، سرپرست تو نہایت حفاظت سے نواب علی حسن خان صاحب کے پاس محفوظ جگہ رکھوا دو۔ پھر میں آئندہ لکھوں گا، کہ وہ کہاں بھیجی جائیں، نہایت احتیاط سے ہر کام خود کرنا۔
شبلی، ۲۴ جولائی ۱۹۱۲ء،

(۱۷)

عزیزی،

تھامسے استقلال سے بہت مسرت ہوئی، خدا قائم رکھے، میں نے (اجاب نے بھی ہی مشورہ دیا) تو یہ غم کر لیا ہے کہ جہان رہوں ندوہ اپنے ساتھ رکھوں، ندوہ درو دیوار کا نام نہیں، سید سلیمان وغیرہ کا نام ہے، ایسے اشخاص پیدا کرنے چاہیں، دو شخص آؤ کلکتہ سے بھیجتے ہیں، انگریزی کا بھی انتظام ہوگا،

جلسہ سالانہ کے متعلق ایک نکتہ بڑے تجربہ کے بعد قابلِ لحاظ ہے، میں دیکھتا ہوں کہ اصلاح میں جس قدر زور آتا ہے، مخالفت کا زور اس سے بڑھ جاتا ہے، فرض کرو جلسہ سالانہ

لسے مولس الارواح، حالات شیخ معین الدین ابھیری، یہ نسخہ اب دارالمصنفین کے کتب خانہ میں ہے،

ان کی حالت پر چھوڑ دیا جائے تو کمزور رہے، لیکن اگر مخالفت کا قصد کیا جائے تو یہ لوگ بے انتہا زور صرف کر دیں گے، اور بڑے بڑے آدھی جلسہ میں شریک ہو کر اس کو اور باوقعت کر دیں گے اور عوام کو بلا کر ہر ناجائز کارروائی کو ووٹ سے منظور کرالیں گے،

نواب صاحب نے ضروری خطوط کا جواب نہیں لکھا خصوصاً میرے بعض مسودات اب تک نہیں آئے، پیارے صاحب کو لکھتا ہوں وہ خبر تک نہیں ہوتے بل جائیں تو تاکید سے یاد دلادوں، شبلی، ۲ جولائی ۱۹۱۴ء

(۱۸)

عزیزی،

جو مصیبت مجھ پر پڑی، اس نے بہت دنوں کے لئے ہیکار کر دیا، اس پر مصیبت کہ مرحوم کی زوجہ حال نے وفات کے ساتھ ہر قسم کے قانونی اور عدالتی بلکہ فوجداری جھگڑے شروع کر دیئے، اب مجھ کو یہاں سے ٹلنا مشکل ہو گیا ہے، مقدمات شروع ہو گئے، اور ہم ہی دونوں بھائی مدعا علیہم ہیں، شبلی، الہ آباد، ۸ اگست ۱۹۱۴ء

(۱۹)

آخر سارمی ویناٹا کے گھر میں آیا، آؤ تو ہیں آؤ، اتنا اور کرو کہ میری کتابوں کے دو صندوق اور کچھ کتابیں مطبوعات یورپ پیارے صاحب نے نواب صاحب کے خوابگاہ کے کمرے میں لے مولوی اسحاق کا انتقال،

میرے سامنے رکھوا دی تھیں، وہ بھی ساتھ لیے آؤ ہندو سوار کی گاڑی میں بیرنگ روانہ کر دینا یہاں چھڑا لئے جائیں گے،

میری کرسیاں اور بڑی میز دفن سیرۃ کی اگر کم کرایہ میں آسکیں تو ان کو روانہ کرنا، اور قریب قریب محصول پڑ جائے تو کچھ ضرور ہنیں، شبلی، از عظم گڑھ، ۲۹۔ اگست ۱۹۱۲ء،

(۲۰)

عزیزی،

خط پہونچا، موقوفی کی وجہ کیا قرار دی ہے،

اس وقت میرا سرٹیفکیٹ دینا ان خیمٹیوں کے لئے ایک دستاویز بن جائیگا اور فوراً تمام ملک میں غل جھا دیں گے، کہ میں ہی مقدمہ لڑا رہا ہوں،

تلمذ حسینؒ نے میرے خط کے جواب میں ایک ہفٹ چھاپکر تمام ممبروں کے نام بھیجا تھا وہ کسی کے پاس ہوگا، اس میں اسٹریپاے صاحب کی تعریف، میرے خط میں ہے، ہفٹ میں میرا خط بعینہ نقل کیا ہے، اپنی رائے لکھو،

معین الدین خور کیا نصابی تعلیم پوری کر گیا، اگر نہ کرنا چاہے، تو اسے بھی اپنے ہاں کیوں لے لو علم کلام اور خطابت و تقریر میں تکمیل ہو جائیگی

اس صیفہ کے لئے میان حیدر نے ۲۵۰ روپے دینا منظور کیا، ۲۵۰ روپے بھی دوں گا،

شبلی، ستمبر ۱۹۱۲ء

اے پیارے صاحب سکندر، اسٹریپاے صاحب کے متعلق، ۲۵۰ روپے قاضی تلمذ حسین صاحب کے لئے ساتھ ساتھ اسٹریپاے صاحب کے لئے

عزیزی،

درجہ تکمیل یا تصنیف والوں کے متعلق نقشہ ذیل کی خانہ پری کر کے بھیج دو۔

۱۔ نام اور پتہ یعنی سکونت وغیرہ ، (۲) مستطیع ہیں یا غیر مستطیع ، (۳) کس فن کی تکمیل چاہتے ہیں، ہر دست صرف تفسیر اور ادب کی تکمیل کا انتظام ہو سکتا ہے، (۴) کتنی مدت قیام کریں گے، (۵) مقصد زندگی کیا ہے، (۶) وضع و لباس و فرائض میں علما کی وضع کے پابند رہ سکتے ہیں یا نہیں، گو یہ جزئی بات ہے، لیکن میں شروانی اور بوٹ تک کو ناپسند کرتا ہوں، اقباض کچھ تو سخت ناگوار ہے،

میں صرف تعلیم نہیں بلکہ تربیت بھی چاہتا ہوں، ایسے لوگ درکار ہیں جنکی صورت اور سیرت دونوں عالمانہ ہو، علما کا ہمیشہ قاضی ابویوسف کے زمانہ سے ایک خاص لباس رہا ہے، طلبہ بھی اسی کے قریب قریب اہتمال کرتے تھے،

سرازمیر کے منتظم دیر نہیں ہیں، مدرس حال گوان کے نزدیک نا قابل ہیں، لیکن ان کو فوراً موقوف نہ کریں گے، اور شاید اس میں کچھ دیر لگے،

درجہ تکمیل والوں کے ساتھ شبلی بیان چلے آئیں، جب تک کوئی انتظام نہ ہو وہ تکمیل میں رہیں اور اگر دفتر تصنیف سیرۃ میں وہ کوئی کام انجام دے سکے تو میں اس میں منتقل کر دوں گا،

شبلی

عظم گڑھ، ۱۵ اکتوبر ۱۹۱۲ء

(۲۲)

عزیزی،

تھاری خاموشی سخت حیرت انگیز ہے، میں صرف تھارے خطوط کے انتظار میں گھر نہ جاسکا اور اب اتوار تک اور انتظار کرنا پڑیگا،

عبدالباری آتے ہیں، علی گڑھ کالشن آیا یا نہیں اور کب آئیگا؟

میں نے نواب صاحب کو تار دیا تھا، ان کو ملا یا نہیں،

یہ مشن نہ قوم کا منتخب کردہ ہے نہ اصلاحی کمیٹی نے اس کو تسلیم کیا ہے، اس لئے نواب صاحب یا مولوی نظام الدین صاحب کو اس کے قبول کرنے اور اس میں شامل ہونے کا حق نہیں، درجہ تکمیل میں کون کون لڑے کے تیار ہیں، ادھر کئی لڑکوں نے خط لکھے،

باغ کے پہلو میں سڑک پر جو سرکاری بورڈنگ ہے، اس کے خریدنے کا بھی بندوبست ہو رہا ہے جس سے سڑک کا سامنا ہو جائیگا، بشلی، اعظم گڑھ، ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۷ء،

(۲۳)

عزیزی،

تم نے جو کچھ لکھا، ہمدرد دیکھ کر میں نے سب کچھ سمجھ لیا تھا، اور اسی وقت آزاد اور حافق الملک کو خطوط لکھے، بہر حال صاف کارروائی یہ ہے کہ نواب صاحب کو لکھ دینا چاہئے، کہ تمھیں کو اصلاحی کمیٹی کی منظور ی بغیر کوئی حق نہیں کہ میں اس کمیشن کو قبول کر دوں،

اے بغرض دارالمنہین،

(۲۵)

غزنی،

افسوس تم مجبوراً ایسی جلد ہی چلے گئے کہ تمام فیصلہ طلب باتیں رہ گئیں، نواب صاحب کا یہ حال کہ کسی خط کا جواب تک نہیں آتا،

بہ تحقیق معلوم ہوا کہ مولوی نظام الدین صاحب نے صحیح اور صاف صاف رپورٹ لکھی لیکن کمیشن ان کی رپورٹ کو چھپانا چاہتا ہے، بعینہ چھپانا نہیں چاہتا، سیکرٹریاں آتے آتے رہ گئے یعنی بیمار ہو گئے،

عبدالشکور کا ایک قصیدہ ملا، تمھارے پنہ سے جواب مانگا ہے، جواب کی کیا حاجت ہو؟ بقرعید کے بعد آجانا چاہئے،

قصیدہ میں کچھ غلطیاں اور کمزوریاں ہیں، لیکن طبیعت میں قابلیت ہے، اس لئے بہت جلد یہ خامیاں نکل جائیں گی،

خوب سوچاٹا میں جو میر کا پیوند نہیں لگ سکتا، دکن یصلح العطار ما افسد الدہس پھر اچھی قوتوں کو کیوں ضایع کیا جائے، دارالفنون، درجہ تکمیل، سرالمیر درجہ ابتدائی پورا جامعہ اسلامیہ کا مصاحفہ ہے، کام کرنے کی ضرورت ہے، سرالمیر واسے چند بار آئے، وہ تمھارے بہت آرزو مند ہیں، وہاں کے موجودہ عملی ناظم اور بانی مدرسہ مولوی شفیع کی خواہش ہے کہ تم ناظم یا نائب بن جاؤ، اور وہ واعظ بن کر قصبات کا دورہ کرتے رہیں کہ مالی حالت

لے ابوحنسرات عبدالشکور بہاری طالب علم ندوہ، ۱۰ دیکھو ۱۰۸-۱۷۵ لکھے ندوی،

کی طرف سے اطمینان ہو جائے، وہ کہتے ہیں کہ جھکو نظم و نسق نہیں آتا،
کلکٹر صاحب کے ہاں وقف نامہ کی تعین اسٹامپ کی درخواست دی تھی، کل حکم آگیا
آٹھ آنہ سیکڑہ شرح ہے، اب تکمیل وقف نامہ میں کوئی انتظار نہیں، البتہ مستورات کے لئے پچھڑ
جانا پڑیگا، بقرعید کی صبح کو جاؤنگا،

انسپکٹر مدارس آئے تھے، وہ سرانمیر کو دو مہینہ کے بعد دیکھیں گے، اور امداد کی پوری ہو
چے، مولوی عبدالودود کل ملنے آئے تھے، بیکاری سے گھبرا گئے ہیں،

نیشنل اسکول کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا، نئے کمروں کی بنیادیں پڑ رہی ہیں،
تم بھی اپنی نسبت اب کوئی قطعی فیصلہ کر لو، شبلی، اعظم گڑھ، اکتوبر ۱۹۱۲ء

(۲۶)

عزیزی،

اٹی گنگا بہانے ہو، پہلے آزاد، سلیمان لکھیں، تب اصلاحی کمیٹی کام کرے، بھائی ان
لوگوں کو قانون سے کیا خبر، اور کس کو غرض ہے کہ تمام دستور العملوں کو پڑھے اور مقابلہ و ترمیم
منتخب کرے، دلی میں یہ تماشادیکھ چکا،

پہلے خزانہ دار صاحب، خوب اچھی طرح قانون پر تیار ہو جائیں، معمولی و فحاش کو چھوڑ
کر اساسی اور اصولی باتوں کو لے لیں، پھر اور ممبروں کو و دونوں دستور العمل دکھا کر اور پھر
راہیں لکھواؤ، لوگ خود کچھ نہ کریں گے، لیکن اگر سکرٹری صاحب اپنی یادداشت بھیجیں تو لوگ
دستخط کر دیں گے، علی گڑھ تک میں یونی کام ہوتا ہے، کام ایک ہی کرتا ہے، اور لوگ فقط ساتھ دیتے ہیں

نواب صاحب کسی اور کو کیوں تلاش کرتے ہیں، آفتاب احمد خان، عبداللہ خان اور
عبداللہ جو کچھ کر رہے ہیں تنہا کر رہے ہیں اخبارات ہرگز ایک حرف نہیں لکھیں گے،
زمیندار بیچارہ نے لکھنا چاہا، لیکن واقفیت نہیں، بیچارہ اتنا لکھ کر رہ گیا کہ عبارت
ابھی نہیں،

نواب صاحب کو فوراً چند مہم باتوں کے متعلق یادداشت لکھ کر شائع کرنی چاہیے،
افسوس ہے انھوں نے بالکل سکوت اختیار کیا، ورنہ میں خود لکھ کر بھیج دیتا، وہ تو غلطوں کا
جواب تک نہیں دیتے پھر میں کیا کروں،
فقط دستور لعل کے شائع کرنے سے کچھ حاصل نہیں، کون تمام دستور لعل پڑھتا ہے اصولی
اور کون نمایاں کرنا چاہیے، یعنی،

اسودہ ندوہ کی رو سے بھی ارکان موجودہ جدید ارکان کا انتخاب کریں گے، درمیانی سلسلہ اور
ان کی ناجائز کثرت کا اثر ہمیشہ متعدي ہوتا رہے گا۔

۲۔ دستور لعل قدیم میں ناظم کا تقرر جلسہ سالانہ عام پر موقوف تھا، اب پبلک کو اتنا
داخل بھی نہیں رہا،

۳۔ جلسہ سالانہ عام، کا کورم پچیس شخصوں کا رکھنا گیا ہے، سات کروڑ مسلمانوں کی قسمت
پچیس کے ہاتھ میں ہوگی، اور اس طرح کے اصولی امور نمایاں کرنا چاہئیں،

شبلی

اکتوبر ۱۹۵۷ء

(۲۷)

عزیزی،

بھائی تمہارا ایسے مقدمہ میں پھلنا تو بہت بُرے نتائج پیدا کرے گا، تم سے بہت سے کاموں کی اُمید تھی،

نڈوہ کی سفایاں جاری ہیں،

میں یہاں تکمیل کا درجہ کھول دوں گا، تم طلبہ کے نام سے مطلع کرو، اور خود ان کو لکھ دو کہ مجھ خط کتابت کریں،

میں نے یہاں اپنا مستقل انتظام کر لیا ہے، ہر طرح کا آرام اور پھیلاؤ ہے تعلیمی کام شروع ہو گئے ہیں، ککڑت سے کوئی رکاوٹ نہیں، بالکل ایک بادشاہت معلوم ہوتی ہے اور فہوس ہوتا ہے کہ میں سون اتنے دن پاجیوں میں بسر کئے،

باغ ہے، جنگل ہے، حکومت ہے، گریجویٹ ہیں، اسکول ہے ایسی اچھن ہے، اور سب

حسب درخواست کام کرتے، نہ کہ وہاں سگان بازاری کے ساتھ عوامین مبتلا ہونا،

دارالمصنفین بھی شروع ہو چکا، شبلی، اعظم گڑھ، ۲۴ ستمبر ۱۹۱۷ء،

(۲۸)

عزیزی،

بھائی جو حکیم پیش نظر ہے، اس بھکاری سب سے زیادہ ضرورت ہے، لیکن مجھ کو خیال

لے آئندہ خطوں کا اکثر سلسلہ دار مصنفین سے۔

کہ تم نہ اسکو گے، تمہارے طبی میلان قاعدہ کے مطابق لکھنا اور اطراف لکھنا میں پہلے کام کرنے کا ہوگا، اس لئے میں نے تم کو نہیں لکھا، بہر حال تم آؤ تو کیا کہنا، لیکن مستقل بیان رہنا ہوگا،
 بنگلہ اور باغ میں خاندان کے اور لوگوں کی شرکت ہے، اس لئے باضابطہ وقت نامہ تکمیل
 پا جائے تو پوری ایک م شروع کی جائے، شبلی، اعظم گڈ، ۱۱ ستمبر ۱۹۱۳ء،

(۲۹)

عزیزی،

افسوس بخار میں یہ خط لکھ رہا ہوں، اس لئے مختصر ہوگا، میں اگر صحیح رہا تو دوا میں مصروفین کی تجویز
 اور اعظم گڈ میں عام تعلیم کی اشاعت، ان دونوں کاموں کو وسیع پیمانہ پر جاری کر دینا، بنگلہ
 کی درستی ہو رہی ہے اور کتب خانہ وسیع کیا جا رہا ہے، تم خود اندازہ کر سکتے ہو کہ کون کام تمہارے
 مناسب ہوگا،

مکان..... والد مرحوم کا خالی ہے، یعنی میں نے گریہ سے روک رکھا ہے، اور اس
 گریہ اپنے ذمہ لے لیا ہے، کیونکہ وہ مکان والد نے مظفر کو دیدیا تھا، وہ مکان نہایت کافی ہو
 طلبہ دار تصنیف اور دار تکمیل کے لئے بھی اس میں کافی جگہ ہے، میرے بنگلہ اور نیشنل اسکول
 سے قریب بھی ہے،

لیکن اچلی سوال تمہارے والدین کا ہے، جو کام تم سے تلقین ہوگا، اس کے لئے ضرور ہے
 کہ تمہاری پوزیشن معزز ہو، اس لئے یا تو معاوضہ معقول ہو، جسکی نسبت ابھی کوئی اطمینان کے
 قابل انتظام نہیں، یا اگر آزیری کام کرو تو مصارف کا بار پڑے گا، اگرچہ مکان مفت ہوگا اور

دیگر مصارف بھی بہت کم، تاہم آخر مصارف ہوں گے،

میرے پاس اس وقت صرف بھوپالی کی ماہوار، اور اپنا ذاتی وظیفہ ہے، اور انہیں کھیلنے
کئی برس کے بعد آمدنی کی صورت نکلیے گی، وظائف ٹیکل کا کسی قدر انتظام یوں ہوا ہے کہ ۳۵
ماہوار میان حمید دین گئے، اور اسی قدر ایک اور صاحب، کبتخانہ، بنگلہ، باغ کی وسعت اور ترمیم
میں بہت مصارف پڑ رہے ہیں، اور پٹرین گئے، اور یہ سب اپنی ذات سے کر رہا ہوں اور کرنا پڑیگا،
شہلی، اعظم گڑھ، ۱۸ ستمبر ۱۹۱۴ء

(۳۰)

فورا ایمان آؤ تو تمام اسکیم کا فیصلہ کر سکو گے، افسوس مجھ کو بخار آ رہا ہے، میں ہر چیز کا مقابلہ
کر سکتا ہوں، لیکن بیماری سے سخت بدہمت ہو جاتا ہوں، شہلی، ۲۰ ستمبر ۱۹۱۴ء

(۳۱)

افسوس تم سے اتنا نہیں ہو سکتا کہ میری تعزیت یا عیادت کو آؤ، دور ہی سے
باتیں کرتے ہو، شہلی، اعظم گڑھ، ۲۲ ستمبر ۱۹۱۴ء

(۳۲)

عزیزی،

میں ایک مفصل اسکیم لکھ چکا ہوں، اب جو آنے والے ہوں فوراً آجائیں، تاکہ ایک صحیح
اسکیم قائم ہو جائے، شہلی مقیم بھی، اور اور لوگ بھی،
تم اپنی نسبت فیصلہ کر لو کہ کہاں رہنا بہتر ہے، لکھنؤ سے بالکل قطع تعلق مناسب معلوم

نہیں ہوتا، ورنہ ایک عہدہ اسکیم یہ تھی کہ سرے میر کا نظام تھا جسے ہاتھ میں ہوتا، اگر اس کا کچھ تدارک یعنی تلاقی ہو سکے تو سر امیر کے ارادہ سے آجاء میر اور وہ بھی اکثر رہے گا، سید سلیمان بیمار ہو گئے، اور میرے پاس نہ آ سکے، یہ تحقیق معلوم ہوا کہ علی گڑھ والے مولوی نظام الدین کی رپورٹ بھوپال نہ بھیجیں گے، آج ٹکٹ نہ ملا، اس لئے بیزنگ، شبلی، ۱۹۱۲ء، ۱۰ نومبر ۱۹۱۲ء،

(۳۳)

عوبزی

سخت افسوس ہے کہ آئینو اسے اب تک نہیں آچکے، میں گھر جا کر عین بقرعید کے دن چلا آیا، دو مکان خالی کر لئے ہیں، اور ان کے کرایہ کا نقصان گوارا کر رہا ہوں، شبلی مستقم، یا تو بالکل بیکار تھے، یا اب پندرہ تک، ان کو کوئی کام بھی آیا، اگر اسی قسم کے بچے لوگ ہیں تو یہ کیا کریں گے خود یہاں لوگ اکثر دریافت کرتے ہیں کہ طلبہ کب تک آئیں گے، یہاں کافی گنجائش ہے، مدرسین کا ضروری رٹاف بھی ہو جائیگا، مستطیع جس قدر چاہیں، آسکتے ہیں، اور کچھ غیر مستطیع بھی، انتظار میرے لئے نہایت تکلیف دہ چیز ہے، علی محمد وغیرہ کیا کر رہے ہیں،

تمھاری نسبت یقیناً سر امیر میں رہنا بہتر ہے، اور چھ مہینہ کی راسے ٹھیک ہے، تمکو

لے مولانا کی زندگی کا سب سے آخری خط یعنی وفات سے ۳۱ دن پہلے کا اس وقت مولانا کے اصلی خیالات کیا تھے، اس خط سے معلوم ہوں گے،

ہر بات کا تجربہ ہو جائیگا، اختیارات جس قدر چاہوں مل جائیں گے۔
 افسوس ہے کہ مجھ کو اصولی امور میں اختلاف ہے، میں تیس برس سے مسلمانوں کی حالت پر
 غور کر رہا ہوں، خوب دیکھا، اصلی ترقی کا نفع وہی گران زندگی ہے جو سید صاحب سکھا گئے،
 ہندو اسی سے بازی لے گئے، اور قیامت تک یجا بن گئے، میں اپنے مصارف برابر گھٹا
 رہا ہوں، سرمائی کچھ نہیں بنوائی، پرانی پھینٹ کی ہلکے اس سال کو بھی ختم کرے گی، اور انشاء اللہ
 اخیر سادگی تک آجاؤں گا، بھائی ظاہری ٹیپ ٹاپ کیا ہوتا ہے، یہ سچ ہے کہ لوگ جینیت
 کی وقعت نہیں کرتے، لیکن یہ ان لوگوں کے لئے ہے، جن کو دو چار دن کا تجربہ ہو، جن لوگوں
 میں برسوں آدمی رہ چکا اور رہے گا، دہان ظاہری ٹیپ ٹاپ محض بے کار ہے،
 خیر یہ سب طے ہو جائیگا،

شبلی،

اعظم گڑھ، ۵ نومبر ۱۹۱۷ء



۴۴ مولوی ضیاء الحسن صاحب ایم اے ندوی کے نام

(۱)

عزیزی،

خط پہنچا میں نے چونکہ اشتغاف دیدیا اور مدارالہمام کے مان سے منظور بھی ہو گیا، صرف اعلیٰ حضرت کی منظوری باقی ہے، اس لئے جلد بیان سے روانگی کا قصد ہے، لیکن ابھی متین نہیں کہ کتاب جاؤں گا میری صحت کیلئے ضروری ہے کہ چار پانچ مہینہ تک صرف سیر و تفریح کروں، میں چاہتا ہوں کہ چند روز تک آپ کا میرا ساتھ رہتا تاکہ میں ادب و فلسفہ کی بعض کتابیں آپ کو پڑھاتا، اور مضمون نگاری کی بھی تعلیم دیتا، دیکھئے خدا کب موقع لاتا ہے، شبلی، ۴۴ جنوری ۱۹۰۹ء

(۲)

مبارک، تمہارے پاس ہونے کی یحیٰ خوشی ہوئی، اور تمہاری نسبت حسن ظن بڑھ گیا، فریدیہ میں وہ بیان میں ہے، مطلق و غیرہ کی نسبت کسی قدر جدت ہے، کلکتہ میں ایک حصہ اس کا چھپا ہے، مولوی فاروق صاحب کے ایک عزیز کو رکھپور میں ہیں، ان کے پاس بھی جدید نگہ کا نسخہ ہے، اب تو تم ضرور کالج میں پڑھو گے، المذوہ میں تم پر نوٹ دوں گا، شبلی، ۲۵ جون ۱۹۰۹ء

لے حیدرآباد کی نظامت سررشتہ علوم و فنون سے مولانا اس کے بعد مذکورہ تشریف لائے ہیں، اور چار برس لکھنؤ میں مکتوب الہیہ مولانا کی محبت میں رہے، اس لئے درمیان کا کوئی خط نہیں ہے، اس کے بعد وہ لکھنؤ سے علی گڑھ گئے اور کاتب شروع ہوئے، اسلئے نظام دکن

(۳)

عزیزی،

۱۔ میں تو مدت سے یہیں ہوں،

محبوبہ اللہ کی جو جلدین عربی زبان میں بھی ہوں اس کو ویلو بھیج دیجیے،

۲۔ اور نگریب کے مضامین کے پرچے یہاں تو بالکل نہیں، لیکن وکیل، امرتسر نے ان کا پمفلٹ
شایع کر دیا ہے، اٹھ آنہ قیمت ہے، وہاں سے منگو لو،

۳۔ موسیٰ بن عقبہ مشہور مورخ ہے، اس کے مختصر حالات تمام رجال کی کتابوں میں ملین گئے،

فرصت ہوگی تو اس کا اور مدنیۃ العلوم کا حال نقل کر اگر بھیج دوں گا،

آج نگیم صاحبہ بھوپال کے شکر بہ کا جلسہ ہے، میں ایک نظم بھی پڑھوں گا،

پھر ہر دوئی اور بنارس کے دربار میں جانا ہے،

میں نے علوم القرآن لکھنا شروع کر دیا،

بارہویہ صاحبہ سے درجہ تکمیل کے نصاب کے متعلق خط کتابت کرنی چاہتا ہوں،

شعبی، ۱۹ نومبر ۱۹۱۹ء،

(۴)

عزیزی، ہاں تجا رب اللہ بھی بھجوا دو،

لے مصنفہ یا قوت دی عربی زبان کی ترجم میں سے مینو کتاب لے لیتے ہیں کی مدینہ العلوم جو کشتی لکھنؤ کا دفتر ہے، سے متعلق خط یہ ہوا نہ وہ
لے مصنفہ یا قوت لکھی تھی جو مذہب لافعاتی امرتسر میں بھی ہے، پروفیسر علی گڑھ کا کالج اور جے کیل او ب ندوہ کیلے ان سے مشورہ مطلوب ہے ہارین
صاحب جرمین ہودی مشرق ہیں لے مصنفہ بن سکویہ بطور پورپ،

سلیمان حسین بن،

ڈاکٹر صاحب کے متعلق الگ مفصل خط لکھوں گا،

بنارس دربار میں گیا تھا، گل آیا ہوں، کام کی بہت تکلیف ہے، رجال کی کتابیں یہاں بھی کہاں ہیں، تہذیب التہذیب کے اخیر حصے ابھی نہیں آئے حسین موسیٰ بن عقبہ کا حال ہے،
شبلی، ۲۶ نومبر ۱۹۰۹ء،

(۵)

عزیزی،

امید بن اصلت کا ترجمہ کر رہا ہوں،

نیکولسن کی کتاب صوفیہ میں نے دیکھی ہے،

محرم کے زمانہ میں، میں نہیں کہہ سکتا کہ کہاں رہوں گا، لیکن انشاء اللہ میں خود ڈاکٹر صاحب علی گڑھ آکر طبعوں گا،

جن کی نسبت آپ نے سرٹیفکیٹ کے لئے لکھا ہے، ان کی کوئی عبارت عربی میں عجیب ہے،

یوں نادانستہ کیونکر لکھوں، شبلی، لکھنؤ، ۵ دسمبر ۱۹۰۹ء،

(۶)

عزیزی

نصاب بھجوتا ہوں

ڈاکٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ علی گڑھ کا جہاز لکھنؤ سے لے کر پٹنہ کی طرف چلے گا، پٹنہ سے لکھنؤ کی طرف چلے گا، اور سرکاری وکیل کی سند رکھتی ہے، لکھنؤ نصاب دارالعلوم ندوۃ،

عربی عبارت تو بہت سہولی ہے، اس سے گئی گذری اور کیا ہوتی، سرٹیفکیٹ لکھون کا تو یہ لکھو
 کہ عربی عبارت سہولی کچھ سکتے ہیں، یہ ان کے کیا کام آئیگا، اس کے علاوہ جب ڈاکٹر صاحب اُن کو
 سرٹیفکیٹ دیں گے، تو اس کے سامنے میرے سرٹیفکیٹ کی کیا ضرورت، اور لندن میں اس کی کیا وقعت
 ہوگی، باوجود اس کے تم کو تو بھیج دوں لیکن الفاظ کمزور ہوں گے،
 شبلی، ۱۹۰۹ء

(۷)

عربی
 سلام علیکم ہاں مضمون ضرور بھیجی، الذی وہ کا انتظام اسبٹیل اور مکمل کر دیا گیا ہے،
 عبدالسلام نے مستقل ایڈیٹری قبول کر لی ہے،
 کتاب الحمد للہ کارپوریو باقی رہ گیا ہے، اب کے پرچہ میں لکھے گا، لیکن یہ ظاہر ہے کہ نہایت
 کوتاہی کرنا پڑی ہے،
 اللہ قسم میں لکھتا ہے زیادہ کمیشن نہیں مل سکتا، اگر میرے صاحب اس قدر منظور کریں تو میں مطبع
 کو لکھ دوں وہ کتابیں دیدیں گے، اور تم میرے صاحب سے قیمت لے لو،
 اور ٹیل کا نفرش کا مضمون متعلق قرآن میں نے عربی میں نہیں دیکھا، ہر پتر بتاؤ تو
 مہیا کیا جائے،

عکس اب زمین سے اوپر آگئی، اب امید ہوتی ہے کہ جلد بنے، شبلی، ۲۴ دسمبر ۱۹۰۹ء

لے منصور احمد صاحب کی عربی عبارت سے لابن ثنی القیو فی مطبوعہ مصر ریویو الذی وہ نمبر ۱۱-۱۲، ۷، لکھ میر ولایت حسین صاحب
 بنو کر کے پوری لکھو، لکھ ندوہ کی،

(۸)

مطبع کو لکھ دیا، وہاں سے کتابیں لے لو، میں رنگوں کہاں جا سکتا تھا،
تین ہزار چوبیس کھینچے گئے ہیں، یہ کالج کی زمین میں مدفون ہوں گے،
دلی سے جلسہ سالانہ ندوہ کی دعوت آئی ہے منظور سی کا فیصلہ ۱۴ جنوری، کو ہو گا، اگر جلسہ
وہاں ہوا تو اب کے بہت سے نئے کام کے ارادے ہیں، شبلی، ۱۴ جنوری، سنہ ۱۹۱۶ء

(۹)

عزیزی،

یہ کیا معاملہ ہے، کیا میر ولایت حسین صاحب یہ جانتے ہیں کہ کتابیں ڈیوٹی شاپ میں کھدی
جائیں، اور فروخت ہونے کے بعد اس کی قیمت دی جائے، اس طرح میں نے کبھی معاملہ نہیں کیا کرتا
اور اگر یہ نہیں ہے تو قیمت بھجور کیوں نہیں منگواتے، یوں کیوں مطبع سے طلب کرتے ہیں
جلسہ سالانہ ندوہ دلی میں قرار پایا، علی گڑھ کے لوگوں کو کثرت سے شریک ہونا چاہئے،
شبلی، ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۱۶ء

(۱۰)

عزیزی،

میں انتشار اللہ دو تین دن میں وہاں آتا ہوں، اور جناب ڈاکٹر صاحب سے ملوں گا، پروفیسر
ابو الحسن سے کہہ دو کہ میرے لئے گسٹ ہاؤس میں انتظام رکھیں گے،

لے کانفرنس مجلس میں ۲۷ علی اصطلاحات کی اردو دکنشری لکھنے کیلئے کانفرنس کوٹے تھے،

سخت افسوس ہے کہ تم جلسہ میں نہ شامل ہو سکو گے، ۲۸ مارچ کو اخیر جلسہ ہے، یہاں بعض لڑکے عربی تقریریں خوب تیار ہو رہے ہیں، ایک لڑکا اس قدر ادیبانہ عربی بول سکتا ہے کہ حیرت ہوتی ہے، شمس العلما بلکہ اچھے لڑکوں کی تقریر سن کر بہت غطوط ہوئے، عمارت تیزی سے بن رہی ہے، نہایت شاندار عمارت ہوگی، آس پاس کے سرکاری کالج اور بورڈنگ بھی سے دب گئے،

”فن انالس“ کے متعلق تفسیر کبیر اور کثافت میں کوئی اختلاف قرات مذکور نہیں، حالانکہ ان دونوں کو اس کا التزام ہے،

اور ”الیاس“ کا لفظ کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا، جملہ نہایت لغو ہو جائیگا،
شبلی،

۱۲ فروری ۱۹۱۰ء

سلسلہ خواجہ مولوی عبدالواحد صاحب ندوی اسٹنٹ ایڈیٹر المدال، سلسلہ شمس العلما سید علی بلگرامی،

(۴۵) مولوی عبد السلام صاحب ندوی کے نام،

(۱)

ماتر تہجی کے مضمون کی تصحیح کی درستی میں بہت توجہ کرنا، برا چھپے گا تو مجھ کو بہت لڑج ہو گا،
رپورٹ کا کیا حال ہے،

سیلیمان پر بھروسہ نہ ہوتا تو میں کوئی مضمون لکھ بھیج، خیر اب ڈارون کی تھیوری پر لکھ رہا ہوں
شبلی، اعظم گڑھ، ۱۶ مئی ۱۹۰۷ء،

(۲)

عزیزی عبد السلام،

رسالہ ادیب کی نسبت تم نے جو ریمارک لکھا ہے، وہ اڈیوریل میں لکھا جس سے قیاس ہوتا
ہے کہ میرا لکھا ہوا ہے مجھ کو اس سے نہایت افسوس ہوا، میرا وہ طرز عبادت نہیں ہے اور جو
مصرع تم نے نقل کیا، اس کو تو میں اپنے حق میں ازالہ حیثیت عرفی سمجھتا ہوں، آئندہ احتیاط
رکھو کہ ایسے مبتذل اور عامیانہ فقرے درج نہ ہونے پائیں گے۔

شبلی، دہلی، ۲۶ مارچ ۱۹۱۱ء،

اے دیکھو! ان مضمون الذمہ میں نکلا ہے، اے طلباء دارالعلوم کے جلسہ دستار بندی کی رپورٹ مکتوب الہ
مولانا کے حسب حکم ترتیب دے رہے تھے، اے دیکھو ۴۲-۱۷ مضمون الذمہ ج ۱ میں چھپا ہے، اس تاریخ کے
دوسرے ہی دن مولانا کے باؤں میں صدر ہو چکا تھا، لکھ مکتوب الہ اس زمانہ میں الذمہ کے سب اڈیٹر تھے، انھوں
نے الہ آباد کے رسالہ ادیب پر الذمہ غیر جلد، میں ریویو کرتے ہوئے لکھا تھا کہ۔ حالی میں الذمہ دے ادیب ظاہری شکل و صورت
میں اس آب و رنگ سے نکلا کہ تمام لوگ پکار اٹھتے، ع اس طرح کا جمال جو ایسا شباب ہو،

(۳)

مولوی عبدالسلام صاحب،

خط پہنچا، میانِ نعیم سے بوجھو کہ اگر ان کو وقت اور فرصت مل سکے تو دفتر سیرت سے وہ وہیں بیٹھے چند گھنٹوں کے لئے ترجمہ کی خدمت قبول کر لیں، معاذ اللہ بقدرِ کارگزاری جو وہ تجویز کریں مضامین قابل ترجمہ میں بھیج دیا کروں گا،

سیرت میں سے تم چند ممتاز ہیرو دیون کے قتل یعنی کعب بن اشرف وغیرہ جو ابتدائے ہجرت میں قتل کرائے گئے، ان روایتوں کو تہذیب التہذیب وغیرہ سے اور اصولی درایت سے چانچو، مولوی چراغ علی نے اس پر ایک خاص رسالہ لکھا ہے، لیکن اس کی تنقید کی حاجت ہے جو یہاں ہین ہو سکتی، دوسرے یہ کہ انھوں نے صحابہ کو بوجہ صغیرین ناقابل اعتبار بتایا ہے، یہ کافی ہین، مسلم گزٹ کا اب کون اڈیٹر ہے،

میان حمید کو حیدر آباد پانسو کی جگہ پر بلائے ہین، ہین تو پسند نہیں کرتا، لیکن حمید سے ہین نے دریافت کیا ہے، اگر وہ چاہیں گے تو جس قدر اس کام کی تکمیل کے مراتب باقی ہین، پورا کر دوں گا۔
شبلی، ۱۹ ستمبر ۱۹۱۳ء

(۴)

مولوی عبدالسلام،

تم اس قدر بھولے کیوں بناتے ہو، تم خود اگر قرآن مجید پر کوئی کتاب لکھتے تو کن غنوالوں

لے مکتولہ اس وقت مددگار سیرت تھے، اس تعلق سے یہ خطوط ہین، اے مولوی وحید الدین سلیم کے بعد،

کو لیتے، انھیں کو شروع کرو، پھر میں بتاتا بھی جاؤنگا، سر دست چند حسب ذیل ہیں،
۱۔ زبان کی تہذیب، غیر قابل اظہار چیزوں کو دوسری طرح سے ادا کرنا مثلاً
لاستم النساء، اذ اجاء احد منکم من الفأله،
۲۔ احکام توداۃ کے خلاف احکام،

۳۔ تاریخی ترتیب قرآن، سورتوں کی نشین تو آسان ہے، اتقان میں بھی ذکر ہے، لیکن،
صحاح ستہ سے مستنبط کرنا چاہئے، پھر ممالک، آیتوں کی ترتیب،
۴۔ ہر ہر دو کی سورتوں کی خصوصیات امتیازی،
تعب ہے کہ تم نے مقدمہ سرقہ کے متعلق کچھ نہیں لکھا کہ کیا ہو رہا ہے، مولا کی نسبت اگر
کچھ ثبوت نہیں ملتا تو اس کو چھوڑ کیوں نہ دیا جائے،

میتضہ کی جلد میں دارالمنین کا انگریزی مضمون ہے، وہ جیسٹریٹ بھیج دو،
میان مسعود سے کہہ دو کہ شیخ عبداللہ وکیل علی گڑھ کا خط آیا ہے کہ اوقات کی مہری قبول ہے
شہلی، الہ آباد، ۲۶ فروری ۱۹۱۲ء

(۵)

مولوی عبدالسلام،

تم جانتے ہو تو رسالہ کا کیا حشر ہوگا، میان مسعود اکیلے کیا کر سکیں گے، لیکن اگر یہی قصہ

سلسلہ سیرک تعلق سے قرآن مجید پر مولا مکتوب لایہ سے کچھ لکھنا چاہتے تھے، یہ عنوان اور مراد بار بار لو جھپٹتے، دیکھو ۱۲۔ یہ ۷ ملے متعلق متعلق
سرقہ، مولا لازم تھا دیکھو ہم ۱۱، نیز ہم ۱۵، سلسلہ مولانا نے اوقات ہلالی کی اصلاح کی جو تحریک شروع کی تھی مولوی مسعود علی ندوی اسکے مددگار
تھے خیال تھا کہ ایک علی رسالہ نکالا جائے، اور مکتوب لایہ اس کے سب اوپر ہوں، لیکن وہ اب اہل اہل کلمتہ میں جاتے ہیں،

تو اکرام اللہ خان کو لے لو، میں اُن سے کچھ سیرت کا کام لون گا، اور میں تجھیں معاوضہ دوں گا،
اگر اور کوئی شخص یہی استعداد رکھتا ہو تو تباؤ، کسی اور کو بھی قوتیار کرنا چاہیے،

تم اللہ لال میں جاؤ مضائقہ نہیں، لیکن یہ شرط کر لو کہ تم اللہ لال میں جذب نہ ہو جاؤ، یعنی جو
لکھو اپنے نام سے لکھو، اور نہ تمھاری زندگی پر بالکل پردہ پڑ جائیگا، اور آئندہ ترقیوں کے
لئے مضر ہو گا،

تم ایک مہینہ یا چالیس دن کی تعطیل لے سکتے ہو،

کس قدر افسوس کی بات ہے کہ کاتب کا مفت ہرج ہو رہا ہے، کاتب کا پتہ قاری عبد الوہاب
سے ملے گا، اسی محلہ میں رہتے ہیں، ان کو جا کر لاؤ، اور مسودہ یا کاپی لکھنے کے لئے اجزا دیو، ایک
دفتی میں چھوڑ آیا ہوں جس پر لکھا ہے کہ برائے کاپی، اس میں سے ایک دو جز دیو، جب وہ ہو جائے
تو نئے اجزا دیے جائیں، یہ کام بڑی مستعدی سے کرو، ورنہ مجھ کو ایک ایک دن کا
تخت ملال ہو رہا ہے،

کاتب کے لئے میان مسعود کو بھی لکھا تھا، شاید ان کو خط نہ ملے،

شبلی، الہ آباد، ۳۰ مارچ ۱۹۱۲ء،

(۶)

جناب مولوی ناصر حسین کے بھائی مولوی ذاکر حسین صاحب، انسب سمعانی مستعد

لیکے ہیں، ان سے مانگ لاؤ،

مسودات میں تم نے جو احکام کی تاریخ کا ذخیرہ جمع کیا ہے، وہ سیرت کے پٹے میں ہے،

نواب صاحب کے ہاں سے لیکر میرے پاس بھیجے لیکن رجسٹرڈ اور طبق پر اپنا نام بھی لکھو کہ واپس
جائے تو تم کو مل جائے،

اخلاق نبوی کا ذخیرہ بھی اسی کے ساتھ بھیج دو، رجسٹرڈ،

بشلی، الہ آباد، ۱۷ مارچ ۱۹۱۴ء،

(۷)

مولوی عبدالسلام،

بھائی تم ناراض ہو گئے، البتہ یہ وغیرہ کا مجھ پر کیا اثر پڑ سکتا ہے، ہمدرد یا کسی نے تھکے
متعلق ایک حرف بھی نہیں کہا، یہ خبر بھی تمہیں نے دی، میری غرض تو صرف اس قدر تھی کہ کام بھی
کرتے جاؤ،

تم کہتے ہو کہ اپنے ہوا خواہوں کی مبالغہ آمیز سفارش کرتا ہوں، بھائی تم سے بڑھکر کون
ہوا خواہ ہو گا، کہ باوجود میرے منع کرنے کے تم نے سلسلہ مضامین نہ چھوڑا،

مولوی ابوالکلام لیان نہیں ہیں لیکن تھکے بہت طالب ہیں، اور مجھ سے وعدہ لیا،
کہ اس سال میں جانے کی اجازت دوں گا،

اور اس سال میں جاؤ تو ناراض ہو کر کیوں جاؤ،

تم میری وجہ سے، یا میں تمہاری وجہ سے بدنام ہو چکے، پھر اخیر میں ناچاتی یہ کس مستدر
سے لکھو یہ نے مولانا مرحوم کے مستدری و اسلوب کے استغنائے جدید ایک طالب علم کو مولانا کی طرف سے جو خط لکھا تھا، اور جس کو مخالفوں نے بد
سے اڑا کر اخباروں میں شائع کر دیا تھا، اور جہت اخبار زمین مخالفین نے موفقت کا ہنگامہ برپا ہو گیا تھا، یہ تمام خط اسی واقعہ سے متعلق ہو چکا ہے۔

افسوس کی بات ہے، شبلی، دہلی، ۲۱ اپریل ۱۹۱۴ء

(۸)

مولوی عبدالسلام

سات الماری کتابیں جو جا بجا سے آئیں اس قدر مخلوط ہو گئی ہیں کہ کتابوں کا پتہ لگنا مشکل ہو گیا ہے، صرف مستندہ کتابیں پیش نظر ہیں، کتابوں کی پشت پر چین لگائی جا رہی ہیں، اور فن دار لگاؤ کی جگہ لیکن آج کل کوئی خرید تک پاس نہیں،

مقتطفات جلد ہندہم کر آئے تو بھیج دوں،

تم نے اپنے خط کی مسندت میں لکھا تھا کہ وہ ہجیان اور جوش کی حالت کا تھا گویا اصلی خیالات نہ تھے، لیکن اعتصاب کا مضمون لکھ کر اس خط پر جبری کر رہے ہو، اس کے علاوہ تمہاری تحریروں کا اثر اس لئے بے کار جاتا ہے کہ لوگ اب تک سمجھ رہے ہیں کہ تم میرے پاس ہو، اور گمراہی کے مضامین لکھ رہے ہو،

شبیر حسن نے صاف اظہار کیا، میں نے چاہا کہ اس کا دفعیہ کرو یا جاتا، لیکن خیال ہو کہ شاید تمہاری مرضی کے خلاف ہو، تمہاری صند اور ہٹ بھی عجیب چیز ہے،

اے دیکھو مکتوب ۷۔ اخبارات میں مکتوب ایسے نے اپنے خط کی مسندت میں لکھا تھا کہ وہ خط ہجیان اور جوش کا نتیجہ تھا، جیسا کہ میں نے بعد وادعہ اسلام کے طلبہ نے ناظم کے خلاف جب اصرار کیا کہ وہی تھی تو بعض علما نے کہا کہ یہ اصرار ایک ناجائز ہے، مکتوب ایسے نے اس کے جواز میں اہل لکھنؤ میں جس کے وہ اس وقت سب اڈیٹر تھے ایک مسندہ مضامین شروع کیا تھا، وہ بوند کے مولوی شبیر حسین نے ان مضامین پر ایک تردیدی مضمون لکھا، دیکھو ان کے لئے اہلال جلد ۴ و ۵،

ندوہ والے یہ اخیر چال خوب چلے آفتاب احمد خان کا فرنس کی حیثیت سے ندوہ کے معائنہ کو آتے ہیں، تلمذ حسین ان کے رہنما ہوں گے، پورا دار ہے مولوی نظام الدین کو بھی براے بیت لے لیا ہے،

تھالے مضامین دیکھتا ہوں مولوی ابوالکلام صاحب اجازت دین تو نام لکھا کرو، ایسے مضامین گناہ ٹھیک نہیں، اس سے کیا فائدہ کہ ایک شخص کی زندگی گم ہو جائے، تمھاری قوت اور نمود سے بہر حال ہماری سوسائٹی کو فائدہ ہی ہوگا،

شبلی،

عظیم گڈم، ۵ اکتوبر ۱۹۱۴ء



۴۶ مولوی عبدالباری صاحب ندوی اسسٹنٹ پروفیسر دکن کالج پٹنہ
کے نام،

(۱)

عزیزی،

خدا تمھارے عزم و ارادہ میں استقلال و برکت دے، ہمت بلند دار کہ تم
میں نے جو کچھ کہا تھا وہ قطعی ہے، یہ ممکن ہے کہ کوئی عمدہ دار صاحب مخالفت کریں، اس کا
البتہ کوئی قطعی فیصلہ میں نہیں لکھ سکتا، انشائے اللہ اوّل جولائی میں وہاں پہنچ جاؤں گا، موسم بہان
سہائیت خنک اور خوش گوار ہے، شب کو رضائی کی ضرورت ہوتی ہے،

وقف کے متعلق مسٹر حنیائے مفصل بحث ہوئی،

بہان ایک جلسہ بھی میری تحریک سے ہوگا، گورنر بھی وقف کے مؤید ہیں،

بھرتی کا حاسہ ہاتھ آیا، شبلی، بیٹی،

(۲)

عزیزی،

ہاں مجھ کو بہت تعجب ہوا کہ تم آئے اور بغیر سے چلے گئے، میں نے دوبارہ دریافت کیا تھا، اتنا
بہت خوشی سے تم کو اپنے گھر پر رکھتے، افسوس تم علی گڑھ سے چلے گئے، خیر اب استقلال سے
ایک جگہ جم کر رہو،

لے بیٹی عوبی کی کپیل کے بعد انگریزی کی تحصیل لے، اقبال احمد بنی لے، وکیل الہ آباد مولانا کے ایک عزیز، سلفی علی گڑھ کالج،

آہندہ مرحل کے لئے بھی مجھ سے جو کچھ ہو سکتا ہے میں ہمیشہ موجود ہوں،
 اب کی لیگ کو مجبوراً اپنی اسکیم (بطاہر) بدلنی پڑی بہت گورنمنٹ کا حاصل کرنا رزولیشن
 میں داخل کیا گیا، اور باتفاق منظور ہوا، تاہم حسبِ موقع تاویل کے لئے سوٹ ایبل کی قید بڑھا دی
 گئی، جلسہ کا عام رنگ جمہوریت کا تھا، گو اس میں مخالطہ بھی دیا گیا،
 سیرت بدر تک پہنچی،

(۳)

ہاں بھائی اب میں اپنا سایہ رکھتا ہوں،
 یہ حیرت انگیز بات ہے کہ بھوک میں کمی نہیں، لیکن اگر دو دن وقت کھاؤں تو کمی دن
 کھانے کے قابل نہیں رہتا،
 علی گڑھ کے لڑکے اب ہم لوگوں سے بھی آگے ہیں، بلکہ سچ یہ ہے کہ انکی حالت شوریہ کی تہا
 پہنچ گئی ہے، آزاد وہاں جائیں تو لڑکے انکی گاڑی کھینچیں،
 جوں سے ایک جنم کا سخت تقاضا آیا ہے، اخیر پانچ میں کوئی جلسہ ہے، کشمیر کا ارادہ
 تو کرتا ہوں اور کشیش کے اسباب بھی ہیں خصوصاً یہ کہ حکومت کے بڑے ارکان میرے دوست اور
 شاگرد ہیں، لیکن مارگریڈہ ازلیسمان می ترسد، ایک دفعہ اس قدر صدمہ اٹھایا تھا کہ اب تک
 نہیں سمجھتا،

سیرت چل رہی ہے، اب نظر آتا ہے کہ واقعی ایک ایسی تصنیف کی سخت ضرورت تھی یہ

لے مولوی ابوالکلام آزاد، سلسلہ پہلی بار کشمیر جا کر مولانا سخت بیمار پڑ گئے تھے،

دوسری بات ہے کہ میں پورا کرسکون گا، یا نہیں،
 چند اخلاقی اور تاریخی نظمیں لکھنی شروع کی ہیں، ایک دوا لعلال میں نکلی ہیں، قرن اول
 کے اخلاقی واقعات نظم میں آجائیں تو اچھا ہے،
 راجہ صاحب بغیر اس کے نہیں لکھتے کہ شیعہ ممبر بنائے جائیں، اور اس کو احتشام علی
 وغیرہ منظور نہیں کرتے کہ ان کی نمودین فرق آجائیں،
 آغا خان کی لیڈری ۶ خوش ذخیرہ دے دولت تعجل بود،
 اب کی سلم لیگ کی صدارت میان شیعہ کوئی لوگ کہتے ہیں کہ روح اور فرشتہ کا تباہ ہے،
 لیکن، ۶ اس گنگار کو درکار تھا ایسا ہی شیعہ، شبلی، یکم مارچ ۱۹۱۳ء،
 (۴)

عزیزی،
 السلام علیکم، آزاد کا ٹھکانا، وہ کشمیر جائیں تو زمانہ کو کیا کریں، یہ بلا ان کے ساتھ ہے، میں
 وہاں کے میر یا سے سخت خائف ہوں، اس لئے ہمت کر کے چوک جاتا ہوں، انکاراً منسوری
 جاؤں یا پھر وہی کہی،
 سیرت سادہ طور پر فتح مکہ و حنین تک پہنچ گئی، اب اطمینان سے اس کو دوبارہ دیکھنا
 ہے کہ چھپنے کے قابل ہو، عہد السلام کو بھی بلا لیتا ہوں،
 امتحان کے بعد تا افتتاح اسکول تم کہاں رہو گے،

لے راجہ سر علی محمد خان والی محمود آباد، سے انجیل میان محمد شیعہ لاہور سے اس موقع پر مولانا نے جو نظم لکھی تھی اس کا ایک نمونہ

اسلام کو گویا اب کی فتح ہوئی یعنی ڈیوٹیشن ٹوٹ گیا، لیکن راجہ صاحب وغیرہ اسلئے مجھ سے ناراض ہیں حالانکہ میں نے اس میں کوئی دیکھی نہیں لی، شبلی، ۱۳ مارچ ۱۹۱۳ء

(۵)

عزیزی،

سلام و دعا، خط ملا کشمیر کیا آؤں، اب بھٹی کے قابل بھی نہیں رہا یعنی دن بھر دروازے بند رکھتا ہوں، ہوا ذرا خشک ہو گئی ہے، تو اس کی برداشت نہیں ہو سکتی، ایک مرتبہ صرف اسی بے احتیاطی سے بخار آچکا، بھائی تیل تمام ہو چکا، بخدا اب مجھ میں کچھ نہیں رہا، عند ذلک ہم گھنٹوں میں سب ملا کر پاؤ بھر، بات کرنا گران ہوتا ہے، حالانکہ بخار وغیرہ کی کچھ شکایت نہیں، میرے خلاف اس قدر طوفان برپا رہا لیکن لکھنے کی طاقت نہ تھی اور اب تک کوئی مفصل تحریر نہ لکھ سکا..... کو بہت دنوں سے جانتا ہوں ان کا مسئلہ بن تو ہمیشہ سے معلوم ہے، لیکن اس قدر بدفہمی کا خیال نہ تھا، سخت حیرت یہ ہے کہ اب تک میری طرف سے ان کی نسبت کوئی بات نہ ہوئی نہیں آئی، میں نے کسی کی شکایت تک نہیں کی،

ابتدائیوں ہوئی کہ..... وغیرہ نے ان کو یقین دلادیا کہ اس سے آپ کی آزاد گوئی بتا ہو گی اس بھڑی میں وہ آئے اور پھر یہ لوگ اور بڑھاتے گئے، یا شاید اور کوئی وجہ ہو، بھائی بات یہ ہے کہ،

خاطر یک دو کس ارشاد شود از تو میراست

زندگانی بہ مراد ہمہ کس نتوان کرد،

یہاں بعض عمدہ کتبا میں ہاتھ آئیں، انساب سمحانی نہایت نایاب اور ضخیم کتاب یورپ سے
 نوٹوین چھاپی، جامع مسجد کے کتب خانہ میں قفّال کی کتاب محاسن الشریعہ کا قلمی نسخہ ہے
 جو نایاب ہے۔

سیرت ہوتی جاتی ہے، غزوات پر یو یو لکھ رہا ہوں، افسوس سید سلیمان کو آزاد نہ
 چھین لیا، عبد السلام اچھے ہیں لیکن لائینی مفتا،

بھائی میں تو اب چریغ سحر ہو رہا ہوں، تم لوگ اسی اپنی ذمہ داری کو محسوس کرو، میں اپنے
 عیوب کو سب سے بہتر جانتا ہوں، المراء اعصاف بنفسہ، لیکن علی صحیح مذاق کا پھیلانا اپنا کام
 سمجھتا رہا، اگر اس میں ذرا بھی کامیابی ہوئی ہو تو مسلم گزٹ کے مصنوعی معاہدے قبول کرنے پر آمادہ
 ہوں، سخت افسوس یہ ہے کہ ہر حیثیت سے زمانہ میں فرازاری بڑھ گئی ہے، نیک و بد کی تمیز
 مطلق نہیں، ابھی آغا خان علی محمد خان، محمد علی کو آسمان پر چڑھایا، ابھی اوپر سے زمین پر دے ٹپکا
 اپنی گرہ کی عقل نہیں، مسلم گزٹ کی ہر تحریر کو ایک لوٹا اڑھ کر سمجھ سکتا ہے، کہ معاندانہ اور یک
 طرفہ ہے، لیکن سیکڑوں احمق اس کی حریت کے قائل ہیں،

ایک نظم الاملا میں اپنے نام سے بچدی ہے، زیادہ پر جوش ہے، لوگ اور برامین گے،
 مدینہ یونیورسٹی کی تجویز میں قسطنطنیہ کو لکھنؤ سے تو اڑدو، اخیر لیکن بہت ضروری چیز ہے،
 افسوس ہے کہ اب بہت نہیں کہ اس کے متعلق کچھ کر سکوں، پہلی سی بات ہوتی تو
 مدینہ جا کر کیا مشکل تھا،

شبلی، بیہی، ۱۰ جون ۱۹۱۳ء،

(۶)

غزنی،

خط پونچا، ہاں آنکھ خوب پختہ ہو گئی، یہ سال تو گیا جیتا رہا تو اگلے برس قدر ہوگی،
 مئی تک تو ضرور پہلی چلا جاؤنگا، پار سال اپریل میں گیا تھا، اپریل میں میرا کمرہ ناقابلِ برداشت
 ہو جاتا ہے، یارون نے میرا صندوق حسین مار کے نوٹ اور ضروری کاغذات مجھے میرے نوکر کو لا کر سرفہ
 کر دیا، پولیس نے بھی یون ہی تحقیقات کر کے اغواض کیا،

دارالعلوم میں اندھیر مچا ہوا ہے، مولود تک روکا گیا، تین دن کی سخت مطارت کے بعد بہت سی
 شہر الطہر اجازت ملی، سیرت نبوی عنقریب مطبع جائیگی، گو ابھی پہلا حصہ بھی مکمل نہیں ہوا،

شبلی، الہ آباد، ۹ مارچ ۱۹۱۴ء، (۷)

سلام علیکم جو خبریں تم نے سنیں، ایک بھی صحیح نہیں، اب میں کشمیر کے سفر کے قابل کمان ہوں
 ۶ اضعف بہر جا کہ شہسبتم وطن شد، شبلی، ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء،

(۸)

غزنی،

میں اب تک حسین عظیم لکھ میں ہاؤ گھر جو تین چار کوس ہے، نہ جاسکا، ارادہ جائیکا تھا لیکن اتوار یا دو شنبہ
 تک تمہارا انتظار کرونگا، فرضاً اگر گھر گیا بھی تو اس وقت تک آ جاؤنگا، میں واقعاتِ حال سے اس قدر افسردہ
 ہو گیا ہوں کہ اب کسی بات سے طبیعت شگفتہ نہیں ہوتی، شبلی، عظیم گٹ، ۱۷ اکتوبر ۱۹۱۴ء،

سے بھائی کی وفات،

(۴۷) مولوی عین الدین نڈی کے نام

(۱)

عزیز می عین الدین جو مصیبت مجھ پر پڑی، شاید تمہیں معلوم نہیں، عمر بھائی اسحاق نے جو میرا دوست و بازو تھا، انتقال کیا، میں مدت تک کسی کام کے قابل نہیں رہا، دارالتصنیف کا بس انتظام ہو گیا تھا، اشوال میں یہ کلاس کھل جاتی لیکن اب کیا کہوں،
بشلی، الہ آباد، ۱۴، اگست ۱۹۱۴ء،

(۲)

عزیزم،

جواب طلب باتیں پہلے لکھ چکا ہوں، ندوہ کے طلبہ کا مختلف مقامات ملک میں پھیلنا مقاصد ندوہ کے لئے زیادہ مفید ہے، بہ نسبت اس کے کہ ندوہ ہی میں رہیں، یا پرائیویٹ تعلقات پر کثافت کریں، سید سلیمان کیلئے بھی مختلف کوششیں کر رہا ہوں، اگرچہ ہر دست صرف ۲-۳ مہینے کیلئے جھکوانا ضروری، انتظامی جلسہ میں سالانہ جلسہ کی تاریخ معلوم ہوگی، اگر تار کے ذریعہ سے مطلع کرو تو بہتر ہے، مسعود علی بڑے تقاضے جھکواتے ہیں، یوں بھی آنے والا تھا، لیکن وہ ان کمین میری جمعیتِ خاطر میں فرق نہ لے، خلاف مزاج باتوں کے دیکھنے سننے کے اب قابل نہیں رہا،
بشلی، ۱۴، جولائی ۱۹۱۴ء،

(۴۸) مولوی سید ابو ظفر و سنوی ندوی کے نام،

(۱)

سور کے چند خصائل بدین قرآن مجید میں توصاتِ حرمت کی تصریح ہے، ^{علیکم} المیتۃ والدہ ولحم الخنزیر تو ریٹ و انجیل کا حال مجھ کو معلوم نہیں،
عوام کو رام کرنا تو بہت آسان ہے، آنحضرت صلی علیہ وسلم کے صحیح اخلاق، تواضع، فیاضی، عفو
وغیرہ کا بیان مؤثر طرح کیا جائے تو عوام پر بھی نہایت قوی اثر ہوتا ہے،
وقفِ اولاد کا ڈیپوٹیشن عنقریب کلکتہ جائیگا،
سنسکرت کے پڑھنے والے نہیں ملتے،
تم وہاں کیونکر پہنچے؟ شبلی ۱۰ جنوری ۱۹۱۲ء۔

(۲)

میں آج کل سخت عظیم الفرصت ہوں،
ابنِ خلدون اور ابنِ خلکان میں ابنِ خلکان زیادہ معتبر ہے، اگر ابنِ خلدون فلاسفر ہے،
خطیب بغدادی چوتھی صدی میں تھا، شبلی،
۱۰ جنوری ۱۹۱۲ء۔

اے ایک عیسائی نے کتبِ بابیہ سے سور کی وجہ حرمت پوچھی تھی کتبِ بابیہ نے مولانا سے دریافت کیا، اسے توراۃ نے بھی
سور کو حرام بتایا ہے، انجیل کو حرام و حلال سے تعلق نہیں اسلئے یعنی روایت کی غرض سے دارالعلوم میں طلبہ نہیں ملتے،

(۳۳)

نعت خان عالی تخت متعصب شیعہ تھا، عالمگیر کے باورچیخانہ کا مہتمم تھا، سیرت غزوہ بدر تک پہنچی، ناظم کوئی مقرر نہیں ہوا، شبلی، ۲۰ جنوری ۱۹۱۳ء

(۳۴)

عزیزی، السلام علیکم،

مُتَوَّہ نہایت بے عزت جانور ہے، کوئی جانور ایسا نہیں ہے کہ اپنی جفت کی نسبت اس کو عزت نہ ہو اور دوسرے سے اس کا تعلق پسند کرے، لیکن سور اس سے مستثنیٰ ہے، اس کے علاوہ طبعاً اسکی غذا فضلہ ہے، اور وہ نہایت ذوق سے کھاتا ہے، مجھکو خود یہ مشاہدہ گذرا ہے، حضرت عیسیٰؑ نے شادی نہیں کی تو یہ ان کی رہبانیت تھی، ان کی یہ عام تسلیم تھی، انکا مقولہ ہے کہ "سہوئی کے ناکے سے اُونٹ نکل جاسکتا ہے" لیکن صاحب دولت خدا کی سلطنت میں نفل نہیں ہو سکتا، شادی نہ کرنا تمدن کے خلاف ہے، اس لئے وہ کسی خاص آدمی کے لئے جائز ہو سکتا ہے، لیکن موسائٹی کے لئے مضر ہے،

رسول اللہؐ نے ۳۵ برس تک خدیجہؓ کے ساتھ شادی کے دن ۷۰ برس کی بچین کسی سے شادی نہیں کی، پریشاب کا بلکہ انحطاط کا زمانہ ہے، اس لئے اگر مقصود ہوائے نفس ہوتی تو اس زمانہ میں اور شادیوں کی ہوتیں، جو شادیوں کیلئے اکثر لوہنگی بچین، یعنی ان کے ذریعہ سے بڑے بڑے عواید کے قبائل سے اتحاد پیدا ہوا اور ان میں اسلام پھیلا،

از دلج مطہرات کو فیضی حالات دیکھو تو صاف معلوم ہو جائیگا، اس بحث پر سرسید مولوی میر علی

نے اچھا لکھا ہے، کم از کم مولوی امیر علی اور سرسید کی تصنیفات پڑھنی چاہئے،

شبلی، ۲۳ جنوری ۱۹۱۲ء،

(۵)

۱۔ ہندوستان نہ دارالحرب ہے نہ دارالاسلام بلکہ دارالامن ہے، کسی کا مال غصب کرنا کسی کو

میں بھی جائز نہیں،

۲۔ بنک کا سود میرے نزدیک جائز ہے، شاہ عبدالعزیز صاحب کا فتویٰ اس کے متعلق

چھپ گیا ہے،

۳۔ وقف کی کارروائی جاری ہے، ابھی وفد پیش نہیں ہوا،

شبلی، ۲۲ فروری ۱۹۱۲ء،

(۶)

دارالامن کے احکام میں تنوع ہے یعنی وہاں سے ہجرت واجب نہیں اور نہ جہاد

جائز ہے لیکن رہا جائز ہے جس طرح لاس، بابین الحسانی والمسلم،

وقف کے مسئلہ میں انشاء اللہ کامیابی ہوگی، اسی مہینہ میں اس کا فیصلہ ہو جائیگا، میں چیکٹ

وغیرہ بھیجنے کا کام نہیں کر سکتا، سید سلیمان کو لکھو وہ مجھ سے البلاغ لے لیں اور تم کو بھیج دیں،

جلسہ سالانہ میں آؤ، شبلی، ۱۰ مارچ ۱۹۱۲ء،

اے مولانا! مرحوم نے فقہ حنفی کی رو سے ہندوستان کے دارالحرب اور منافع بنک کے سود نہونے پر ایک پورا رسالہ

لکھا ہے جو عنقریب طبع ہوگا، اے فقہانے احقان کے نزدیک،

(۷)

سلام سنون، یہاں کی سند گورنٹ میں مسلم نہیں ہے،
 ایشیائیوں کے ساتھ چاہتا ہوں کہ جواب لکھ سکتے ہوں، ان بیچاروں کی روٹی یون ہی جلتی ہے،
 بٹلی، لکھنؤ، ۱۴ مارچ ۱۹۳۲ء

(۸)

عزیزی، وہاں یہاں نوکری ملنا باہر کے لوگوں کو سخت مشکل ہے، میں یہاں ۴ برس تک
 ملازم رہا، اس زمانہ میں بھی کسی عزیز کو کوئی ملازمت نہ دلا سکا،

میرے لیے جو کچھ ہو جاتا ہے وہ مخصوص حالت ہے اور بغیر میری کوشش کے ہوتا ہے، تم
 اگر تصنیفی لیاقت میں ترقی کرتے تو میں یرت میں لے لیتا، بٹلی، ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۲ء، حیدر آباد، کچی گڑھ

(۹)

عزیزی، دعا، تمہارے ایک ہوطن اور شاید قریبی بھی ہو لوی عبدی جیسا اسٹنٹ اکاؤنٹ جنرل جو علی ذرا
 بھی لکھتے ہیں، اس میں نے تمہارے متعلق ذکر کیا تھا، انھوں نے کہا کیا وہ یہاں سہ ہلعمہ کی ملازمت منظور کریں گے
 میرے حوالہ سے تم ان کو خط لکھو، شاید وہ کوئی صورت نکالیں، میری تائید کی ضرورت ہوگی تو
 میں موجود ہوں، بات یہ کہ میں نے اپنے بیٹے کیلئے بھی سفارش نہیں کی لیکن موقع اچھائے تو ہر طرح کی تائید
 کر سکتا ہوں، میں نے تمہاری تعریف بھی ان سے کر دی ہے،

یہاں تعلیمات کے افسر لطیفی صاحب ایک شخص بھٹی کے ہیں، وہ پنجاب میں سولین تھے،
 انگریزی دان ہیں، عربی سے واقف نہیں، بٹلی، ۱۱ نومبر ۱۹۳۲ء، حیدر آباد، کچی گڑھ،

لے مراد آباد کے ایک اخبار کا نام،

ضمیمہ کا تیسرا جلد اول
۴۹۔ صفی الدولہ حسام الملک نواب سید علی حسن خان جہا کے نام،

(۱)

مطاعی! ایک نہایت ضروری امر گزارش ہے، آپ کو معلوم ہو گا کہ یورپ میں علوم مشرقیہ کے علما کا یکمجمع ہے جس کو اورینٹل کانفرنس کہتے ہیں، یہ نہایت معزز کانفرنس ہے، اور تمام یورپ مسٹر شام کے علمایہ جمع ہوتے ہیں، اس وقت اس کا اجلاس اٹلی میں ہے، ریاست حیدر آباد نے سید علی ہجویری کو اس کی شرکت کیلئے بھیجا ہے اور پنجاب گورنمنٹ نے ہمارے مسٹر آرنلڈ کو، میں بھی لٹا، اللہ جانے گا آپ قصد کرین تو متعدد فائدے ہیں،

۱۔ ریاست کی ناموری، ۲۔ آپ کو یونیورسٹی کا فیلو ہونا آسان ہو گا،

۳۔ آپ کی عمدہ ڈاکٹر ٹری کی گورنمنٹ کے نزدیک نہایت وقعت بڑھ جائیگی،

۴۔ واپسی کے وقت مصر و قاہرہ کی سیر،

لطفِ صحبت الگ، خرچ بہت بہت ایک ہزار مع خرچ واپسی جو اسے مطلع فرمائیے،

شبلی، نعمانی، ۳۱ جولائی ۱۸۹۹ء

(۲۵)

مخدومی، تسلیم، والا نامہ درود فرما ہوا، آپ کو نہیں بلکہ ریاست کو مبارک باد دیتا ہوں کہ اس کے علمی ترقی کے آثار شروع ہو گئے،

آپ یقین فرمائیں کہ میں آپ کے حق میں دعا کے خیر کیا کرتا ہوں، اس لئے نہیں کہ آپ دولتمند

لے ریاست بھوپال، لے نواب صاحب اس زمانہ میں بھوپال کے ہزیری ڈاکٹر مسٹر،

اس کو تو میں کیسے نہیں سمجھتا ہوں بلکہ اس لئے کہ آپ کی ذات سے ایک ایسی زمین کی تربیت کی
امید ہے جہاں کبھی علم کی ہوا بھی نہیں چلی تھی،

آپ کی یہ تجویز کہ مین قوم کے روپیہ سے جاؤں گے، آپ کے علمی مذاق کی دلیل ہے، لیکن
اس کے دو پہلو ہیں، (۱) میری مالی اعانت، تو اس کی ضرورت نہیں، اور اگر کسی قدر ہے تو
اس کو حیثیتِ نفیس نے رفع کر دیا ہے، (۲) قوم کی علمی قدر دانی کا ثبوت، تو اس قدر دانی کا ثبوت
اور لوگوں پر بھی ہو سکتا ہے،

مولانا! اصل یہ ہے کہ ابھی ملک کی یہ حالت نہیں کہ اس قسم کے کام تحسین کی نگاہ سے
دیکھے جائیں، آپ کو تو یہ پہلو پیش نظر ہے کہ قوم نے مل کر ایک اچھا کام کیا، اور عام زبانوں پر یہ
ہو گا کہ شبلی در یوزہ گری کر کے یورپ گیا،

میں جس وقت اچھا ہو گیا، یعنی گھر سے نکلنے کے قابل ہو تو سب سے پہلے آپ کی ملازمت
کا قصہ کر دوں گا، لیکن ہنوز دہلی دور است، آپ کو میرے استادِ اعلیٰ کا اندازہ نہیں
محض یہ ہے کہ مین نے وصیت نامہ تک لکھوا دیا تھا، اور باوجود عدم دولت مندی کے اس
بیماری کی بدولت قریباً میرے ہزار روپے صرف ہوئے،

اسی زمانہ میں سفیرِ کابل مہتمم شملہ نے دس ہزار روپیہ نقد کے معاوضہ پر ابنِ خلدون کے
ترجمہ (بحکم امیر صاحب) کے لئے جھکو لکھا مین نے انکار کیا، اگرچہ اب مجھ کو کبھی مین نے انکار لکھا،
ہاں ایک خوشی کی بات یہ ہے کہ امیر صاحب انگریزی علوم و فنون جدیدہ کے ترجمہ
لے اور ٹیل کا فرائض کی شرکت کے لئے،

کا ایک محکمہ قائم کرتے ہیں، فارن آفس سے مشورہ بھی لے لیا ہے،
 اس میں ہم انگریز اور ۴ مترجم نوکر ہوں گے، مجھ کو بہ مشاہرہ معتد بہ اس محکمہ کا سکریٹری
 کرنا چاہتے تھے لیکن میں نے اس لحاظ سے انکار کیا کہ کلکتہ میں پابندی کے ساتھ رہنا میں پسند
 نہیں کرتا، اور محکمہ دہن قائم ہو گا تاہم میرے ذریعہ سے مترجموں کا انتخاب ہو رہا ہے، جب
 صحرائے افغانستان میں یہ ادب کچ پیدا ہوئی ہے، تو بھوپال کا مرغزار تو بڑی قابلیت رکھتا
 ہے، وائسلیم،

مکاتیب سلاطین کا نسخہ قلمی آج ارسال کرتا ہوں رسید عنایت فرمایا گیا،
 شبلی، اعظم گٹھ، وراگت شہ

(۴)

مکرمی،

والا نامہ اور رُوداد پہنچی،

میں ایک مہینہ سے حیدر آباد میں ہوں، آتے ہوئے خیال تھا کہ آپ ملتا آؤنگا، لیکن
 سرکارِ عالیہ کی علالت سے خیال ہوا کہ آپ پریشانی کی حالت میں ہوں گے بہر حال یہاں
 آیا تو نواب مدار المہام بہادر نے مجھ کو روکنا چاہا، یہاں ایک خدمت امور مذہبی کی ہے جس کا
 بجٹ کئی لاکھ کا ہے، یہ خدمت مجھے دیکھانے کی تویز ہوئی، لیکن اب تک میں نے منظور نہیں کی،
 یہاں ایک بڑا جلسہ میرے لکچر کے لئے ہوا جس میں تقریباً ڈیڑھ ہزار بزرگوں کا مجمع تھا،
 لکچر کا سبکدوش علم کلام تھا، ایک صاحب قلمبند کرتے گئے تھے چنانچہ جس قدر قلمبند ہوا وہ چھپ کر نیا لکھ

اور خدمت اقدس میں پہنچ گیا،

میں مولوی سید علی صاحب بلگرامی کے دولتانہ پریم ہوں، ان سے آپ کا ذکر بھی آیا، آپ کے بھوپال کی ملاقات کا ذکر کر کے آپ کی تعریف کی، میں مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ جناب نواب صاحب مرحوم و مغفور کی عہدہ تصنیفات مطبوعہ مصر و ہند ان کو تحفۂ ارسال فرمیں، روداد مدرسہ میں نے دیکھی اور نہایت مسرت ہوئی، اخذ کرے روز افزون ترقی ہو، میں تو چاہتا ہوں کہ واپسی میں خود مدارس کو دیکھ کر ایک یادداشت لکھوں، لیکن آپ فرمائیں تو روداد پر اپنی رائے لکھ کر اخبارات وغیرہ میں بھیج دوں، انگریزی روداد مولوی سید علی صاحب نے لے لی، مدت کے بعد آپ ہمکلامی کا لطف ملا، اس لئے خلاف عادت دراز نفسی تک نوبت آئی،

والسلام،
شبلی نعمانی، ۲۴ مارچ ۱۹۰۷ء

(۵)

مکرمی،

آپ کا اس سے پہلے کوئی والا نامہ نہیں آیا،
کالج میں جو رقم آپ دیکھ بھلا وہ کیاتی ہے، اردو کیلئے جو جلسہ لکھنؤ میں بہ صدر انجمنی نواب محسن الملک ہوا تھا، اس کے لئے جو ن پور سے چندہ آیا تھا، اس کو میں مانگ رہا ہوں وہ تو ملتا ہی نہیں، کالج کے چندہ میں سے بھلا کون دیتا ہے،

آپ اپنے فرائض پوچھتے ہیں، کیا تو اللہ انجمن آپ کے پاس نہیں بھیجے گئے، ارشاد ہو

تو اب بھیج دوں،

ندوۃ العلماء کی طرف سے میری ایڈیٹری میں ایک ماہوار علمی رسالہ نکلنے والا ہے، انشاء اللہ
 زور کا پرچہ ہوگا، آپ کبھی کبھی اس میں اظہارِ بضائیات فرمائیں،
 انجمن کی طرف سے میں معصمتی اور میر تقی وغیرہ کی مصنفہ تذکرۃ اشعار چھپوانا چاہتا ہوں کیا آپ کے
 کہتے ہیں ان تذکروں میں سے کوئی ہے؟

میں آج کل متنوی مولوی روم پر ایک بڑا مفصل ریویو لکھ رہا ہوں، میں سوانح میری مولانا روم،
 شبلی، ۲۱ اپریل ۱۹۹۳ء

(۷۱)

مکرمی،

والا نامہ پہنچا، دریافتِ خیریت سے اطمینان ہوا،
 میرا آپ کے سخت ہرج ہوا، مدتوں سے تصنیف کا کچھ کام نہ کر سکا، اس لئے میں نے ندوۃ
 چند مہینوں کی رخصت لی، یہاں نہایت تنہائی اور سکون کا مکان ہے، شہر سے دور باغ ہے، بنگلہ بڑا
 دور دور تک آدمی کا پتہ نہیں، کتب خانہ ہے، غرض بڑے اطمینان سے مصروفِ تحریر ہوں،
 بھٹی اور حیدر آباد چلتے، لیکن وہ ممالک گرمی اور برسات کے کام کے ہیں جب کہ یہاں
 آگ برستی ہے، یا سخت گھس ہوتی ہے، اس وقت تک میں کچھ لکھ لوں گا، غرض کم از کم، ایک مہینہ کے
 بعد چلتے، آئندہ جو راسے ہو اس سے مطلع فرمایاں گا،
 نواب صدر الدین خان بڑودہ اپنے چھوٹے بچہ کو ندوۃ میں بھیجتے ہیں، میں نے لکھ دیا
 ہے کہ ابھی ٹھہر جائے،

ہسٹری آف پرنس لٹیر مصنفہ براؤن میرے کتب خانہ میں ہیں مکی، لیتا آؤنگا،
جناب نواب صاحب کی خدمت میں تسلیم، شبلی، عظیم گڈ، ۲۹ مارچ ۱۹۱۲ء

(۷)

مکرمی،

تسلیم جلسہ قرار پایا گیا، ایک ہزار تین سو مزارت ہے حصہ رسدی آپ پر بھی آیا تو فیاض القیوم
کی نقل کا بہت اصرار ہے، کسی کاتب کو وہیں مقرر کر دیجئے کہ وہیں ٹھیکہ نقل کرے، اجرت وہ خود دینگے
بلکہ دے رہے تھے، میں نے کہا پھر منگوا لوں گا،

کاتب نہ ملے تو فی صاحب جو مقبرہ گولا گنج میں رہتے ہیں ان کو بلوایجئے،

شبلی، ۸ مارچ ۱۹۱۲ء

(۸)

مکرمی، تسلیم

خط پہونچا، واقعہ یہ ہے کہ یہاں کا جلسہ عام وہیں کی اصلاحی کمیٹی کی فرغ ہے، اس بنا پر تار
صرف سکریٹری کے نام بھیجا گیا، باقی حکیم صاحب اور دیگر صاحبوں کے نام الگ خطوط جائیں گے حکیم صاحب
کل کام کرتے ہیں لیکن ان کی کثیر الاشغالی کا یہ حال ہے کہ ان کا ایک دن کا کام میں ایک مہینہ میں
بھی انجام نہیں دیکتا، اس لئے ان سے فرو گذاشت ہو جائے تو کیا تعجب ہے، میں صحت کے لحاظ
سے یہاں مقیم ہوں،

لے آئندہ خطوط غزوہ کے اصلاحی جلسہ متعلق ہیں جس کو صاحب محمود سکریٹری رکھے، اور جس کا ہونا دہلی میں قرار پایا تھا، تلخ میچ ملک
حکیم جمل خان،

یہاں کے جلسہ کی مخالفت کی کارروائی بہت زور شور سے کر دی گئی ہے اور اخبارات کو اپنے موافق کیا جا رہا ہے، یہ خیال ہے کہ خود لکھنؤ سے مخالفت کی ایک بڑی پارٹی شریک جلسہ ہوگی اور ہر قسم کی اتیری ڈالے گی،

آپ صاحبوں کی بھی پوری جمعیت کے ساتھ آنا چاہئے، اگرچہ لڑائی مقصود نہیں، بلکہ خواہ یہ ہے کہ غیر طرفدار لوگ، معاملہ کا بہ آسانی تصفیہ ہونے کی راہ نکالیں،
شنبی، دہلی، ۱۷ اپریل ۱۹۱۴ء

(۹)

مکرمی،

مقامی کمیٹی جلسہ کے انتظام میں مصروف ہے، باہر سے بہت سے لوگ آتے نظر آتے ہیں خطوط آرہے ہیں، مولوی خلیل الرحمن صاحب ہنسی سخاوت علی، نواب وقار الملک، مولوی حبیب الرحمن خان کے مواجہ میں مختلف جلسے معاملات کے طے ہونے کے ہوئے، گو میں شریک نہ تھا، اب تک جو امور طے ہوئے بظاہر قابل اطمینان ہیں، دیکھئے اگر اخیر تک قائم رہ جائیں، ایک خاص امر میں زیادہ بحث ہے اور وہ ۱۰ کے جلسہ کا انعقاد ہے،

بہر حال دو ایک دن میں آخری نتائج معلوم ہو جائیں گے اور مطلع کرونگا، کوئی افسوس آپ کی اصلاحی کمیٹی کے منظوری کے طے نہ کیا جائیگا، ابھی تک مسودہ ہے، گرمی حد سے زیادہ ہے، ہر وقت میٹھی پیش ہے،

میان مسودہ کو بٹوا کر خط دیکھا دیجئے گا، ولایتیلم، شنبی، ۲۹ اپریل ۱۹۱۴ء

مکرمی

پرسون بیان ہلالی کمیٹی کی مجلس شوریٰ منعقد ہوئی، بہت دیر تک بحث رہی، مسٹر محمد علی نے اس بات پر زور دیا کہ یہ کمیٹی پچھلے واقعات کی تنقید سے تعلق نہ رکھے، بلکہ صرف یہ پیش نظر رکھے کہ آیا ایسے قاعدے بنائے جائیں اور پبلک مداخلت کو اس قدر قوی کیا جائے کہ کسی کو خود غرضانہ کارروائی کا موقع نہ ملے، غرض یہ قرار پایا کہ ۲۴ مئی کو ایک جلسہ مدعو کیا جائے جس میں تمام ارکان جمع ہوں اور پورا خاکہ اس طرح مرتب کر لیا جائے، کہ بار بار اجتماع کی ضرورت پیش نہ آئے، ہر طرف کے کوشش کے لحاظ سے ان لوگوں نے دہلی کو مقام جلسہ تجویز کیا، اور مجھ سے کہا کہ تم نواب صاحب کو لکھو کہ وہ تمام ارکان کے نام گشتی خطوط جاری کر دیں، خط میں جلسہ کی اہمیت ظاہر کی جائے اور لکھا جائے کہ بار بار آپ لوگوں کو سفر کی تکلیف نہ دی جائیگی، لیکن اس دفعہ تشریف لانا ضرور ہے، ارکان کے نام آپ کو معلوم ہوں گے یعنی مسٹر محمد علی، پیر زادہ مولوی محمد حسین، تھوڑے حکیم اجل خان صاحب، مولوی عبداللہ صاحب فچوری، مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسر، مولوی غلام الثقلین، آپ اور حکیم صاحب اور مولوی نظام الدین صاحب، کارروائی جلد کر دیجئے، آپ کو دہلی آنا پڑیگا، میں صرف اسی لئے رو لیا گیا، ورنہ بیسی جانا ضرور ہے، بیان گرمی بہت تکلیف دہ ہے،

آپ کی کمیٹی کمیٹی کے لئے بہت کام باقی ہیں، آپ نقائص موجودہ کی تحقیقات بھی کر سکتے ہیں اور شائع کر سکتے ہیں، امرزہیمع البیدریگ کی رپورٹ تعلیم ضرور قابل اشاعت ہے،

خطوط اس قدر جلد جاری ہونے چاہئیں کہ ۲۴ تک لوگ دہلی آسکیں، مولوی غلام الثقلین

کو خاص طرح سے تاکید لکھے،

میرے خاص ضروری کام جو پیارے صاحب متعلقین، اس کے لیے دوسرا صفحہ ملاحظہ فرمائیں

شبلی،

(۱۱)

مکرمی،

تسلیم حکیم صاحب شکر چلے گئے، جلسہ مشورہ صرف ایک ہوا، اس کی کیفیت لکھ چکا ہوں، حقیقت یہ ہے کہ طریقہ کار روایتی ۲۴ مئی کو اچھی طرح متین ہو سکے گا، کہ دونوں کمیٹیوں میں کام کیونکر تقسیم ہوا، بے شک پچھلے واقعات اور خرابیوں کے پیچھے پڑنا چند ان سود مند نہیں، لیکن اب جو کچھ ہو رہا ہے، اس کی خبر تو رکھنی چاہئے،

وہاں کے ارکان کو صرف اصلاح کی ضرورت پر متوجہ کرنا چاہئے، اور جب نیک نیتی اور بے غرضی سے کام ہو گا تو آپ کا دائرہ خود بخود بڑھتا جائیگا، اڈیٹر مسلم گزٹ کو ہمارا کہنا ضرور ہو، تو جیسے کہ مسٹر محمد علی سے بھی وہ لوگ ناراض ہیں، حالانکہ وہی کہتے ہیں جو ڈاکٹر ناظر حسن غیر کہتے ہیں، نظامت کی نسبت نواب اسحاق خان نے تو جلسہ عام میں تسلیم کر لیا کہ ناقص اور بے قیادت ہے، یہ بھی یقینی ہے کہ موجودہ ارکان سب بے قاعدہ ہیں، اور نئے سرے سے انتخاب کی ضرورت ہے، اسی نظامت کا بھی قطعی فیصلہ ہو گا،

جلسہ عام وہ لوگ لکھنؤ میں کرنا چاہتے ہیں، اور نظامت کو باقاعدہ بنانا چاہتے ہیں، اس کے متعلق تبصرہ سواجہ اور آپ کے مشورہ کے کوئی رے عرض نہیں کر سکتا،

کیا یہ توقع ہے کہ حکیم عبدالولی صاحب اور مولوی نظام الدین جن صاحب دہلی میں آئیں، دہلی کی روداد، آپ یا مولوی نظام الدین جن صاحب کی طرف سے مختصراً قلمبند ہو کہ سرکار بھوپال کے پاس جانی چاہئے، اور یہ کہ اس کا پہلا اجلاس ۲۴ مئی کو دہلی میں ہو گا، ارکان کا نام تفصیل لکھا جائے، اور یہ امر کہ اگر تنظیم نے اصلاحیں منظور کیں اور ان پر عمل کیا تو اطلاع دیجائیگی،
شبلی، ۱۹ مئی ۱۹۱۴ء،

(۱۲)

مکرمی،

کئی خط جو طلب لکھ چکا ہوں، مخالفوں نے اب یہ مشہور کرنا شروع کیا ہے، کہ میں نے ندوہ کا نصاب تعلیم ٹھکانہ رکھا تھا جو اب تک جاری ہے، نواب اسحاق خان کی یادداشت میں بھی اس کا اشارہ ہے،

نصاب تعلیم مطبوعہ، ندوہ سے کسی کے ذریعہ سے منگو کر ایک میرے پاس بھیج دیجئے، اور زیادہ مل سکے تو زمیندار اور وکیل میں بھیج دیجئے کہ اس میں سے وہی کتابوں کے نام چھاپ دیں اور غلطی سے پوچھیں کہ اس میں کونسی کتاب ملتا ہے،

مسعود علی کمان بن، مسودات ریسرٹ اور بیہ کر لے بھجوائے، بذریعہ ڈاک کے،
شبلی، ۱۹ مئی ۱۹۱۴ء، یلی، (۱۳)

مکرمی،

معلوم نہیں آپ کیا کر رہے ہیں، میں نے جو ترمیمات بھی تھیں ان کو آپ نے کیا کیا، ندوہ نے

اپنے قواعد اخبارات میں شائع کر دیئے،

اصل نقطہ بحث یہ ہے کہ موجودہ کمیٹی اور ارکان باضابطہ ہے، اور یہ قائم نہ کی، تعمیر صرف اس قدر ہے کہ جن ممبروں کی جگہ خالی ہوتی جائیگی، جدید قاعدہ کے موافق ان کی جگہ نئے ممبر منتخب ہوں گے،

لیکن اصل بات یہ ہے کہ چونکہ ایک دفعہ محض بے ضابطہ اور دھاندلی سے ۵۷ کے بجائے ۱۵ ممبر کی تعداد کر دی گئی، اور ایک ہی جلسہ میں ۱۵ جدید فوراً انتخاب کر لئے گئے، جو ایک خاص پارٹی کے تھے، اس لئے ان کی کثرت ہمیشہ کمیٹی کو ایک طرف نہ رکھتی ہے، موجودہ قواعد میں اس کثرت کی کوئی دوا نہیں، وہ سب ممبر باقی ہیں اور جدید ممبروں کے انتخاب میں ہمیشہ اس کثرت کا اثر باقی رہتا ہے،

پیرزادہ صاحب کے دستور العمل میں ایک حد تک اس کا علاج ہے، لیکن آپ کی طرف سے کوئی کارروائی نہیں ہوئی، آپ کو اپنا دستور العمل بعد غور اور مشورہ فوراً شائع کر دینا چاہئے تھا ورنہ اب فوراً کرنا چاہئے، اخبارات کو بھی متوجہ کیجئے،

ابھی صرف ایک ٹکڑا دستور العمل کا چھپا ہے، پورا چھپ جائے تو میں اچھی طرح سے تنقید کر کے آپ کے پاس اپنی رائے بھیج دوں گا، اگلی دور، تقرر ممبران، اور تقرر ناظم اور شرکت قوت قومی ہے، جدید دستور العمل میں جو کچھ قومی قوت کی شرکت تھی وہ بھی جاتی رہی اب ساری قوت صرف چند ارکان کے ہاتھ میں ہے،

مولوی ابوالکلام صاحب کو بھی لکھئے، منتظر جواب، شبلی، ۶ جولائی ۱۹۱۷ء۔

(۱۴)

کرمی،

مین بکچی آگیا،

مذہب کی اصلاحی اسکیم، فوری اور معمولی چیز نہیں، موجودہ انقلاب نہ ہوا ہوتا تب بھی اس کی ضرورت تھی، مذہب کو اپنی اصلی وسعت پر لانا ہے، نہ صرف ایک دارالعلوم کی ورستی، پہلے آپ حکیم صاحب کے ذریعہ سے مطبوعات ذیل مذہب کے دفتر سے دو دو جلدیں طلب کر لیں

۱۔ مسودہ دارالعلوم، ۲۔ رپورٹ سہ سالہ دارالعلوم،

۳۔ ابتدائی رپورٹیں مذہب کی یعنی ابتدائے قیام سے چند سال تک،

۴۔ مضامین البیضاء،

(ان سے معلوم ہو گا کہ مذہب کا اصلی مقصد و چہیزین یقین،

نصاب کی اصلاح اس میں دو مقصد پیش نظر تھے، ایک یہ کہ ہر فن کے اہل کمال پیدا ہوں جس کا ذریعہ درجہ تکمیل قائم کرنا تھا،

دوسرے جدید ضرورتوں سے باخبر علما کا پیدا کرنا جس کے لئے انگریزی زبان دانی

اور علوم جدیدہ کی تعلیم بھی ضروری تھی، اس بنا پر یہ دو امور دارالعلوم کی تعلیم میں اصل الاصول ہیں ورنہ مدارس قدیمہ پہلے سے موجود تھے،

دوسرا مقصد رفع نزاع تھا، یعنی باہمی تعصبات کا کم کرنا، اور مقاصد مشترکہ میں تمام فرقہ و

الحکیم عبد الولی مرحوم، المتوفی ۱۹۱۲ء،

اسلام کامل کرنا مثلاً اشاعت اسلام وغیرہ،

مطبوعات ذیل مل جائیں تو چند روز کے لئے مجھ کو بھی بھیج دیجئے،

اصلاحی اسکیم کا دوسرا مرحلہ دستور اہل کی درستی ہے اپنی ممبروں کا صحیح طریقہ انتخاب اور سب کمیٹیوں کا تقرر جیسا کہ علی گڑھ میں سنڈیکیٹ ہے،

یادداشت کی کا بیان اہل الرائے لوگوں کے پاس بھیجی چاہئے، ساتھ ہی دستور اہل کی ایک ایک کاپی، اور خواہش کرنی چاہئے کہ اور لوگ بھی ان کاغذات کو دیکھ کر اصلاحی اسکیم کے متعلق اظہار رائے کریں، یعنی جو بات خیال میں آئے تحریر فرمائیں،

میں یہاں بالکل سکون کی حالت میں ہوں، اگر ذرا بھی انتشار ہوا تو سیرت کے کام میں خلل پڑے گا، اس لئے وہاں کی استبدادی اور سازشی کارروائیوں کی حالات سننا نہیں چاہتا،

شعبی، ممبئی،

(۱۵)

مکرمی،

تسلیم، والا نامہ پہونچا، معلوم نہیں دستور اہل، تہید، اور اصلاح عبارت کے ساتھ

چھپا ہے یا وہی پیرزادہ صاحب کی لدیٹر عبارت ہے،

پیرزادہ محمد حسین صاحب دہلوی سابق راجہ مترجم رحلہ ابن بطوطہ،

دستورِ اسل کثرت سے چھپے، تمام اہل الرائے کے پاس بھیجا جائے، راین طلب کیجائیں،
 پھر سالانہ جلسہ کا بندوبست ہو، یہ عملی صورت ہے،
 میرا تو یہ حال ہے کہ میں نے اچھا وسیع قطعہ دار المصنفین اور دانشمندی کے لئے لیا ہے اور
 جو قوت اور فائدہ وہاں ہے کارِ جہاد عطا اس کو موزون اور مناسب موقع پر صرف کروں گا،
 دو تین مہینہ کے بعد آپ کو تکلیف دہنگا، کہ آپ خود بھی دیکھ لیں،
 اگر آپ کے ہاں اب بھی کچھ فالتو اور زائد کتابیں ہوں تو دار المصنفین کے کتب خانہ کو عنایت
 کیجئے، سات الماریاں تو اب تک ہو چکی ہیں،

شبلی،

عظم گڑھ، ۲۲ نومبر ۱۹۱۴ء

۵۰۔ مولوی محمد ریاض حسن خالص صاحب المتخلص بہ خیال و انشورس
رستمول پور ضلع مظفر پور کے نام،

(۱)

مخدومی، کمرست نامہ کا شکریہ، یعنی اخبار خود میرے پاس بہت سے آتے ہیں، یعنی ثمرات السلام، طرابلس، المنار، الهلال، لیکن معلوم نہیں آپ کس مذاق کے طالب ہیں، اگر علمی مضامین چاہتے ہیں تو مصر کا ماہوار رسالہ اقتطف طلب فرمائیے اور اگر بالیکس وغیرہ مقصود ہے تو قہرہ کا اخبار الموند، میرے پاس جو اخبار آتے ہیں ان کو فرمائیے تو ملاحظہ کے لئے بھیج دوں، ہاں افادہ وق کی قیمت نو گون کے اصرار سے تے کر دی گئی، لوگوں کو مطلع کر دیجیے،
شعبی ۱۰۔ اگست ۱۸۹۹ء

(۲)

مکرمی، والا نامہ پہنچا شکور فرمایا، آپ کا نام ارکان اعانت کی فہرست میں درج کیا گیا اور مستقل خریداروں کے رجسٹر میں بھی درج کیا گیا، آپ کے خط کے آنے سے پہلے دو جگہ سے اطلاع آئی، ایک اور صاحب نے نامہ وانشوران کا ترجمہ شروع کر دیا ہے، لیکن ابھی دفتر میں نہ نہیں آیا، اطلاع عرض ہے، نامہ وانشوران کے ترجمہ میں بعض بعض جگہ ابہام و تفصیل کیلئے اور کتابوں کی طرف بھی رجوع کرنا پڑیگا، غالباً آپ نے خود اس کا اندازہ کیا ہوگا، کتاب مذکور مدت تک میرے استعمال میں رہی لیکن اس وقت پیش نظر نہیں اس لئے صفحات کی تعداد محض تخمینہ لکھ دی گئی، اس کتاب کی دوسری جلد بھی مثالی ہو گئی ہے، المرآۃ السیما

ملتی ہے چاقیت ہے، شبلی، ۲۲ جون ۱۹۰۳ء

(۳)

دفتر انجمن ترقی اردو، حیدرآباد،

میں نے آپ کو آج جو خط لکھا ہے، اس میں جو اہر القرآن کا نام غلطی سے لکھا گیا، اس کے بجائے نجوم الفرقان سمجھو، بوعلی سینا کے حالات میں نامہ دانشوران والوں نے سلطان محمود کے تعصب مذہبی اور ابن سینا کے گرفتار کرنے کا حکم اس کی طرف سے لکھا ہے، یہ محض غلط ہے، نوٹ میں اس کی تردید کرنی چاہئے، شبلی، ۲۶ اگست ۱۹۰۳ء

(۴)

مولوی شہباز کی سوانح عمری میں نے بھی دیکھی ہے بہت اچھی ہے، لیکن ناتمام ہے، اور انکا بیان ہے کہ تکمیل کا سامان نہیں، کمپٹری کی اصطلاحات کا ترجمہ نہیں بلکہ صرف اصلی الفاظ چھپوا گئے ہیں کہ مترجمین کے پاس الگ الگ جلدیں بھیج دی جائیں، والسلام
شبلی حیدرآباد ۱۲ جنوری ۱۹۰۴ء

(۵)

مکرمی،

خط پہونچا، مسودہ بوقت فرصت دیکھوں گا کہیں کہیں تیسرے ترمیم کی ضرورت معلوم ہوتی ہے، بوعلی سینا کے متعلق جلیب السیر وغیرہ میں جو کچھ ہے اور جس کی تقلید نامہ دانشوران بہنا کی ہے، لٹو محض ہے،

طبقات اطباء اور تاریخ اطباء شہر زوری جو نہایت معتبر کتابیں ہیں اور ابن سینا کا مفصل حال ان میں ہے، اور خود ازم کے تعلقات اور مفارقت کا بھی ذکر ہے، ان میں کہیں اس وقت کا پتہ نہیں، شیخون کی کھڑت ہے، شبلی، مرتبہ ۱۹۰۶ء،

(۶)

خط پہونچا، نہایت افسوس ہوا میں اس دولت کو آغاز شباب میں کھو چکا ہوں، لیکن اب تک یہ حالت ہے کہ کسی کو جب دیکھتا ہوں کہ اس کے والدین سر پر موجود ہیں تو بخدا عجیب حسرت ہوتی ہے، آپ کے بچے و افسوس کا کچھ میں ہی خوب اندازہ کر سکتا ہوں، دیوانہ چاہے حسب ارشاد نام لکھ دیا ہے، اس وقت اتفاق سے لغافہ نہ تھا، اس لئے کارٹوسے کام لینا پڑا معاف فرمائیے گا، شبلی، ۲۲ مارچ ۱۹۰۶ء، لکھنؤ ندوہ،

(۷)

تسلیم، والا نامہ اور باعیان پہونچیں، رہا عیون کا کیا کہنا، کاش ان کا موقع استعمال بھی صحیح ہوتا، میری شاعری محض عطائی ہے، نہ کبھی اس میں اشتغال رہا نہ برسوں کچھ کہنے کا اتفاق ہوتا، اب کے ندوہ کے اجلاس سالانہ واقعہ ۱۴ اپریل میں فارسی لٹریچر نظم، کی پوری مہسری دکھائی جائیگی، یعنی ابتدا سے اس وقت تک کا کلام بہ ترتیب زمانہ جمع کیا جائیگا، نادر الوجود وادین ہم پہونچاے گئے ہیں، اس کے ساتھ قطعات و فرامین شاہی بھی نائیش ہے، جلسہ بنارس میں ہے، کیا آپ تشریف نہیں لاسکتے، حامد اچھے ہیں، لیکن یہاں نہیں لے سکے، مکتوب الیہ کی والدہ ماجدہ نے اتفاق کیا تھا،

ہیں، انھوں نے خدمت میں سلام شوق، شبلی، لکھنؤ ۱۳ مارچ ۱۹۰۶ء

(۸)

میں پٹنہ سے فوراً کلکتہ چلا آیا، یہیں آپ کا تار ملا آپ جو بندوبست کریں اس سے مطلع فرمائیں
 ندوہ کے مکان کی بدچینی اس کو ابھرنے نہیں دیتی، اس لئے ہر طرف سے ہٹ کر اب ادھر تو
 کرنی پڑی، اسی بنا پر کلکتہ کا سفر بھی ہے، اگرچہ ابھی کوئی صورت نہیں پیدا ہوئی، ایک معقول
 شاہی عمارت بہت ارزان لکھنؤ میں مل رہی ہے، خیال ہے کہ اسی کو لے لیا جائے، بہر حال
 جو صورت ہو اس سے اطلاع دیکھیں گا، ادھر نہ آسکا تو بعد کانفرنس سی،

شبلی،

کلکتہ، امرتالین منیچر،

(۹)

تسلیم،

مجھ کو یہ خیال نہیں ہو سکتا تھا کہ آپ بغیر میرے پہونچے اعلان دیدیں گے، بہر حال آپ
 کی زحمت و تکلیف کا افسوس ہے، اگرچہ آپ خود کمالی مجھے اس کو زحمت نہ خیال فرمائیں
 میں، اردو میر تک تو دھاک رہو نکا، نواب سلیم اللہ خان صاحب کے خاص خطوط بڑے اصرار سے
 آئے، ادھر نواب محسن الملک کا تقاضا، غرض کانفرنس جانا اور اخیر وقت تک رہنا ضروری تھا
 واپسی کے بعد ایک دن آرام لینے کے لئے کلکتہ میں بھی قیام ضرور ہے، پھر آٹھ جنوری کو اگرچہ
 امیر صاحب کا جلوس دیکھنا ہے، اس اثنائ میں وہاں آنا ہو سکے گا، میرا خیال تھا کہ آپ خود

بھی شریک کافر نس ہون گے، لیکن تعجب ہے کہ آپ کی تحریر میں کوئی اشارہ نہیں اس کے
جواب میں جو کافر نس کے پتہ سے بھیجے گا، تحریر فرمائیے کہ کیا جلسہ مظفر پور کے لئے تعطیل کے
دن کی ضرورت ہوگی، رات کا وقت مناسب ہوگا جس کے لئے تعطیل کی پابندی نہیں،
والتسلیم،
شعبی،

(۱۰)

مکرمی،
تسلیم، میں تیسری چوتھی جنوری تک انشاء اللہ مظفر پور پہنچ سکون گا، اس لئے انہیں
سے کوئی تاریخ مقرر کر کے مجھ کو بذریعہ خط یا تار کے ایجوکیشنل کافر نس ڈھاکہ کے پتہ سے مطلع کیجئے،
پرسون یہاں میرا لکچر تاریخ اور اسلام پر تھا، مرزا شجاعت علی صاحب خان، بہادر صدر انجمن تھے
ڈھاکہ میں کیا آپ نہ ہون گے، شعبی، ۲۴ دسمبر ۱۹۱۷ء

(۱۱)

تسلیم، خط اور تار ملا، قطعی ارادہ تھا بلکہ اب بھی ہے کہ ۶ جنوری تک وہاں پہنچ جاؤں
لیکن جناب نواب صاحب ڈھاکہ اصرار فرماتے ہیں کہ دو تین دن اور وہ جاؤ، ان کی بات اٹھائی
نہیں جاسکتی، اگر دو تین دن کا معاملہ ہے تو پہنچ ہی جاؤنگا، اور اگر راستی شان کے موافق اس
کچھ استدعا ہو تو مجبور ہونا پڑے گا، نواب صاحب فرماتے ہیں کہ ندوہ کے مشعل میں مفصل گفتگو کرنی
چاہتا ہوں، اور ایک عام جلسہ میں تم اس کے مقاصد بھی بیان کرو، اب حال یہ حالت ہے،
وہاں کے جلسہ کے لئے اتوار کی پابندی کیا ہے، رات کو جلسہ ہوگا،

ڈھا کر

اسر دسمبر ۱۹۰۶ء

شبلی

(۱۱۲)

مکرمی

تسلیم کل کے خط میں آپ کے اشعار کی داد لگئی، واقعی آپ کا کلام بہت شستہ اور صاف ہوتا ہے۔
مجھ کو اس قدر گمان نہ تھا کہ کل ہی آپ کی نظم اردو بھی ایک پرچہ میں دکھی، کیا کہنا ہے ایچی مجھ کو نہیں
ہو چکی پارسل پہلے آچکا تھا خط اور بڑی کل ہو چکی، طرہ یہ کہ انڈیشن ماسٹر نے ایک اور شخص شمشیر خان
نامی کو دیدی، ان کی بھی ایک بڑی منظر پورے لچ کی آئی تھی، کہنا ہے کہ مجھ کو اُبتناہ ہوا، ایک عجیب
بات یہ ہے کہ بڑی میں جو آپ کے بیان سے آتی ہے کبھی وزن نہیں لکھا ہوتا، چنانچہ بڑی واپس ہے،
اس سے ان لوگوں کا یہی مقصود ہوتا ہو گا کہ جس قدر وزن چاہیں بیان کریں، پہلی دفعہ بھی ٹوکر
بہت سا خالی تھا، میں نے طول اس لئے دیا کہ آپ شاید اردو کو جو بھیجے ہوں وہ ان بھی بہ محالہ
پیش آتے ہوں اور لوگ آپ کو اطلاع نہ دیتے ہوں، زخم اب برائے نام ہے، تکلیف میں بھی کی
ہے، مولوی اعجاز حسین صاحب کی خدمت میں تسلیم، شبلی، ۲۶ جون،

(۱۱۳)

تسلیم

والا نامہ ہو چکی، شکریہ، ہاں تشیخ تو نہیں لیکن ابھی زخم کی جگہ خام ہے، کل میرا کبر حسین صاحب
جج سابق کے ہاں سے دعوت کا رقعہ آیا تھا میں نے یہ جواب لکھا،
آج دعوت میں نہ آئیںکا مجھے بھی ہولال لیکن سبب کچھ ایسے ہیں کہ مجبور ہوں میں

آپ کے لطف و کرم کا مجھے انکار نہیں
 حلقہ درگوش ہوں ہنوں ہنوں شکور ہوں میں
 لیکن اب میں ہنوں ہنوں کہ پڑا پھرتا تھا
 اب تو اندر کے افضال سے تیمور ہوں میں
 دل کے بہلانے کی باتیں ہیں یہ شبلی و نہ
 جیتے جی مردہ ہوں مرحوم ہوں مغفور ہوں میں
 شبلی، الہ آباد، ۲۳ نومبر ۱۹۰۶ء

(۱۴)

مکرمی،

میں پہلی چار بار ہوں، راہ میں بھوپال ٹھہرنا پڑا، یہاں آپ کا خط ملا، مجھ کو معلوم نہ تھا کہ آپ کا
 سو گزر ندوہ میں تعلیم پارہا ہے، جب معلوم ہوا تو میں نے اس کو بلایا اور واقعی اس کو دیکھ کر میں نے محسوس
 کیا کہ میں اپنے کسی حقیقی عزیز کو دیکھ رہا ہوں، افسوس ہے میں فوراً سفر کو روانہ ہوا، ورنہ اس کی تعلیم
 وغیرہ کی اچھی طرح جانچ کر سکتا، میں بھی پاؤں ہوائے چار بار ہوں، وہاں سے حیدرآباد کا قصد ہے
 غالباً شاہ سلیمان صاحب بھی ہوں گے، ندوہ کی تعمیر کی حالت دیکھ کر دل پیٹھ جاتا ہے، اور سب
 منصوبے غلط ہو جاتے ہیں،
 شبلی، ۱۰ دسمبر ۱۹۰۶ء

(۱۵)

مکرمی،

نسیم، آپ کا خط جب آتا ہے تو بخدا عقور می ویر و خشک میں مبتلا رہتا ہوں کہ کاش یہ خط
 مجھ کو نصیب ہوتا، وقف کے متعلق لوکل کمیٹی قائم ہو گئی ہے، اور عام آراء کے مطابق اس مسئلہ پر

اسے مکتوب ایسہ کے بجائے مولوی ابوالجبر سید محمد الدین انجمن صلیب جعفری ندوی،

ایک رسالہ لکھ رہا ہوں جو تمام علی کے دستخط سے مزین ہو گا پھر انگریزی میں ترجمہ ہو کر میموریل کے ساتھ گورنمنٹ میں جائیگا، شعرالحکم کا پہلا حصہ مدت ہوئی مطبع میں چاچکا لیکن ہینوز روزاول ہر دو سرخصیہ حافظہ کا حال ختم ہو چکا ہے، امیر خسرو کی باری ہے، ان کے متعلق بہت استیجاب کرنا چاہتا ہوں ان کی نہایت ناواقفینہ سب مہیا ہو گئی ہیں، عطیہ پور کا حال علیحدہ مطبوعہ مضمون سے معلوم ہو گا، اب فی الجملہ انگریزی گورنمنٹ کو بھی توجہ ہوئی ہے، نتائج کچھ دنوں میں ظاہر ہوں گے، یادوں بن گیا، آمد تو نہیں آور وہے، رفتہ رفتہ شاید ترقی ہو، والسلام،

شبلی، لکھنؤ، ۱۱ مارچ ۱۹۰۸ء

(۱۴)

تسلیم

جی ہاں، ہمارے خاندان میں بندوق کا ٹکس بندم گیا ہے، یعنی سالانہ ایک جان، عزیز می اسحاق کی نواسی بھتیجی بواب کی بھینٹ پڑھی، دو تین سال کی عمر تھی، ایک اور بچی نہ تھی لیکن رو بہ بھت ہے، وقف کار سالہ میں لکھ چکا، اب پھپ کر شایع ہو گا پھر انگریزی میں ترجمہ اور عام میوریل وغیرہ ہذا العجب علی گڑھ میں طبع ہو رہی ہے، دوسرا حصہ امیر خسرو تک پہنچا ہے

شبلی، ۱۲ اپریل ۱۹۰۸ء

(۱۵)

مکرمی، ولانا مہو پور، حالات معلوم ہوئے، خدا کا شکر ہے، کہ اب آپ کے بھائی صاحب کو افاتہ ہے، مجھ کو واقعی شکایت تھی کہ آپ نے ان کا حال کیوں نہیں لکھا، یہ ظاہر ہے کہ یہ ایک

قسم کی حلیت کی صرح دلیل تھی، میں یہاں تحریک وقت کے متعلق آیا ہوں کہ سب لوگوں کو متفق کر دینا
 کروں عنقریب ایک جلسہ ہوگا، غزلیں ہو رہی ہیں، لیکن بہت پھکی، ایک دوسرا لکھتا ہوں
 مطلع

توبہ از بادہ نہ کار من ناکس باشد	این قدر ہم اگر عقل بود بس باشد
چہ عجب گر نگہ مست نوافد بر ما	بادہ بیرون فتد از جام جو شراب افشا
شیوہ مهر ز خوبان نتوان داشت طمع	کہ مرا کار بہ این طائفہ بسیار آشت
مکتب اپنے دجے ز حریفان بکین	بٹیلارندی نہمان تو دشوار افتا

(۱۸)

مکرمی،

تسلیم، میں بہت مستعجل تھا، اس لئے آپ کو اطلاع نہ دے سکا کہ رسول پور جانے کے لئے
 میں وقت نہیں نکال سکتا تھا، رسالہ کا انگریزی ترجمہ کون کرے گا مسلمان اتنے قابل کہاں
 اور میں تو کوئی کام بغیر اجرت کیوں کریں گے، اور ان کی اجرت کہاں سے آئے گی،
 پھر یہ بھی ضرور ہوگا کہ پہلے اردو میں ترجمہ ہو، رسالہ چھپ رہا ہے، میں نے اس کے کچھ پڑھ
 المنار کے اڈیٹر سید رشید رضا کے پاس بھیج دیئے تھے، انھوں نے بڑی شکر گزار سی کی
 اور لکھا کہ میں نے علمائے مصر کو آواز دے کر ناچا، لیکن ان لوگوں نے ہمت نہ کی، المنار میں یہ
 رسالہ بتدیج شائع ہوگا، خوشی کی بات ہے کہ ہندوستان کی آبرو مصر میں قائم رہی، ہاں
 سب سے ضروری بات یہ ہے کہ آپ ندوہ کے سالانہ جلسہ میں تشریف لائیں، اب کے

نہایت مقدم امور طے کر سنے ہیں جن میں ایک نو مسلموں کی حفاظت اسلام ہے جس کو میں بڑے پیار سے پر مشرور کرنا چاہتا ہوں،

آپ جدید عمارت دیکھ کر بھی خوش ہوں گے، مولوی اعجاز حسین صاحب کو بھی ضرور لائے،
جرجی زیدان کے صرف ایک حصہ کا انگریزی میں ترجمہ ہوا ہے، مارگو لوس نے کیا ہے جو اسلام کا
نعت دشمن ہے، اور درحقیقت اسی انگریزی ترجمہ نے جھگڑو لکھنے پر آمادہ کیا،
مشعلی، لکھنؤ، ۱۲ فروری ۱۹۱۲ء،

(۱۹)

این خط شوق دعوت خاص است عام نیست

جناب من، السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ، آپ کو یہ معلوم ہو گا، کہ اس سال ندوۃ العلماء کا سالانہ
جلسہ جو چھٹی اپریل سے تین دن تک منعقد ہو گا، اس میں نہایت اہم ذہبی اور قومی مطالب پیش ہونگے
اور طریقہ کار روائی آغاز کیا جائیگا، یہ امر بھی قابلِ اظہار ہے کہ محض اس جلسہ کی شرکت کیلئے
سید رشید رضا جو مصر و شام کے سب سے بڑے عالم ہیں مصر سے روانہ ہو چکے اور ۲۲ مارچ کو بمبئی میں
آجائیں گے،

سید صاحب اس رتبہ کے شخص ہیں کہ جب کبھی ترکی سلطنت میں جاتے ہیں تو گورنمنٹ کی طرف سے
ان کا سرکاری استقبال کیا جاتا ہے، اس بنا پر ضرور ہے کہ تمام ہی خواہانِ قوم اس موقع پر تشریف
لائیں اور جو مشکلات اس وقت قوم کو درپیش ہیں ان کو حل فرمائیں، اس بنا پر میں آپ کی خدمت میں
التماس کرتا ہوں کہ آپ ضرور اپنی تشریف آوری سے جھگڑو مطلع فرمائیں تاکہ آپ کے قیام وغیرہ کا انتظام

لے تمون اسلامی،

کیا جائے، شبلی نعمانی، باب ۱۱۲ء

(۳۰)

پالن جی ہو مل مدنی،

جناب من، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، سیرت نبوی جو تصنیف ہے میں چاہتا ہوں کہ یورپ کے مصنفین نے جو کچھ آنحضرتؐ کے متعلق لکھا ہے، اس سے پوری واقفیت حاصل کیجائے تاکہ ان کے تائید یا بیان حسب موقع حجت الزامی کے طور پر پیش کئے جائیں اور جہاں انھوں نے غلطیاں اور بدویا نیتان کی ہیں، نہایت زور و قوت کیساتھ ان کی پردہ درمی کیجائے، اس بنا پر انگریزی کی کثرت سے تصنیفات میرا کی گئی ہیں، جو آنحضرتؐ کے متعلق تصنیف ہو چکی ہیں، لیکن ان سب کا اردو میں ترجمہ کرنا ناممکن ہے، اس لئے یہ رائے قرار پائی ہے کہ جن صاحبوں کو اس سے ذوق ہو، ان کے پاس ایک ایک کتاب بھیج دی جائے، وہ مطالعہ فرما کر عملی ترجمہ مقامات پر نشانات کرتے جائیں اور پھر کتاب واپس بھیج دیں تاکہ دفتر کے مترجمین اسے ترجمہ کر لیا جاسکے، اس بنا پر آپ سے درخواست ہے کہ کیا آپ بھی اس کام میں حصہ لینا پسند فرمائیں گے،

شبلی نعمانی،

(۳۱)

جناب من،

تسلیم، ہاں جواب خط کی مجھ کو شکایت تھی، تاہم یقین تھا کہ کوئی قوی سبب ہو گا، مسئلہ وقف میں واقعی سو کے سو نمبر ملے، جو دفعات میں نے نکال دیئے چاہتے اور جس کے

لئے یہ تمام خط مولانا شروانی کے مکاتیب میں بھی ہے،

متعلق الگ تحریر چھاپ کر شائع کی تھی، سب نکل گئے مین نے مسٹر جینا سے ان کے نکالنے کا وعدہ لے لیا تھا،

جمعہ کے موریل کے متعلق غزنوی کے سوال پر گورنمنٹ نے جو جواب دیا مسٹر شین نے لکھا ہے کہ اب اس تحریک کی ضرورت ہے یا نہیں، آپ کی کیا رائے ہے،
اشاعت اسلام ایک ہلکا خاکہ ہے، میرا نصب العین ایک مذہبی عام انجن ہے نہ وہ ہو سکتا تھا، لیکن وہ مولویوں میں پھنس گیا، اور یہ فرقہ کبھی وسیع انجیل اور بلند ہمت نہیں ہو سکتا، حالانکہ اب تمام فرقہ ہائے باہمی کے نظائر انداز کرنے کا وقت ہے، ہر صوبہ میں مستقل انجن ہونی چاہئے، دورہ کارادہ تھا، لیکن گرمی کی آمد ارادوں کو سروکے دیتی ہے، ہضوری اور کشمیر کا مسٹر پٹیل آگیا جو طے پا جائے،

سیرت فتح مکہ تک پہنچ گئی گو ابھی نظر ثانی اور ثالث باقی ہے، وقت اسی حصہ میں ہے، آگے بہت جلد جلد کام ہو گا، سب مباحث اور ان کے خاکے پیش نظر ہیں، یورپ کے خیالات کا بڑا حصہ سامنے آگیا، سب تاروں کی ایک ہی صدا ہے، کچھ غلط فہمیان، کچھ نادانیتیں کچھ تعصب باقی بیچ، ایک جلد خاص یورپ کے اندر ہو گی، یورپ کے ذخیرہ تاریخی پر ایک الگ دیا چھپنا، جینون کا ہو گا، تمام تصنیفات اور مصنفین کے نام اور حالات اور ریویو یہ مباحث ان سے الگ ہیں
(۲۲) بشلی، ۱۸ مارچ ۱۹۱۷ء

مکرمی، تسلیم، والا نامہ پہنچا، فتاویٰ ابن تیمیہ کو دریافت کرتا ہوں، اگر ہو گا، تو بھجوا دوں گا، اکیسین بیان تقریر و غزل کے لئے نہیں آیا، بلکہ اس لئے کہ بظاہر جو تھوڑی سی زندگی نظر

آتی ہے، اس کو سیرت بنو مکی کی خدمت میں صرف کر دوں اس لئے جو کچھ کر سکتا ہوں سیرت ہی پر صرف کرتا ہوں
 انس اب صحافی کا نہایت عمدہ نسخہ جو اپنے نوٹوں کے ذریعہ سے چھاپا ہے، اور باوجود ضخامت کثیر
 کے صرف ۱۶-۱۷ روپیہ قیمت رکھی ہے، میں نے ایک نسخہ لے لیا ہے،

اگر آپ صرف سیرت پر تازہ اور عمدہ کچھ بھیجیں تو میں ممنون ہو گا، لیکن شرط یہ ہے کہ اگر سیرت
 سے ایک ماہ نامہ بھی زیادہ ہوا تو گو گستاخی ہو مگر واپس کر دوں گا، اور تازگی کے لئے یہ شرط ہے کہ اس کو
 بنے ہوئے دو تین روز سے زیادہ عرصہ نہ گزرا ہو، یہاں گھی کے سوا ہر چیز ملتی ہے، میں نے وطن کی
 بھی مختلف قراتوں میں فروایش بھیج دی ہے، اور مقدار وہی مقرر کی ہے، جو آپس کی ہے، والسلام،
 شبلی، بیٹنی ۱۸ مارچ ۱۹۱۳ء

(۲۳۳)

مکرمی،

تسلیم، آٹھ مہینہ سے ایک وقت کی غذا ہے اور پھر مختصر سیرت جلد اول قریباً تیار ہے
 کل بیان لکھوانی شروع کر دی ہیں،

نذرہ کا اب کیا ذکر، اگر دیکھے تو، برجائے۔ آواز زار است و وطن،

چند روز سے الہ آباد میں ہوں،

ہاں دار مصنفین کی تجویز الاملا میں کیا نظر نہیں گذری، ضرور دیکھئے، آپ اس کے خاص طلب
 ہیں، اس کے لئے خود وہاں تک آؤں گا، یہ میرا اخیر کام اور زمرہ مصنفین کی دائمی خدمت ہے،

شبلی، الہ آباد، ۲۷ فروری ۱۹۱۳ء

(۵۱) ایم مہدی حسن صاحب کے نام

از ۱۸۹۰ء تا ۱۹۱۴ء

(۱)

جناب بندہ انا منہ والا ملا محمد ن کلپ جو قائم کیا گیا ہے، بے شبہ اس کی اعانت ایک ضروری چیز ہے، لیکن افسوس ہے کہ میں اپنی کوئی تصنیف نذر نہیں کر سکتا، میری تصنیفات سے جو اس وقت معرضِ بیع میں ہیں، المامون و البحر یہ ہیں، یہ دونوں کتابیں سید صاحب نے کالج کے لئے چھاپی ہیں (المامون پر سید صاحب نے جو دیباچہ لکھا ہے، اس کو آپ ملاحظہ فرمائیں گے)، مجھ کو حتیٰ تصنیف میں صرف ایک نسخہ عنایت ہوا تھا، وہ دے نہیں سکتا، گذشتہ تعلیم کی کوئی جلد باقی نہیں رہی، بیٹا، اس کو دوبارہ چھاپ رہا ہے، اس وقت تک میں نے اپنی کسی تصنیف کو نہ خود چھاپا نہ اس سے فائدہ اٹھایا، اس لئے محمد ن کلپ میں کوئی تصنیف پیش نہیں کر سکتا،

ریویو کا جو تذکرہ آپ کے خط میں ہے وہ شاید مناسب نہ تھا، گو آپ کا منشاء نہ ہو، لیکن اس سے متبادر ہوتا ہے کہ ریویو گویا کتاب کا ایک قسم کا معاوضہ ہے، حالانکہ مصنف کی بڑی ہمت فطرتی ہے

۱۔ اردو کے مشہور انشا پرداز جناب ایم مہدی حسن صاحب تحصیلدار، اکبر پور (کان پور) مولانا کے غلط احباب میں ہیں، ان خطوں کے پڑھنے سے معلوم ہو گا کہ اولاً کس طرح بیگانہ دار ایک اتفاقی ضرورت سے ایک دوسرے کی طرف ہاتھ بڑھا ہے، ایک ہی دو خطوں کے رد و بدل کے بعد شمسائے نظیرین ایک دوسرے پر پڑنے لگی ہیں، اور آخر محبت کی ادائیگی یہاں تک پہنچی ہے کہ ادبی زوئیاد کا سہلہ شروع ہو جاتا ہے، ایم مہدی حسن صاحب کی فرمائش ہے کہ ان خطوں کا کوئی حصہ الگ نہ کیا جائے، اس لئے معمولی اور دوسطری بلکہ ایک حرفی خط بھی رہنے دینے گئے ہیں،

کہ وہ لوگوں سے ریو یو لکھانے کا شایق ہو، اگر کوئی شخص کسی مقول کتاب پر ریو یو لکھنے کی قابلیت رکھتا ہے تو ہر حالت میں اس کو لکھنا چاہئے، لیکن ریو یو کوئی انسان چیز نہیں ہے، ہمارے ریو یو نگاروں کیلئے یہی بہت ہے کہ ان کی یہ قابلیت تسلیم کی جائے، نہ کہ اس سے کسی مصنف پر احسان رکھا جائے، مگر شاید ایسے مصنفوں نگار دو تین سے زیادہ نہیں ہیں جن کے ریو یو سے کسی مصنف کو خوشی ہو سکے، خدا کرے آپ کا محمد بن کلب کا میاب ہو، اور بے ہودہ قسم کی کتابیں، (ناول وغیرہ) اس کی لیاؤں کی آغوش میں نظر نہ آئیں، والسلام، بشلی، از علی گڑھ، ۸ مئی ۱۹۹۰ء

(۲)

تسلیم، آپ کے مفصل عنایت نامہ مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۹۰ء کا اس قدر مختصر جواب، آپ کو بھی تعجب نہ ہوگا، لیکن میں نہایت اضطراب و تخیل کی حالت میں یہ سولینہ لکھ رہا ہوں، آپ کے حسن اخلاق اور با محض صبر میری گستاخ تحریر سے درگزر کرنے کا ممنون ہوں میں اس وقت علی گڑھ سے دور ہوں اور ۲۳ جون تک وہاں نہ پہنچ سکوں گا،

خطبات احمدیہ میرے پاس عمدہ نسخہ ہے، شاید میں کلب کو تذکرہ سکون، غالباً میں اس مہینہ کی کسی تاریخ کو گورکھ پور آ سکوں، والسلام، بشلی، ۲۳ جون ۱۹۹۰ء، اعظم گڑھ،

(۳)

اکرم، آم پہنچے، اس غریب نوازی کا مشکور ہوں، ایمان مجھ کو خود افسوس ہے، کہ ایسے مجبور کی خدمت سے بہت کم مستفیض ہو سکا، لیکن امید ہے کہ خط کتابت کے ذریعہ سے خلصاً نہ تعلقاً قائم رہیں گے، والسلام، بشلی، ۳۱ جون ۱۹۹۰ء،

(۴)

جناب من انا منہ والا رو دو فرما ہوا، فہرست کیا بھیجا، کوئی کتاب معقول نہ تھی، آپ فرماتے ہیں کہ اردو کی تمام عمدہ کتابوں کے نام لکھو، افسوس اردو میں ابھی ہے ہی کیا، میرے دانست میں اردو کی تمام عمدہ کتابیں آپ کے پاس موجود ہیں، آپ حیات، نیرنگ خیال، حیات سعدی وغیرہ تہذیب الاخلاق، بس یہی اس زبان کا گنجینہ ہے، اور غالباً آپ کی لائبریری میں یہ سب کتابیں موجود ہیں، مولوی آزاد نے دیوان ایک خاص ترتیب سے چھاپا ہے، بے شبہ وہ دیکھنے کے قابل ہے، آزاد کی باقی تصنیفات دربار اکبری وغیرہ بھی عنقریب چھپیں گی، اور امین کہ آپ کی نگاہ سے گذرین، ہماری زبان میں ردیان تو بہت جگہ ہیں مگر کام کی چیز ڈھونڈتے تو مشکل سے ملیگی، وہ بھی دو چار سے زیادہ نہیں، کج کل کج کے کام نے مجھ کو تصنیف سے بالکل معذور کر دیا ہے، مگر یہ عارضی حالت ہے، صرف شروع سال میں کام بڑھتا ہے، امید ہے کہ نصف اگست سے پورا موقع حاصل ہو، والتسليم، بشی، ۸ جولائی ۱۹۳۷ء،

(۵)

قدر افزای من، والا نامہ مدت کے بعد ملا، اپنے اپنی معرفی کی ناحی تکلیف اٹھائی، آپ کے لطف اخلاق کی پوری تصویر اب تک میری آنکھوں میں ہے، جب جب آپ نے بیان دفتر سے کتابیں منگوائی ہیں مجھ کو اطلاع ہوتی رہی ہے، میں کج کل الفاروق کھ رہا ہوں نظری کی باقی جلدیں آگئیں، اب کوئی حالت منتظرہ نہیں رہی، البتہ زور قلم اور مساعدت وقت درکار ہے، دعا فرمائیے کہ اس پل صراط سے زندہ و سلامت اُتروں، حضرت عمرؓ کی لائف۔ ع

”رہ بردم تیغ است قدم را“ والسلام، شبلی، علی گڑھ،

(۶)

جناب من، سفر نامہ میرے ہاں سے ملتا ہے، مگر میں آج کل سفر میں تھا، اب علی گڑھ پہنچا ہوں
لیکن سروسٹ اس کی جلدیں یہاں نہیں رہیں، اگر وہ کو لکھا ہے جس وقت کتابیں آئیں گی تو فیصل
ارشاد ہوگی، آپ تار دار نہ بھینچیں، والسلام، شبلی، ۲۷ اکتوبر ۱۸۹۴ء،

(۷)

مخدومی، آپ کے عنایت آمیز، لطیف، نکتہ خیز، والا نامہ کا جواب کیا لکھوں عنایت نامہ
کیا میری پیچیدگی کا قابل قدر سرٹیکٹ ہے، میں سچ کہتا ہوں کہ اس کو پڑھ کر پہلا خیال جو میرے
دل میں آیا یہ تھا کہ یہ لٹریچر کسی نقیصہ میں صرف ہوتا تو وہ نہایت عمدہ نقیصہ خیال کیجائی
فوٹو کا اشتہار غلط چھپا، میں نے اخبار آزاد میں اس کی تصحیح کر دی ہے، الفاروق میں کوشش بھی
ہے، کہ تمام خوبوں کی جامع ہو، دیکھئے، کہاں تک کامیابی ہوتی ہے، امید ہے کہ آپ کبھی کبھی
یاد فرمایا کریں، میں سفر میں تھا، اس وجہ سے خط دیر میں ملا، اور جواب میں تاخیر ہوئی، جواب
لکھئے تو عظم گڑھ کے پتہ سے لکھئے، والسلام، شبلی لغانی، الہ آباد، ۲۸ ستمبر ۱۸۹۴ء،

(۸)

جناب من تسلیم، خط پہنچا، الفاروق کا پورے مطبع نامی میں بڑے اہتمام سے چھپ رہی ہے
ایک حصہ جس کے ۳۱۲ صفحے ہیں پورے چھپ کر تیار ہو گیا ہے، لوح طلائی، اور لاجوردی چھپ رہی ہے،
اور اس کا کاغذ اتنا نفیس دیا گیا ہے، کہ ہندوستان میں آج تک ویسا کاغذ کبھی استعمال نہیں

کیا گیا، جو قدر دان صاحب چرمی کاغذ پر لوح چھپوانا چاہتے ہیں، وہ دیکھیں گے تو اس کاغذ کو چرمی کاغذ پر ترجیح دیں گے،

افسوس ہے کہ میں بیمار ہوں اور لکھنؤ میں حکیم عبدالعزیز صاحب کا علاج کر رہا ہوں، انشاء اللہ اس کے کل صفحے کم و بیش چھ سو ہوں گے، کیلکولیشن قافی اس پتہ سے منسلک لیجئے، مرزا محمد شیرازی ملک الکتاب محلہ عمر کھٹاری نمبر ۱۲، بھٹی، والسلام، شبلی نعمانی،
از دفتر ندوۃ العلماء، لکھنؤ، گولہ گنج، ۱۹ ستمبر ۱۹۹۹ء

(۹)

جناب من، مدت کے بعد آپ نے یاد فرمایا، میرا یہ حال ہے، کہ پورے چھ مہینے سے بیمار ہوں اور اب تک بیماری چلی جاتی ہے، ہاں الفاروق چھپ گئی، لیکن مطلع سے آتے آتے ڈیڑھ دو ہفتہ صرف ہو جائیں گے، اس وقت تقیل ارشاد ہوگی، تو تسلیم، شبلی نعمانی، عظیم گڈم، ۲۹/۹،

(۱۰)

پایہ فزای من، مدت ہوئی البشیرین قاموس الاسلام کے عنوان سے ایک مضمون دیکھا، نیچے ہمدی حسن کے تحت تھے، حیرت ہوئی کہ یہ وہی مرزا پوری دوست ہیں، یا نذیر احمد و آزاد کی دور دوری نے ایک قالب اختیار کیا ہے، کئی دن تک دیکھتا اور احباب کو دکھاتا رہا،

دو تین ہفتہ ہوئے، وہی برق ایک اور افق پر چکی، اس سے زیادہ ہوش ربا اور خیرہ کن تھی، مصمم ارادہ ہوا کہ اب کی ضرورت مبارکباد لکھوں لیکن حیدر آباد کی مصائب آمیز زندگی کسی دلی جوش کے اظہار کا موقع کمان دیتی ہے، غرض ڈچوٹ زخم کا چور بن کر ولی میں رہ گئی، آج آپ کا

بھیجا ہوا البشیر ہو چکا اور وہ چوٹ ابھر آئی زیادہ کیا کمون، خدا آپ کو آپکے دست و قلم کو آپکی
صنمگری طبع کو قائم رکھے، بخدا جھکنا خوشی سے زیادہ آپ پر رشک ہوتا ہے، کبھی کبھی خط بھی لکھتا
میں الغزالی لکھ چکا، اور مطہرین جاچکی، علم کلام کی تاریخ بھی ختم ہو چکی، اب جدید علم کلام
پر لکھ رہا ہوں، یہ دونوں حصے ساتھ چھپیں گے، اگر یہاں اطمینان سے رہنا پیش آتا تو بڑے بڑے
کام انجام پاتے، لیکن ہر وقت رکاب میں پاؤں ہے، جو گھڑی ملتی جاتی ہے، اسی پر حیرت ہے
مولوی سید علی صاحب پرسون میرے پاس تشریف لائے تھے، ۲۲ مارچ کو ولایت جاتے ہیں

۶ دوستان رفتند بن ہم میروم، والسلام

شبلی، حیدر آباد، ۸ اپریل ۱۹۷۷ء

(۱۱)

کرمی، اردو کے ساتھ آپ کو جو عشق ہے، اب اس کے اظہار کا موقع ہے، دستورِ مجلس
ارسال ہے جو کچھ ہو سکے کیجئے، شبلی حیدر آباد، ۵ مئی ۱۹۷۷ء

(۱۲)

مُحی، ماتی جدول کا خط ملا،

مدت ہوئی میں نے آپ کو انجمن اردو کے متعلق متعدد خطوط لکھے، جب کسی کا جواب نہ آیا
تو ترہو ہوا، مدت کی پوچھ گچھ کے بعد پتہ لگا کہ آپ کا رفیق وہ دم آپ سے چھوٹ گیا، جھکنا بھی
افسوس ہوا، لیکن ساتھ ہی خیال آیا کہ آپ جیسے فلسفیانہ مزاج آدمی کو اس مرحلہ میں ذرا ثابت قدم
رہنا تھا، خیر اب تو ناچار رہی کرنا پڑا جو عقلا پہلے ہی کرتے ہیں،

بدقسمتی سے جن نے ایک صرف ایک کتاب شائع کی یعنی گوتم بدھا، اور سری کرشن کی سوانح
اور فلسفہ اچھی کتاب ہے، عمر قیمت ہے، آپ چاہیں تو بھیج دیجائے،
دیسروائیس پر محاکمہ مدت ہوئی طیار ہے، لیکن یہاں کچھ ایسی اچھون میں پڑ کر اب تک
مطلع میں نہیں گیا، شاید عنقریب نوبت آئے، قریباً تین سو صفحے ہو گئے ہیں،
فارسی شاعری کی باری دو ایک برس کے بعد آئیگی، البتہ ایک مبسوط تذکرہ میرے ایک
شاگرد میری ہدایت سے مرتب کر رہے ہیں، پرشین لٹریچر کو میں نے منگوا کر دیکھا، پہلا حصہ تو کچھ
نہیں دوسرے کا وعدہ ہے، پروفیسر براؤن کی فارسی مہارت مسلم ہے، دوسرا حصہ نکلے گا
تو ضرور اچھا ہوگا،

خیام کی یورپ نے قدر کی، لیکن اگر وہ سحابی استر آبادی سے واقف ہوتے جس کی دسوا
فلسفیانہ رُباعیان موجود ہیں تو ان کی اور بھی آنکھیں کھلتیں، کئی سو رُباعیان اس کی میرے پاس
موجود ہیں، کبھی سنئے گا،

میں نے ارادہ کیا ہے کہ اردو اشعار کا ایک عمدہ مجموعہ طیار کیا جائے جس کی ترتیب علمی
حیثیت سے ہو، کچھ کام ہو چکا ہے، آپ اس کے متعلق کوئی معقول مشورہ دے سکیں تو عنایت
میں شہنوی مولوی روم پر تقرر لکھ رہا ہوں، ایک نئی کتاب ہوگی،
سامان ایسے نظر آتے ہیں کہ علی گڑھ کے دام میں مین دوبارہ گرفتار ہوں اگرچہ یہ وہ دم کہ
نالاہ از بہر ہائی نکند مرغ اسیر خور و فہوس زمانے کہ گرفتار بنود
اس پیرانہ سمی میں خدا نے مجھ کو چھاپ بنایا کتاب گھبرا تا ہوں تو اس سے جی بہلا تا ہوں

شاہ صاحب کمان بین، یکم صاحب سے کوئی نیا اثر ہاتھ آیا یا نہیں،
شبلی، حیدر آباد، ۲۰ مئی ۱۹۷۷ء

(۱۲۳)

مکرمی، عنایت نامہ پونچا، آپ کا تو خط بھی ایک دھچپ اڑکل ہوتا ہے، لیکن اگر اسکی
داودون تو ہم دونوں "حاجی" ہوئے جاتے ہیں،
ایک جلد خاصہ آپ کے لئے رزروڈ ہے گی، بے شبہ غوالی کو بھی بہت کچھ سیتا ہے اور
اس کے چند و چند اسباب جمع ہو گئے، ایک تو وہی کہ ۶
در رکھوں کچھ اپنے بھی میں چشم خون نشان کے لئے، دوسرے حیدر آباد میں رہ کے زیادہ پھیلنا ممکن
نہ تھا، بے شبہ یہ اخلاقی کمزوری ہے، لیکن ضروریات زندگی چند روز تک یہاں رہنے پر مجبور ہی
ہیں، اور دوسرے اڈیشنوں میں اس کی تلافی کا موقع باقی رہتا ہے، سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ میں
علما، وغیرہ کو جس سطح پر لانا چاہتا ہوں اس کے لئے ذہنی درکار ہیں، الغزالی پہلا ذہن ہے، دوسرا
تاریخ علم کلام، پھر اعلیٰ سطح یعنی علم کلام جدید ہے جو زیر تصنیف ہے، تاریخ علم کلام اگرچہ چھینے کے
لئے جا چکی، رعد غوالی ہی سے عمدہ برآئے ہو سکے، اس لئے دوسری طرف رخ کرنا پڑا،
غوالی میں اگر کھل کھیلنا تو علما برسوں بلکہ قرون کے لئے ہاتھ سے نکل جاتے، اور مجھ کو ان سے
کٹ کر الگ ہو جانا منظور نہیں بلکہ ۶، میں تو ڈوبا ہوں قاضیوں لاسلام
یا لائبریری کے لئے کانفرنس میں ہر طرف سے قبول کی صدا تو آئیگی، لیکن کام کرنے والے
تو وہی چند ہیں، اور ان کا حال معلوم،

آج کل بہت بیمار رہا اور اب بھی ہوں، ذرا اطمینان ہو تو وطن آؤں اور آپ بھی ملوں،
 آپ نے رعد کو لکھا ہے کہ صورت بھی اچھی چاہتا ہوں، لیکن یہ دائرہ مرزا پور سے آگے کہاں
 بڑھ سکتا ہے، اس موقع پر بے ساختہ دوست کیلئے وحید یاد آگیا، کہیں ملین تو سلام کہہ دیجئے گا
 بشی (ماہنامہ علوم و فنون)، ارمی ۵۰۱ء،
 والسلام،

(۱۴)

جیسی، مدت کے بعد زیارت ہوئی، بہت لکھنے کو بھی چاہتا ہے، لیکن سخت لرزہ و بخار میں
 مبتلا ہوں، تقریباً ۱۰ بجے رعد کے قبضہ غضب میں ہے، دو برس ہو چکے،
 بشی ندوہ لکھنو، ۲۳ نومبر ۱۹۵۱ء،

(۱۵)

جناب من، السلام علیکم، ورحمۃ اللہ، عنایت نامہ پہنچا، آپ کا پتہ تبدیل کر دیا گیا، ہر دو
 حضرات کی خدمت میں دینو بھیج دئے گئے، مجھے امید ہے، کہ آئندہ بھی خریداروں کے بڑھائی
 کوشش کر کے ندوہ کو ممنون احسان کرتے رہیں گے، شجوان مطابق اکتوبر کا ندوہ بنارس
 آپ کی خدمت میں بھیج دیا گیا تھا غالباً بنارس سے آپ کے یہاں پہنچے، رمضان کا پرچہ
 زیر طبع ہے، انشاء اللہ تقالی چھپ کر آپ کے مقام پر پہنچے گا،
 بشی لٹانی، ندوہ، لکھنو،

(۱۶)

میں نے اب کی بڑی سخت تکلیفیں جھیلیں، دو مہینہ تک لرزہ و بخار میں مبتلا رہا، اب بھی

سخت نا طاقی ہے، مضمون اردو مصلیٰ، یا اخبار وکیل، یا محزن لاہور میں بھیج دیجئے،
خریداروں کے پیدا کرنے کا شکریہ،

میں اب آپ سے بہت قریب ہوں، ضرور دو ایک روز کیلئے تشریف لائیے، ورنہ
بڑی شکایت ہوگی، شبلی، اللہ آباد، کوٹھی لیاقت حسین کو قوال، ۷ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء،

(۱۶)

خط کا جواب لکھ چکا ہوں، دوبارہ لکھتا ہوں کہ اگر ممکن ہو تو ضرور ملنے آئیے،
شبلی، ۷ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء،

(۱۸)

آپ کا والا نامہ موسومہ مولوی عبدالحی صاحب دیکھا، میں علالت کی وجہ تین مہینے
کچھ نہ لکھ سکا، اخیر مضمون بھوپال میں لکھا تھا، اب ندوہ کے سالانہ جلسہ کی طیاریاں ہیں،
جو ۴ مارچ کو بنارس میں ہوگا، تمام وقت اس کے اہتمام میں صرف ہوتا ہے،
بے شبہ ۲۲ صفحے بہت کم ہیں، لیکن لوگوں کو صفحے زیادہ روپیہ عزیز ہے، اس لئے بے شبہ
ہے، اس کم قیمت پر پانسو خریدار بھی اب تک ہم نہیں پہنچے،

اب کے ندوہ کے جلسہ میں کتب ناوہ اور فرامین شاہی کی نمائش بھی ہوگی، علاوہ سربا
جمع کر رہا ہوں، یا قوت مستقصی کا قرآن بھی ہاتھ آگیا ہے، وغیر ذلک، والسلام
شبلی، ندوہ لکھنؤ،

۴ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

(۱۹)

مکرمی، تسلیم، بان کچھ کام کرنے لگا ہوں، لیکن ندوہ کے سالانہ جلسہ کے قریب آجانے سے تصنیفی کام میں وقف ہوتی ہے، تقریباً شش ماہ کی ہے، البتہ موازنہ مدتوں تک کے لئے رک گیا، مسودات سے مرتب کرنا ہے، اور سرودست اس قدر فرصت نہیں، ہیضہ حیدر آباد میں ہے وطن سے ملنے کی امید نہیں،

سہیلہ کو تو آپ نے مخزن وغیرہ میں ضرور دیکھا ہوگا، قلم وہی ہے مملو مات، یہاں رہنے سے ترقی کر گئے ہیں، خیام کی لالین اب کہاں ہو سکتی ہے، میں شعرانچ میں مصروف ہو گیا ہوں یہ کتاب فارسی لٹریچر نظم، کی تاریخ ہے،

بندہ زادہ اس سال نائب تحصیلدار میں لے لیا گیا ہے، کالج کی کامیابی مبارکباد کے قابل ہے، شہزادہ کے قدم مبارک ہیں، ولسلیم

شبلی، ۶ اپریل ۱۳۳۷ء

دیوان تحفۂ ارسال ہے، کوئی کتاب تو آپ کے پاس مصنف کی پیش کردہ ہو،

(۲۰)

جناب میں، میں کل یہاں آیا جس قدر جلد آپ تشریف لاسکیں مجھ پر عنایت ہے،

شبلی، ۱۱ اپریل ۱۳۳۷ء

(۲۱)

قلب فرصت کی وجہ سے کارڈ پر جواب لکھتا ہوں،

والا نامہ پہنچا، آپ کے حسن ظن کا شکریہ ادا کرتا ہوں، رقم موعودہ اب تک نہیں پہنچی اجلاس
 کامیابی سے ختم ہوا، تقریباً دس ہزار روپیہ کا (سرمایہ نقل کی مدین) چندہ ہوا،
 شنبی، ۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء

(۲۲)

وان کریم ایک مستند شخص ہے، لیکن اس کی عربی و انی کا حال مجھ کو بھی معلوم نہیں اس کتاب کے
 ترجمہ کے متعلق مترجم نے مجھ کو خط لکھا تھا، آپ اس سے مقتبس مقامات کا اگر ترجمہ کرتے تو میں اللہ
 میں نوٹ کے ساتھ شایع کر دیتا،

اب کے اللہ وہ کی وجہ سے اللہ وہ میں دیر ہو گئی، مزید برآں یہ کہ میان حامد کا بچہ
 علیل ہو گیا، اور میں غایت پریشانی میں غازی پور گیا، اور آج اگر پھر واپس جانا ہوں، تب عالم
 کی زبان اور خیالات کا کیا کہنا، میں نے بچہ سمجھ کر توجہ نہ کی، لیکن قوم کے مذاق کا یہ حال ہے کہ بعض
 گریوٹ مجھ سے اس کے جواب کے خواستگار ہیں، ان کے نزدیک وہ تحریر لا جواب تھی،
 میں کہتا ہوں کہ اسی لئے اللہ وہ کی ضرورت ہے کہ موجودہ نسلیں تعلیم پا کر نکلیں گی،
 خط لکھنے کے پتہ سے بھیجے، شنبی، ۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء

(۲۳)

یہ چند سطریں آپ کے دیکھ چکے طوفانی خط کا جواب تو نہیں ہو سکتی، لیکن عرض حال کے
 لئے کافی ہیں، اللہ وہ میں اب کی بہت دیر ہوئی، میں جلسہ سے پہلے بصورت بنادیں گیا اور
 اہتمام میں مصروف رہا، فارغ ہو کر فوراً پرچہ لیا کر کے بھیج دیا لیکن مدد اسی صاحب رحمہ کے

اوتار میں، اب تک پرچہ چھپنا بھی شروع نہیں ہوا، میں پوتے کو بیمار چھوڑ کر چلا آیا اور سخت ناکید کر رہا ہوں
 شاید اس مہینہ میں پرچہ نکل جائے، دوسرے پرچہ کا بھی پورا ذخیرہ مطبع میں جا چکا بہت افسوس
 کہ ندوہ کی بدولت ندوہ اور الندوہ کی بدولت ندوہ کو نقصان پہونچتا ہے، کوئی ہاتھ بٹایا نہ
 نہیں، میں اب صحت بہت ہی بہت رہ گیا ہوں، آپ دیکھیں گے تو ذرا دیر کے بعد پہونچیں گے
 روز بروز گھلتا جاتا ہوں، اور بے وجہ بے سبب، خیر می گذرد، وہ بہ حال شکر بایک کرد، کہ مبادا
 ازین بتر گردو۔
 شبلی، لکھنؤ، ۲۵ مئی ۱۹۰۷ء

(۲۴)

تسلیم، والا نامہ مع اقتباسات پہونچا، میں آج پہلی میں ہوں، ڈاک میں واپس آکر ملی،
 وان کر میر کے ان خیالات نے کسی قدر افسردہ کیا، یہ تو وہی پرانے تیرہ جہاں پادریوں کے
 ترکش میں ہمیشہ تیار ملتے ہیں، الندوہ میں اس کا شائع کرنا بھی فطرتاً ہی تھا، لیکن شائع کر دو
 ایک پادری نے ایک مستقل کتاب اس موضوع پر لکھی ہے کہ قرآن کن کن کتابوں اور فسادات
 ماخوذ ہے، متعدد زبانوں میں اس کا ترجمہ شائع کرایا ہے، اردو اور فارسی میں اس کا نام
 تبلیغ الاسلام رکھا ہے، شبلی، ازبک، فلائس ہاؤس، پالوندر، ہمراہ گیسٹ سٹے،

(۲۵)

تسلیم، خط پہونچا، آپ کے مضمون کی اشاعت کو بطاطا مصباح منیر صاحب الندوہ نے روک دیا
 خیر اور کسی پرچہ میں نکل جائیگا، ضروری قیام کر دوں گا،
 یہاں کا موسم آج کل اس قدر گرم ہے کہ وہاں سے اندازہ بھی نہیں ہو سکتا

نانی کو عوش پر بھی بیگار، یہاں بھی لکڑوں کی کٹرتیہ، کل ایک لکڑ تھا، آئندہ بہت بڑے مجمع میں
لکڑ دینا ہے، لطف یہ ہے کہ سامعین سب بنے اور تاجرین، جو ہماری اُردو تاک نہیں کھتے،
ان میں ہماری پیروی کیا چل سکتی ہے، کتاب کو لکھ دیا ہے، و السلام،
شعبی، ۱۰ اراگست ۱۹۷۷ء، فلائش ہاؤس، اپالو بندر

(۲۶)

آپ کو مفصل خط لکھنا چاہتا تھا، لیکن چاروں سے بخار میں مبتلا ہوں، یہاں کی موسمی حالت
آج کل کٹیر سے ملتی ہے، گلابی سردی ہے، شاہ وحید عالم صاحب نے آنے کا قصد کیا ہوا، دیکھتے
پورا بھی کرتے ہیں یا نہیں، موازنہ مطبع میں جا چکا، یہاں سے میں نے مرتب کر کے بھیجا،
۱۹ برس کے بعد غول لکھنے کا اتفاق ہوا، یہاں کی ڈیپان غضب کی حرکات ہیں، آدمی
ضبط نہیں کر سکتا، اپالو یہاں ایک عجیب سیرگاہ ہے اور چوپائی اس کا جواب ہے، خواجہ حافظ
کے مصرعہ کو یوں بدل دیا ہے، کتا رہ آپ چوپائی و گلگشت اپالو را، اس غول کا ایک شعر یہ ہے،
بہر سو از ہجوم دلبران شوق بے پروا گذشتن از سرِ رہ، مشکل فتاوست رہِ پروا
تین چار غزلین لکھیں جو کبھی آپ کی نظر سے گزریں گی،
شعبی، کلیر روڈ، بنگلہ دھن کا سٹ اسٹریٹ ۱۹۷۷ء،

(۲۷)

تسلیم، آپ کے الہ آباد آجائے نے مجھ کو الہ آباد کے سفر پر فوراً آمادہ کر دیا، لیکن مسلسل
لینا پڑا اور اب تک صنف ہے، بہر حال اب الہ آباد کی تعدادِ سفر میں ضرور اضافہ ہو جائے گا

براؤن کی کتاب کو میں نے پہلی میں ڈھونڈھا، اس وقت تک نہیں آئی تھی، اچھی چیز ہوتی
مجھے مطلع کیجئے گا، دیکھنا ہے کہ شعر لجم اس کا ممنون ہو سکتا ہے،

اسی غزل کا ایک شعر یہ ہے،

فنان از گرمی ہنگامہ خوبان زردوشی بہم آہیچہ از زلف عارض ظلمت مضورا

پارسی، اندر ظلمت و دوزخا مانتے ہیں،

پرچہ کی خرابی طبع کا مجھ پر سخت بڑا اثر ہوا، اب انتظام بدل دیا گیا، اب کی ”مسلمانوں

کی بے نقصی“ کا دوسرا حصہ نکلے گا، اور غالباً آپ پسند کریں، بالکل اچھوتا مضمون ہوگا،

سوانح مولانا پر مشروانی کا ریویو آیا ہے، اسی پرچہ میں نکلے گا،

موازنہ انیس غایت عمدہ چھپ رہا ہے، مسودات کی ترتیب نے شعر لجم میں ہرج و مرج ڈال دیا

چار مہینہ سے کچھ نہیں لکھا گیا،

ہمارے ہاں یعنی ندوہ میں عبد السلام نہایت قابل لڑکا ہے، جو غالباً خالی چٹو والی

کرسیوں کا ستی ہوگا، شبلی، ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء

(۲۸)

اب کے خزان میں میری ایک غزل شائع ہوئی ہے، دیکھئے گا، البتہ جا بجا غلط

چھی ہے، ”کافروں“ کا ذکر اس میں بھی ہے،

شبلی، لکھنؤ، ۲۶ اکتوبر ۱۹۰۶ء

۱۰ مولوی عبد السلام صاحب ندوی، دیکھو ۲۹،

(۲۹)

محبی،

شرکت کا نفرنس کے لئے ڈھاکہ جا رہا ہوں، راہ میں آپ کا خط ملا، دوسری قسط کیسی؟ البتہ میں ابھی تو آپ کا کوئی مضمون نہیں نکلا، براؤن کا دوسرا حصہ میں آپ سے منگواؤں گا، اس کے اقتباسات کا ترجمہ آپ کر کے دیتے تو السندوہ میں شائع ہوتے، اب کی السندوہ میں عالمگیر کا مضمون ملا کیجئے گا،

عبد السلام نہایت ہونہار ہے، وہ پورا مصنف ہو سکتا ہے، اور ہو گا، انگریزی نہیں جانتا، لیکن پڑھ رہا ہے، ندوہ اس قسم کے جواہر کا چمکانے والا ہے، لیکن علی گڑھ کی بے مہر ندوہ کو ابھرنے نہیں دیتی، سخت افسوس ہے، موازنہ اگرہ میں اہتمام سے چھپ رہا ہے، تقطیع اور خط قدن عرب کا ہے، براؤن نے لبالباب کا دیباچہ فارسی میں لکھا ہے، سلما لون سے اچھی فارسی لکھتا ہے، کیا کالفرنس کا قصد نہیں، اگرہ تو ضرور چلے، میری ایک فارسی غزل دکن ریویو میں بھی ہے، محزن کی غزل تو ضرور نظر سے گزری ہو گی، والسلام

شبلی، بانکی پور، ۱۳ دسمبر ۱۸۸۵ء

اب میں کلکتہ پہنچ گیا، پتہ یہ ہے، امرتلا لین نمبر ۵،

لے مولوی عبد السلام صاحب ندوی، دیکھو ۱۲،

(۳۰)

تسلیم، والا نامہ کلکتہ میں بلا دفترین بھیجا ہے، وہاں سے نقل ہوگی، غیر مجلد اب کوئی باقی نہیں، والسلام،
شہلی، امرتلاہ، نمبر ۱۵، ۱۶، دسمبر ۱۹۷۷ء

(۳۱)

تسلیم، البشیر پوچھا، اپنی مداحی کا شکریہ ادا کرنا موزون نہیں، اس لئے کچھ نہیں کہتا، شاہ وحید عالم کلکتہ آرہے ہیں، آپ کیون فقہ نہ کریں،
خان خانان کی نہایت بسوط لافٹ اسی زمانہ کی تصنیف، موساٹھی میں ہے، آج کل اس کے مطالعہ سے لطف اٹھا رہے ہوں،
شہلی، امرتلاہ، نمبر ۱۵، ۱۶، دسمبر ۱۹۷۷ء

(۳۲)

مکرمی تسلیم، اس سفر میں آپ کے نہ ہونے کا سخت افسوس ہے، شاہ صاحب تو عشق جاری ہے بھی کو سون و درہن، وہ کیا ساتھ دیں گے، وہاں تو ہاتھ کے سوا آنکھ کا بھی کام نہیں، خان خانان کا تذکرہ دیکھ کر واقعی مشت خودی کا بار بار تقاضا ہوتا ہے، کہ بے ہاتھ پاؤں ہلائے مفت مال تم آتا ہے، لیکن شعرا لجم کی نگاہیں تیز پڑنے لگتی ہیں، افسوس ہے کہ سفروں کی گردش ہفتوں کے کام سالوں پر ڈال دیتی ہے،

ہمان ڈاکٹر اس نے اسلامی لٹریچر اور صنائع کے بڑے نو اور جمع کئے ہیں ان میں اور گریپ کے ہاتھ کا قرآن مجید بھی ہے، زیب النساء اور دارالمنکویہ کی تحریریں بھی ہیں، کاش آپ آسکتے موارنہ میں اشعار کا اقتباس اتنا آگیا کہ توفیق بڑی نہ ہوتی تو کتاب منجم ہو کر مبدی ہو جاتی، بڑا فائدہ

ہندوستان کا مذاق ہے، ایران میں تو کشیدہ قاتمی مرغوب ہے،

سخن بہ ذکر قیامت دراز کن و اعظ
مگر ز طول بہ بالائے آن نگار کشد

۶ رعنائی آفریدہ قد بلند تو، برادر عزیز میان آج کل پہنچیں گے، اور احباب آتے جاتے ہیں،
آج میرا لکچر ہے، مسلمان اور فن تاریخ عنوان، والتسلیم، بشلی، امر تالین نمبرہ گلکتہ

(۳۳)

تھیکر کو لکھدیجے کہ براؤن کی کتاب جلد دوم میرے پاس ویلو بیجڈے، الہ آباد پتھر کی گلی کے
پستہ سے، بشلی، ۱۰ مارچ ۱۹۰۹ء

(۳۴)

مکرمی، میں ذرا کی ذرا باہر گیا تھا، آپ آئے اور ٹھک گئے، میں دودھی تین دن کا مہمان ہوں
وہ بھی آپ کا نہیں، الہ آباد کا کل ایک غزل قلم سے نکلی، میرا کبر حسین صاحب کو بھیجی، وہ بہت ریچھے
ان کا خط بھیجتا ہوں، لیکن اس پر یقین نہ کریجئے گا، ورنہ پھر غزل پھینکی نظر آئیگی، ان سوازنہ کے
اجزاء جدید غزلین، اور خود میں سب کچھ ہے، لیکن آپ کو کیا،
بشلی، ۱۰ مارچ ۱۹۰۹ء

(۳۵)

بلا مبالغہ اور بلا تصنع کہتا ہوں کہ براؤن کی کتاب دیکھ کر سخت افسوس ہوا، نہایت عایمانہ
اور سوجیانہ ہے، برادر اسحاق سے پڑھوا کر بھی سنا، خود بھی الٹ پلٹ کر دیکھا، فردوسی کی نسبت صرف
دو تین صفحے لکھے ہیں، حسین اس کے اقتباسات بھی شامل ہیں، مذاق اتنا صحیح ہے کہ آپ فردوسی کا ذکر

سبب حلقہ کے برابر بھی نہیں ملتے، اور فرماتے ہیں کہ کسی حیثیت سے یہ کتاب اور شعراے فارسی کے کلام کے برابر
نہیں، میں اس سودا اور ہرجہ کے آپ سے اس کے دام واپس لوں گا، کاحول و کاتقلا آکلا یا اللہ،
شبلی، (۱۳۵)

(۱۳۵)

آزاد کی کتاب آج ویلوا آئی، جانتا تھا کہ وہ تحقیق کے میدان کا مرد نہیں، تاہم وہ ادھر ادھر کی
گپیں بھی ہانپتا تو وہی معلوم ہوتا، لیکن خدا کا شکر ہے کہ گیارہ لکڑیاں اس نے میری سرحد میں قدم
بھی نہیں رکھا، بارہویں میں یہ میدان میں اترتا ہے، لیکن زور پہلے صرف ہو چکا تھا، اس لئے یوں
ہی سرسری چکر لگا کر نکل گیا، میرے لئے بہت وسعت ہے، بحالت مجموعی، کتاب براون کی کھوتی
سے کہیں بہتر ہے، شبلی، اعظم گڑھ، ۳۰ مئی ۱۳۵۷ء

(۱۳۶)

میں آزاد کی طرف سے بالکل مطمئن ہو گیا تھا، لیکن آپ نے پھر ڈراویا، جھکو پہلے سے معلوم ہوتا تو میں
اس مضمون پر ہاتھ نہ دیتا، خیر اب تو دل انگنیم ام،
شاہ صاحب کی قبل از وقت جدائی نے واقعی سخت صدمہ پہنچایا، شعروشاعی پر اب میرا
قابو نہیں بلکہ میں اس کے قابو میں ہوں، ورنہ قطعہ تاریخ لکھنا محبت اور اخلاص کا فرض تھا،
سلطان ابوسعید ابوالخیر پر براون نے بہت کچھ لکھا ہے، صرف صفوں کی تعداد دیکھ کر لپچا آہوں
یہاں کوئی ایسا نہیں کہ سرسری طور سے بھی سناوے، والسلام، شبلی، اعظم گڑھ، ۳۰ مئی ۱۳۵۷ء

لے شمس العلماء محمد حسین آزاد، سلسلہ فارسی لٹریچر کی تاریخ،

(۳۸)

جناب من، آپ کی بار بار دوستانہ و مخلصانہ مزاج پُرسی سے دل میں عجیب اثر پاتا ہوں، زخم اگرچہ بھر گیا ہے، لیکن رگون میں اس قدر تشخ اور کچاؤ رہتی ہے کہ راتوں کو نیند نہیں آتی زیادہ کیا عرض کیا جائے، شبلی، از عظم گدھ، ۶، جون ۱۳۵۶ء

(۳۹)

مکرمی، تسلیم اندوہ میں رہ کر میں تصنیف سے قریباً معذور ہو گیا تھا، اس لئے میں نے تین مہینہ کی خصلت لی کہ اطمینان سے شعرا حجبم کو پورا کروں، بلا سے گوثرہ یا تشنہ خون ہے، رکھون کچھ اپنے بھی میں چشم خون فشان کیلئے براؤن کی تاریخ ادب فارسی کی پہلی جلد میرے پاس موجود ہے، لیکن وہ چند ان میرے کام کی نہیں دوسری جلد آپ کے پاس ہے، وہ فوراً بھیج دیجئے، والسلام، شبلی از عظم گدھ،

(۴۰)

میں تو سمجھا تھا کہ بڑے سربار سے فارغ ہو کر اب چھوٹے دربار کی باری آئیگی لیکن شاید ابھی تک اسی کا رخا رہے، خیر، بخندان فارس بھیج دیجئے، اور ترجمہ لین پول عالمگیر ہو تو وہ بھی، شبلی، الہ آباد، ۴، نومبر ۱۳۵۶ء

(۴۱)

کل جاتا ہوں، مل لیجئے، آج میرا کبر حسین صاحب کے ہاں سے دعوت کا رقعہ آیا تھا، میں نے جواب میں لکھ بھیجا،

آج دعوت میں نہ آئیں گے مجھے بھی ہر ملال
لیکن اسباب کچھ ایسے ہیں کہ مجبور ہوں میں
آپ کے لطف و کرم کا مجھے انکار نہیں،
حلقہ درگوش ہوں مومن ہوں مشکور ہوں میں
لیکن اب میں وہ نہیں ہوں کہ پڑا پھرتا تھا
اب تو اللہ کے اقبال سے تیمور ہوں میں
دل کے بہلانے کی باتیں ہیں یہ شبلی در نہ
جیتے جی مردہ ہوں مرحوم ہوں مہنور ہوں میں

۲۳ نومبر ۱۹۳۷ء

(۱۴۲)

آپ برتیر بھول کر نہ لیکے رشید کے ہاں رکھوا دیا ہے، لے لیجیگا میں دویچے روانہ ہوں گا،
شبلی، ۲۴ نومبر ۱۹۳۷ء، الہ آباد

(۱۴۳)

”شبلی“

(۱۴۴)

سلام شوق آج ڈپٹی صاحب ملے معلوم ہوا کہ اب آپ تحصیلدار کی کے زینہ پر قدم رکھ چکے
یعنی رپورٹ ہو چکی، نہایت خوشی ہوئی اور بے اختیار مبارکباد کو جی چاہا، ابھی پیشگی کی مدین محفوظ
رکھئے، پادون بنا لیکن، رفتار میں اب تلک لگی ہے،
بہٹی میں بڑی دلچسپان رہیں جو موزون ہو کر قلم سے نکلیں، ۱۷ صفحے ہو گئے تو چھپنے کو دیے

ملے مکتوب ۵۔ میں اقبال کے بچائے افضل ہے، اور دہی گچ ہے، دکن ریلوے میں یہ نظم اسی زمانہ میں بھیجا، ابھی
ملے مولانا الہ آباد نشرین لائے، تو ڈاک کے ذریعہ سے مجھے ایک کارڈ ملا، جس پر صرف ممدوح کا
نام تھا، میں فوراً سننے کے لئے حاضر ہوا، کارڈ گویا ”ورق الزیارة“ تھا،
”ممدوحی صحت“

اس میں کچھ پچھلے سال کا بھی حصہ ہے، بعض غزلین زیادہ شوخ ہو گئیں جو شاید ایک پنجاہ سال
مصنف کے چہرے پر نہ کھلیں، لیکن حافظ تو کہتے ہیں ۶ ہر گز کہ یاد دہی تو کردم جوان شدم، اؤ
ایک پُرانا تجربہ کار کہتا ہے، ۶ عشق و رہنگام پیری، چون بہ سرا آتش است، کیا یہ فلسفہ صحیح ہے؟
ابھی نہیں ۵ برس کے بعد جواب دیجئے گا، بشلی، لکھنؤ، ۲۰ مارچ ۱۹۵۷ء،

(۴۵)

پہلے ہی پیشگی مبارکباد بھیج چکا ہوں، آئے جم آئے بنت بنت آئے،
بشلی، ۵ مارچ ۱۹۵۷ء، لکھنؤ،

(۴۶)

میں سخت مجبوری کی وجہ سے پتیا لہ جا رہا ہوں، اگر آپ ۲ تک آگے تو ملاقات ہو
وہ نہ خیریت، بشلی، ۱۰ مارچ ۱۹۵۷ء، لکھنؤ،

(۴۷)

مکرمی تسلیم، نواز شنامہ حیدر آباد میں ملا، سرکار نظام علوم شرقیہ کی یونیورسٹی قائم کرنا چاہتی
ہے، اس کے لٹریچر وغیرہ کے لئے مجھ کو بلایا ہے، چند روز یہاں قیام رہے گا، یونیورسٹی کی نشست
مجبور دیتے ہیں، مشاہیر بھی معقول ہے، لیکن اب کسی کے لئے کیا سر مجھ کاؤن، اندوہ اب ہمیشہ
اسی طبع میں چھپے گا، ندویت آپ کی سمجھ میں نہیں آتی، لیکن انھوں نے کچھ اجنب لوگوں کی آپ قدردانی
کرتے ہیں وہ کس کان کے جوہر ہیں، کالج کے، یا ندوہ کے، آئندہ اگر ایسی لوگوں کی ضرورت نہیں
تو اور بات ہے، دہلی کی زندہ دلی، میں سمجھتا تھا کہ آپ نے اس پر نوٹس لیا ہو گا، آج یقین ہوا

کہ چورہ گیا تھا جس فتح کی آپ نے بشارت دی ہے، نئی مین، ولایت، ان فاختون کا جولا نگاہ
 رہ چکا ہے، یورپ باین تہذیب سال ہجرت ایک دن پاگل ہو جاتا ہے، بچی کے دن اسی دن
 کے سلسلہ میں شامل ہیں،

افسوس ہے یہاں کے قیام تک، اللہ وہ اور شرف اللہ سے غیر حاضر ہونگا،
 یہاں ایک کتاب، فنون جنگ پر ہاتھ آئی، لیکن نہایت قدیم تصنیف ہے، اور قدیم محظ
 ہے، پڑھی بہت کم جاتی ہے، اور اس قابل نہیں کہ عربی سے اردو میں آ سکے، والسلام،
 شبلی، حیدر آباد، بذریعہ مستند صاحب، عدالت کو توالی،
 ۳ جولائی ۱۳۵۴ء

(۳۸)

مکرمی، یہاں مجھ کو بہت دیر ہوتی جاتی ہے، اور میں گھبراتا جاتا ہوں، ایک دن کا کام
 یہاں مینوں میں ہوتا ہے، یونیورسٹی کیلئے سب سامان مہیا ہیں، لیکن آدمی نہیں اور آدمی ہو تو
 سازشوں کی وجہ سے کچھ نہیں کر سکتا، میں ملازمت تو کسی طرح نہ کروں گا، البتہ اگر سامان اچھے ہو
 تو پورس و دپرس رہ کر کام کو چلا دوں گا، کہ آئندہ چلتا ہے، آپ کے قاضی صاحب یہاں کے کام
 کے نہیں، عربی میں وہ بالغ الاستعداد نہیں، عربی کا ایم اے ہونا بہ جوئے نئی ارزو، اگر انھوں نے
 بی اے میں سائنس لیا ہو تو ان کی کافی قدر دانی ہو سکتی ہے،

عمادی امرتسر چل دیئے، میں یہاں ہوں، خدا کے لئے فوراً کوئی مضمون اللہ وہ کے لئے

لے شہد میں یونیورسٹی قائم ہوئی اور آخر قاضی صاحب یعنی قاضی محمد حسین نے لے لئے،

عنایت فرمائیے، براؤن کی کتاب کا اقتباس یا ترجمہ آپ اسانی سے بھیج سکتے ہیں، ٹرکی پارلیمنٹ
تو خارج از وہم چیز ہے، کچھ دن گزریں تو اس خواب کی تعبیر معلوم ہو۔

یہاں ایک کتاب آلات حرب وغیرہ پر عجیب و غریب دیکھی، تیسری صدی ہجری کی
تصنیف ہے، دستہ گل کی کم مائیگی پر افسوس آتا ہے، بھئی بہو بھون تو کچھ پھول اور ہاتھ آئیں، افسوس
تعلیم بار بار ندوہ کا معائنہ کر رہے ہیں، اور مکاتبات کا سلسلہ قائم ہے، دیکھئے کمان تک ہمت کرتے
ہیں، افرید وجدی کا پتہ لگا، فوٹو بھی ہاتھ آیا، الندوہ میں آپ بھی دیکھئے گا، لیکن لفظی تصویر،
شبلی، حیدر آباد، ۹ اگست ۱۹۰۷ء

(۴۹)

مکرمی، عنایت نامہ پہنچا، دیکھئے کاغذی نوٹ کب آتا ہے،
آلات الحرب کا مختصر تذکرہ، آلات حرب کے چند نقشوں کے ساتھ الندوہ میں نکلے گا، فرید
کا دو حرفہ تذکرہ ہے، اور کچھ نہیں، افسوس ہے کہ الندوہ میں فوٹو نہیں نکل سکتا، صورت تو نہیں
لیکن وضع وہی ہے جو ہائے کرمفرنا (سٹرمدی) کی ہے، نارمل اسکول میں قاضی صاحب ضرور
مے لئے جاتے، لیکن وہ ٹریننگ کے تعلیم یافتہ نہیں، پائونیر میں یہ قید غلطی سے رہ گئی، معتمد تعلیمات
سے تفصیلی گفتگو آچکی ہے،

اب کا الندوہ بالکل ٹھوس ہے، اگلے پرچہ میں کفارہ ہوگا،
ٹرکی کی جدید زندگی نے اس کے ہوا خواہوں کو مجبور کر دیا ہے، کیا بتاؤں عربی اخبارات
میں آج کل کیا نشہ ہوتا ہے، سو سو دفعہ پڑھتا ہوں اور سیر نہیں ہوتا، آپ کو مبارک ہو کہ

آزادی کے جو جלוں نکلے، ان میں میں ہزار کی جمعیت کا ایک کمانڈر، ایک جنس لطیف تھی،
 اس فوج کا کیا عالم ہوگا، جو قدرتی اور نچرل فاتح الکابوس ہیں ان کی سپہ سالاری کیا قیامت
 ڈالیگی، یاد رکھئے گا، ایران اور ترکی کی پارلیمنٹ، یورپ کا اثر نہیں، گو تو اردو ہے، امرہم شادی کا
 سبق مسلمانوں کو اب یاد آیا، اور چونکہ گھر کی چیز تھی، کسی کے نکسیر تک نہ بھڑکی، خدا کی قسم، یہ جوش
 یہ صداقت، یہ سرست، یہ اعتدال، دنیا کی تاریخ دکھائی تو اسلام ہی کے ائینہ میں دکھائی، خیال
 فرمائیے، آٹھ لاکھ آدمیوں کا دربار قسطنطنیہ میں کوہن موہین سے رہا تھا، اور ایک تنکے کا بال بیکا
 نہ ہوا، معاویہ کے گناہوں کا کفارہ عبدالمجید نے ادا کیا،

ندوہ کو گورنمنٹ نے نہایت خوش منظر اور وسیع زمین دی، اب بنیاد قائم ہو گئی، عمارت
 بنی اور سب کچھ ہو گیا، شکر یہ اور دیگر ضروری کارروائیوں کی شرکت کیلئے فوراً حیدرآباد سے آنا
 پڑا، اور اب پھر جانا ہے، پرسون بیان شکر یہ کا عام جلسہ ہے، کثیر وغیرہ شریک ہوں گے،
 شعبہ ۱۴ کا دوسرا اور تیسرا حصہ بھی قریب آگیا ہے، ۲۲۶ صفحوں کی کا بیان بھی مطبع سے چھپ کر
 اور لکھتا لیکن ایک جنس لطیف کا خط سامنے ہے، اور جواب لکھتا ہے،

اس فرعونیت کو دیکھئے کہ ان شاہنشاہوں کو بھی ابتداء نہیں لکھتا پھر آپ کو شکایت کا
 کیا موقع، شبلی، لکھنؤ، ۲۸ اگست ۱۳۰۶ء

(۵۰)

مجی، جھکوبڑی شکایت تھی کہ آپ الہ آباد میں ہیں اور ہاتھ نہیں آتے آج معلوم ہوا کہ
 گورکھپور قریب نکلا، لکھنؤ سے اطلاع آئی کہ ہزار نے سنگ بنیاد رکھنا منظور کر لیا، فوراً

آنا پڑا کہ زمانہ کم اور کام بہت ہیں، آپ کو بھی تکلیف کرنی ہوگی، پاکٹ بک میں ۸ نومبر کین چڑھا لیجے گا، ٹرکی کے ہاتھ سے برے نام چند صوبے نکل گئے، بلکہ یاد ت سے آمادہ تھا، عبد المجید کی دھاک کے سامنے بہت نہیں پڑتی تھی، ضریحہ نظر بد کا اسپند ہے، اندرون کی حالت کی درستی کے بعد میرے پھر ہاتھ آجائیں گے، ننگ رگ، اس نکتہ کو خوب سمجھتے ہیں، در کچھ دنوں آپ اور جوان رہتے، سبحان اللہ تو گویا اب جوان ہوں، اور اگر اب جوان ہوں تو قسم لیجئے جو مرتے دم تک بڑھا ہوں، ۶ آن قدر عشق بودم کہ جوان گردم باز،

حال میں خیر مقدم لکھا، ۱۱ اکتوبر کو لوگ بھی آئے، لیکن خیر مقدم میں جہاں جہاں اصلی رنگ ابھرا تھا، ان پر سیاہی پھروی، اور شعر آپ بھی سن لیجئے،

شیشہ ہائے دل عشاق پھیند زراہ کہ گز ندش رسد اور تہ پای آید
مزید آب بہ خاک سراہش کین کار شہوہ ہست کہ از دیدہ مای آید
شبلی، ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۸ء

(۵۱)

استغفر اللہ! وہ تو کسی بیجا مالولو کی تصویر ہے، آپ کے حسن ظن کی داد دیتا ہوں، اس مذاق کا آدمی شعر لکھ چکا،
شبلی، ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۸ء

(۵۲)

افتتاحی جلسہ ۲۸ کی شام کو ہو گا، شعر لکھ کے دیباچہ میں پہلے ہی لکھ دیا ہے، لیکن

لے مولانا نے کسی شخص کے حسن جمال کی توصیف کی تھی، اتفاقاً اس کی ایک نقلی تصویر کو توب الیہ کو ہاتھ لگی اور وہ لئے پاس بھی بہر مولانا جھلا کر رکھتے ہیں،

بہت کچھ ان حصوں میں بھی ہے، بلکہ زیادہ ہے، پہلی کامان آج کل حسن اتفاق سے یہیں ہے، یہ لفظ
یعنی اس کا پہلا جز، کبھی اس سے عمدہ تر موقع پر استنبال نہیں ہوا ہوگا، لیکن بد قسمتی دیکھئے کہ ندوہ کے
بدمزہ کاموں نے دماغ کو اس قدر اثر کر دیا ہے کہ ایسے موقع سے بھی فائدہ نہیں اٹھا سکتا
نہ وقت نہ دماغ، حسرت کا بھی اس بڑے فکر منظر و نیا نے نہ دیکھا ہوگا ان محبتوں میں اس کی قابلیتوں
کے حیرت انگیز پہلو نظر سے گزر رہے ہیں، اردو فارسی، انگریزی، فرنچ، زبان دانی، مصوری،
فشنہ کشی، پالیگس، قوت تحریر، عجمیہ عالم ہمہ می داشت تو تنہا داری، افسوس غیرت اور محبت
کی کشاکش تھی ورنہ آپ بھی وہ دیکھتے جو میں کہتا ہوں، شبلی، ۲۴ نومبر ۱۹۰۷ء

(۱۵۳)

مجی، ندوہ کے بدمزہ اشتغال نے دل اور آنکھوں کو اپنا کام کب کرنے دیا کہ کچھ دیکھتا دکھاتا،
اب تک وہ شمار نہیں اُترا، سو سو طرح چاہتا ہوں کہ ایش دام سے دو دن کیلئے بھی چھوٹ سکوں
لیکن اور زیادہ الجھ جاتا ہوں، ٹرکی کی ارتقائی حالت کی نسبت، سلطان جمال کی رائے بالکل عام
وینا کے مخالف ہے، یہاں بھی یکتائی کی شان ہے، ان کا خیال بلکہ تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ ٹرکی
ایک یورپین طاقت کا باز پھ ہے، اور یہ بتایاں صرف بیرونی تار و ن پر حرکت کرتی ہیں، جدید قرض نے
اپنا جان سستائی کا کام انجام دیا ہے، اور دیتا جاتا ہے،

لیکن باوجود اس وجہ دیتا کے، اس مسئلہ میں، میں اب تک صاحبِ اہمان نہیں! یہ ضرور نہیں
کہ "سیاست" اور "حسن"، کا ایک ہی فرمانروا ہو،

نصر العجم اب میرے نہیں بلکہ امراض موسمی کے ہاتھ میں ہے، مبلع داسے بیکار پڑے ہیں، گو

دو ہی چار دن کا کام رہ گیا ہے، ممکن ہے کہ آپ جلد مل سکوں، ادھر سے بھی ایک راستہ ہے،
 بوئے گل جدید غزلوں کا مجموعہ جلد تراپ کے ہاتھ میں ہوگا، شبلی، الہ آباد، ۲۰ دسمبر ۱۹۱۹ء

(۵۴)

ابھی غلط نامہ اور فہرست مضامین باقی ہے، ذرا اور بٹھرائے، آج کل کاموں کا اس قدر
 ہجوم ہے کہ اس کی طیاری میں بھی ہفتوں کی دیر ہو جائیگی، بوئے گل جلد بھیجتا ہوں،

شبلی نعمانی، ۲۸ اپریل ۱۹۱۹ء

(۵۵)

مکرمی، میں عظیم گدھ میں ہوں اس لئے میرے پتہ سے کسی کو خط نہ لکھئے، تہذیب حسین کی
 رمانٹ کا بار مجھ کو اٹھانا پڑا،

بوئے گل کی نسبت تمام اہل نظر کی رے ہے کہ دستہ گل اور اس میں جذب و سلوک کا
 فرق ہے، واقعی دونوں کے شان نزول اسی قدر مختلف ہیں جس قدر دونوں کے جوش و سرمستی
 میں فرق ہے، ایک شعر میں خود یہ راز کھل پڑا ہے،

یا جگر کاوی آن نشتر مرگان کم شد یا کہ خود زخم مرا لذت آزاد نماند

لیکن مولانا حالی، سب سے مختلف الہام ہیں، وہ بوئے گل کو حال بتاتے ہیں اور دیکھ

کو قال ۶ بہ میں تفاوت الخ

اب کی متعصب مولویوں سے پالی لڑنی پڑی، جلسہ انتظامیہ میں نائب سکریٹری مذہب نے
 جو اپنے آپ کو سکریٹری کہتے اور لکھتے ہیں، تجویز پیش کی کہ شبلی الگ کر دیا جائے، یعنی اس کا

عہدہ ہی توڑ ڈالا جائے، یا رانِ قدیم علی گڑھ نے طعنہ دیا کہ ”اور مولویوں میں گھسوا، میں نے کہا میں
 یہ سمجھ کر میدانِ قلم رکھا تھا، بہر حال یہ لوگ نہ ہوتے تو ندوہ کی حاجت ہی کیا تھی، یہ لوگ
 تو میرے دعوے کے لئے بیانِ تحریری ہیں قاضی صاحب نے تو آگے، دیکھئے ہم لوگوں میں ہر
 ہم سے بنتے ہیں، یا اپنا سا بناتے ہیں، دو چار روز بعد لکھنؤ واپس جاؤنگا، مدت کے بعد گھر
 کی صورت دیکھی ہے، شبلی، میری سہ،

(۵۶)

لکرمی، آپ میرے جس دوست کے پولٹیکل خیالات کے قردان ہیں اور جس کا جو کہ آپ
 نے ٹرکی کی موجودہ انقلاب میں دیا تھا، اس کے ایک خط (جو ابھی میرے پاس آیا) کے یہ الفاظ ہیں
 ”کافر نس اور علم لیگ سخت ڈھکوسلے ہیں، یزول اور جاہل لوگوں کے، انگریز جس قدر مسلمانوں کو
 بناتے ہیں، اسی قدر یہ بنتے جاتے ہیں، اہلِ تحریر محفوظ ہے کبھی موقع ہوگا تو دیکھئے گا،
 عبد الحمید جس نے ۵۳ برس تک یورپ کی پالیٹکس کے اوراق کا تاش کھیلا ہے، اس کی
 اور نیگ ٹرکی کی نسبت میرے دوست کی رائے صحیح ہے، تو شاید کم وقت فرقہ جدیدہ ہند کی نسبت
 بھی اس کی رائے قابلِ وقت ہوگی، میں تو بجز ان فرقوں پر ایمان رکھتا ہوں، گو ”کافر“ کے منہ
 سے نکلے ہیں..... میں ایک گرل اسکول سے بورڈنگ قائم ہو رہے ہیں جس کا سکریٹری
 اور منیجر وہی سابق الزکر شخص ہے، اس سرکہ گاہ کی تعلیم یافتہ دینیائیں کام کر رہی ہیں، آپ ہی
 اس کا اندازہ کر سکتے، شبلی، کلکتہ، سہ جون ۱۹۰۹ء

ملے قاضی محمد حسین صاحب دارالعلوم کے پڑا سٹر مقرر ہوئے۔

(۵۷)

قدر افزائے من بخط نہیں لکھتا، بلکہ جاگیر کا بھی ادا کر رہا ہوں،
 بڑے ضبط کا کام ہے کہ اچھے کاغذ کے ہوتے ہوئے لوگوں کو معمولی کاغذ پر خط لکھوں
 اور اس لئے لکھوں کہ یہ اور کسی کی امانت ہے، تاہم اب تک اس معنوی بیان پر قائم ہوں
 اور صرف ایک ایسے موقع پر ٹوٹا ہے جس کی آپ بھی صرف اجازت نہیں بلکہ حکم دینے کیلئے
 آمادہ ہوں گے،

دکن کی "بکلی" پھر لکھنؤ پر گرنے والی ہے، شعراجم کے حصہ دوم کے بھی ۱۴۰ صفحے چھپ چکے
 سو صفحے اور ہوں گے خیام کا جبر و مقابلہ یورپ نے آج سے ۵۰ برس پہلے چھپا تھا، ہم کو آج
 ملا، اور مولویوں کو شاید قیامت میں خیام اس فن میں روس مسائل کا موجد ہے، فریخ
 میں ترجمہ اور تقریظ بھی ہے، ایک ضروری کام آگیا ورنہ کاغذ کی رو سیاہی کچھ اور بڑھتی، واثق
 شبلی، ۱۲ اگست ۱۹۱۹ء، لکھنؤ،

(۵۸)

قدر افزائے من، میں تو جواب سے بالوس ہو چلا تھا، اگرچہ یہ خوشی بھی تھی کہ نیابت نے
 تحصیلداری کی جگہ لے لی، اس لئے کام سے فرصت نہیں، تیموری تمدن کو آپ صاف ٹال گئے،
 گویا کوئی چیز نہیں، لیکن ہندوؤں کے دل سے بوجھلے..... اتنی دیانت تو ہو، دوسرے
 حصہ کے صرف ۵۰ صفحے رہ گئے ہیں لیکن یہ صرف، کیا معلوم کتنا وقت لین صلائے عام میں اس
 لئے شعراجم کے دوسرے حصہ کی پندرہ سالہ صلائے عام دہلی پر نقد

سوا کوئی بات نہیں کہ ایک ہی بات کو سو سو دفعہ لکھ سکتا ہے، سرمایہ کچھ نہیں، خالی باتوں سے کیا ہوتا ہے،

آپ کے احرام جسدہ کی داد و دون یا رشک کردن، مان بھلی جاتا ہوں، شرط یہ ہے کہ خود گاڑی تک اگر لڑ جائیں، کچھ ایسی بڑی بات نہیں کوئی کیون رشک کئے، قاضی صاحبؒ ہمارے کام کے آدمی نکلے، پنچا سنے ہوئے تو خوش صحبت بھی تھے جو ان ہوتا تو ان سے باتیں کر لیتا، بڑھاپے میں اذان و نثار مشکل ہے، ایک ماہوار رسالہ نکالنا چاہتے ہیں وہ بھی پوٹیشکل، علی گڑھ کی خدایا کا بھی ڈر نہیں، بارہ دن سے شدید زکام میں مبتلا ہوں، خیام کا جبر مقابلہ ہاتھ آیا، لیکن یورپ کی بدولت، مختصر سائوٹ النذوہ میں ملے گا، اور لکھتا لیکن ہاتھ میں نفز ہے سطرین کج ہوئی جاتی ہیں، شبلی، ۱۲ ستمبر ۱۹۴۷ء

(۵۹)

قدر افزائے من! مدت کے بعد آپ کے دربار میں حاضر ہوتا ہوں ابھی سے اب کے بالکل خالی ہاتھ آیا، ایک غول کا سرمایہ بھی نہ ہو سکا، اس شکایت میں ایک غول لکھی وہ بھی دہانہ نکل کر، مطیع یہ ہے،

ہر جن غلط فہمیت کہ شبلی دل و دین باخت
ابن حرف و لے مصلحت آمیز نہ بودہ است
ندوہ کی طرف سے ذرا اطمینان ہوا، اور اب چاہوں تو ایک آومہ مینہ باہر رہ سکتا ہوں
اللہ آباد بلائیے تو آجاؤں لیکن شرط یہ ہے کہ بھئی کا لئم البدل نہ سہی، برابر سراہر تو ہو، کیا امید ہو سکتی
سہ دوسری شادی لے قاضی تلمذ حسین ایم لے دار العلوم ندوہ میں آئے وہ ذرا اوچا سینے ہیں،

ہے، شعر الجمل کے دونوں حصے طبع ہو چکے، لیکن صاحب مطبع دیوالہ نکال کر کتابیں دبا لینا چاہتا ہے،
کل خاص آدمی علی گڑھ بھیجا ہے، کہ جو کچھ بات آئے اس پر قبضہ کرے،

صلائے عام کے ساتھ آپ کی حد سے زیادہ خوش اعتقادی دیکھ کر بے اعتقادی پیدا ہو چکی کہ
آپ "مشرک" نکلے، ہندوستان بھر میں آپ کی نقادی کا جواب نہ تھا، لیکن کیا اب بھی؟
شعبلی، ۴ دسمبر ۱۹۰۹ء

(۶۰)

پایہ افزائے من، دلی جا رہا ہوں اور کاموں کا ہجوم ہے، اس لئے خط نہیں بلکہ رسید لکھتا ہوں
عید پائی اگر حضرت عیسیٰ کو پیغمبر مانتے تو کیا شکایت تھی، گفتگو تو خدا ہی میں ہے، صلائے عام کو اپنے
یہی درجہ دیا، اس لئے لوگوں کو تعجب ہوا، ہم لوگوں کا بھی دل اور زبان دونہیں لیکن دل ہی زبان
ہے حصہ دوم بھی جلد پہنچے گا، شردانی نے بھی ریویو کا قلم ہاتھ میں لیا ہے، لیکن یہ ظاہر ہے
کہ ہمدی کی شوخیان کمان، آپ کا عطیہ ختم نہیں ہوا، لیکن یہاں تک پہنچ کر اس کا خیال آیا،
اب کے یون ہی سہی، آئندہ کسر نکل جائیگی یعنی دلی سے آکر، شعبلی، ۲۶ جنوری ۱۹۱۰ء

(۶۱)

کرمی پن دورہ میں ہوں، آج آدھے لکچر ہے اکل دلی جاؤں گا، اور تا جلسہ وہیں رہوں گا
مطبع مجتہائی کے پتہ سے مجھ کو خط مل سکتا ہے،

انناظر کا مضمون کا ہے جو کانچ کے بنیے اور میرے شاگرد ہیں، ان کی بات

اے رسالہ انناظر لکھنؤ میں ایک طالب علم کے نام سے الکلام پر بلکہ مسلمانوں کے علم کلام پر بلکہ خود مذہب پر ریویو نکلا تھا، مولانا کا
جدہ خیال گیا وہ صحیح نہ تھا،

مجھ پر عنایت ہے، تاہم شاگردی کا اتنا پاس ہے، کہ جب کچھ لکھتے ہیں تو نام بدل دیتے ہیں، پہلے "نقاد" تھے، اب "طالب علم" بن گئے ہیں، کیا آپ دلی نہ آئیں گے، قصہ ایوان سے کبھی سیری نہیں ہوتی، کہ کبھی کبھی جھوٹوں کی طرف بھی نگاہ اٹھائیے، شعر انجم کا تیسرا حصہ بھی اخیر ماہ تک نکل جائے گا یہ شاید دو نوں حصوں سے زیادہ دھچپ ہے، گو جھکو پچی کی پروا نہیں ہوتی، ایک عزیز نے جو خیرات معتقد ہے، لکھا ہے کہ تمام کتاب پڑھ ڈالی جو ایک حرف بھی سمجھا ہو،

شبلی، الرماچ سنہ ۱۲۹۰ء، مراد آباد

(۶۲)

مین دو تین دن ہوئے کلکتہ سے واپس آیا، گلابی رنگ جو تھے حصہ کیلئے موزوں ہو گا، آج کل موہر پڑھ رہا ہوں، اتنا تو نہیں جس قدر یورپ نے داد دی ہے مترجم نے اکثر جگہ اشعار عرب سے موازنہ کیا ہے جو تھا حصہ لکھ رہا ہوں، آپ نے انگریزی میں شاعری پر کسی کتاب یا مضمون کا پتہ نہیں دیا،

شبلی، ۵ جون سنہ ۱۲۹۰ء، المراد آباد

(۶۳)

سلام علیکم، شبلی، ازالہ آباد، ۲۹ جولائی سنہ ۱۲۹۰ء

(۶۴)

مکرمی، میری نسبت آپ کا دعویٰ عموم خود مجھ کو بھی تسلیم ہے لیکن یہی کی سی فیاضی کہان تحریر کی بے پردگی سے مجھ کو حسن ظن نہیں پیدا ہو سکتا، امتحان کیلئے میں خود اکبر پور آئیے لے لیا ہوں، شعر انجم صرف ۱۰ صفحات تک چھپی ہے، تین سو باقی میں مطبوع کی بدعدی سے کچھ نہیں کر سکتا

کہ کب تک طیار ہو جائیگی مطبوعہ، اجراء کئے تو پھیچروں، ابھی تک صرف شاعری کی حقیقت سے بحث ہے، چھپنے کی دقت کی وجہ سے مقالات میں بہت اختصار کر دیا گیا، ورنہ برسوں گزر جائے اسی کو دیکھئے کہ اشتہار ہو چکا، لیکن کتاب اب تک طیار نہیں، جرجی زیدان کی تنقید اردو میں کچھ نہیں اصل اصل مخاطب عرب تھا، اس لئے عربی زبان میں تمام زور صرف ہوا، سو صفحہ کی کتاب ہو گئی اور لڑچ بھی ایسا ہے کہ ہر واسطے بھی ہندوستان کو کچھ چیز سمجھیں گے، وہاں کے اخبارات میں ریویو نکلے گا، تو آپ کو مطلع کروں گا، دلی کی طیاریاں ہیں، ارادہ نہ تھا، ایک خاص وجہ سے جانا پڑا ابھی میں اب کی ریزلین لکھیں پکی رین، جوش کا سامان نہ تھا، ترکوں نے دکھا دیا کہ

نالوں سے عندلیب کو میں نے دیا
بھاری ہون لاغوی میں بھی تھا ہزار
(مہزاریل کو بھی کہتے ہیں) عربی اخبارات آج کل پڑھنے کے قابل ہوتے ہیں،
شہلی، ۲۲، نہ سیرت ۱۹۱۷ء لکھنؤ،

(۶۵)

آپ کو تفصیل داری کی مبارکباد و درود دینا چاہتا ہوں،
شہلی، الہ آباد، ۱۸ دسمبر ۱۹۱۷ء

(۶۶)

پایہ فراموشی من، خط کا جواب لکھ کر فوراً مشرق کے مطالعہ میں مصروف ہو گیا، نہ صرف شراہم کے شایع شدہ حصوں کی محنت وصول ہوئی بلکہ چوتھے حصہ کی قیمت بھی پیشگی مل گئی،
اے کسی بے دروغ شراہم پر تنقید بلکہ نقیض لکھی تھی مکتوب الیہ نے مشرق کو رکھ دیا میں اس کا جواب لکھا تھا،

کاشمیر شہزادہ کے مصنف کو ایسے دو دفترے لکھنے بھی نصیب ہوئے وازرہ ادیبہ کا لکھنے والا
شہلی کا مستند ہو، یقین کرنے کی بات نہیں،
نعمانی، ۱۴ ستمبر ۱۹۱۷ء

(۶۷)

آن راز کہ درینہ نہان بہت نہ خط است
بردار تو ان گفت و بہ نہر نتوان گفت
چشم بر راہ شہلی، ۱۴ ستمبر ۱۹۱۷ء

(۶۸)

البشیر نے عمر بھر میں یہ پہلی دفعہ ہے کہ اپنے نام کو اسم باہمی ثابت کیا یعنی آپ کے بڑے بھائی
بشارت دی، آپ کو ہندوستان نے نہیں پہچانا تو کیا ہوا، جس کی نکتہ سنجی کا کون منکر ہو سکتا ہو،
اس پر مجھ کو میرے احباب مبارکباد دے رہے ہیں، آپ بھی شریک ہوں،
شہلی، ۱۴ فروری ۱۹۱۷ء

(۶۹)

مکرمی تسلیم فرمائیں کہ وجوب کیلئے حسن کی نافذ الامری سے کس کو انکار ہو سکتا
لیکن اب ایمان بالغیب کا زمانہ نہیں، جو ترکیب آپ نے قائم کی ہے وہ فارسی کے اسلوب
نہیں کہہ سکتی، اس لئے ذرا تنقید کرنا پڑا، شہزادہ کو پنجاب یونیورسٹی سے سندھ کی بہترین تعلیم
قرار دیکر انعام موجودہ ۵۰۰ میسر کس بچہ دیا، لیکن نہیں خواہ ان کوئی وان جنس گران کا،
غزل کہ بھائی میں آگیا ہوں لیکن افسوس ہے کہ ابھی آب و ہوا میں وہ زور نہیں آیا، غزل میں

لے مکتوب الیہ کے ایک مضمون کی طرف اشارہ ہے،

ہو رہی ہیں لیکن یہ کسی ترجمہ میں ایک آدم غول شاید نکلے چھوٹا حصہ مطبع میں گیا، گو ابھی ناتمام ہے شاید
کافر بیچ ترجمہ سات جلدوں میں، ملا، پانسو قیمت ہے۔

شبلی، گلبروڈ، پالن جی ہوٹل، بمبئی، ۶ جون ۱۹۰۷ء

تازہ

درکار عشق ویدہ وری شریط بودہ است ہر کس نظر کشود و تماشہ بہ مار سید،

(۷۰)

آپ تو پردہ نسوان کے مخالف تھے، اور اس پر عمل بھی فرمایا، لیکن تلافی یہ کہ مردوں کو
پردہ میں بٹھادیا، اس صورت سے جھکوبھی اختلات نہیں، بات ایک ہی ہے، مقالات ایک ہفتہ
میں اور عالمگیر کل مرسل ہوگا، شبلی، ۴ نومبر ۱۹۰۷ء کانپور،

(۷۱)

مکرمی، تسلیم اشراج کجست سیمٹے نہیں سمٹی، چھوٹا حصہ بھی اس کو تمام نہ کر سکا، ۳۰ محزون
پر یہ جلد تمام کر دی، اب ذرا ستائون، سیرت بنوی کی طیاریاں ہیں، لیکن صہ ہزار کا
تجذیبہ ہے، پانچ کروڑ کے لئے یہ رقم گران تو نہیں، میں وقت اولاد کا ڈیپوٹیشن لیکر کلکتہ جا رہا تھا
ہوم ممبر جلدیے اب شاید تیار بن جائے، جلسہ سالانہ ندوہ اپریل میں ہے، اچکے خاص طیاریاں
ہیں ڈاکٹر اقبال اور اور قابل لوگوں کو بلایا ہے، ایک ایم، اے ہندو مسلمانوں کے انسائیکلو
پیدیا پر مضمون پڑھے گا، اور پچھلے کے سامان میں، عالم بالائینی آپ کے معبود ادیب کی قدر دانی
تو عالمگیر کے ریویو، میں آپ نے دیکھ لی ہوگی، اردو کی قیمت کا فیصلہ فروری

لے آں میں ہو گا ہی لکھا ہے، ملے ہی پانچ کروڑ مسلمانوں کے لئے

میں ہوگا، پنڈت سند لال وغیرہ سے مقابلہ ہے، مسٹر برن بھی اُدھر ہی ہیں، میری یادداشت پر جلسہ ملتوی ہو گیا تھا، اب لکھنؤ بھیج دی، اُردو کو ہندی کرنا چاہتے ہیں یعنی آدمی کو بندر علی زلم دارن کیا اکبر پور کی زیارت کو آؤں،
شملی، ۱۶ جنوری ۱۹۱۲ء

(۷۲)

شعرا فروری میں نکل جائیگی لیکن دروغ درست برگردن صوفی دقاوہ علیخان اگرہ مقالات کے ایک اُدھر، باقی ہیں، میں آج کل جلسہ سالانہ ندوہ میں اس قدر مشغول ہوں کہ کسی کام کی ہمت نہیں اُجڑی زیدان کار و دعویٰ زبان میں، المنار کے پاس بھیج دیا تھا، جو دہان کے مشہور عالم اور فاضل ہیں، بہت شکر یہ ادا کیا ہے، اور لکھا ہے کہ میں نے یہاں کے علماء سے پہلے تحریک کی تھی، لیکن لوگوں کو ہمت نہ ہوئی، اب وہ المنار میں چھپے گا، الہ آباد آجائے تو آؤں، چھوٹی بھانج کو سلام یا دعا جو ان کو پسند ہو،
نفسانی، ۱۷ فروری ۱۹۱۲ء

(۷۳)

جناب من، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وسیرت نبویؐ جو زیر تصنیف ہے، میں چاہتا ہوں کہ یورپ کے مصنفین نے جو کچھ آنحضرتؐ کے متعلق لکھا ہے، اس سے پوری واقفیت حاصل کی جائے تاکہ ان کے تائیدی بیان حسب موقع حجت الزامی کے طور پر پیش کئے جائیں اور جہاں انھوں نے غلطیاں اور بددیانتیاں کی ہیں نہایت زور و قوت کے ساتھ ان کی پردہ درسی کی جائے، اس بنا پر انگریزی کی کثرت سے تصنیفات مہیا کی گئی ہیں جو آنحضرتؐ کے متعلق تصنیف شدہ دیکھو مکاتب بنام سیلمان و مولانا شروانی، اسے یہ ایک عام خط ہے جو اور لوگوں کے نام سے بھی گزر چکا

ہو چکی ہیں، لیکن ان سب کا اردو میں ترجمہ کرنا ناممکن ہے اس لئے یہ رٹے قرار پائی ہے، کہ جن صاحبوں کو اس سے ذوق ہو، ان کے پاس ایک ایک کتاب بھیج دی جائے، وہ مطالعہ فرما کر قابل ترجمہ مقامات پر نشانات کرتے جائیں اور پھر کتاب واپس بھیج دیں تاکہ دفتر کے مترجمین سے ترجمہ کرایا جائے، اس بنا پر آپ سے درخواست ہے کہ کیا آپ بھی اس کام میں حصہ لینا پسند فرمائیں گے؟

نشلی نغانی

(۶۴)

”جناب“ اور ”پیادے“ کی خوش ترکیبی کی داد قبول فرمائیے شہزادہ نجم وغیرہ اب بالاطاعت سیرت بنوی کے لئے رہ گئی ہیں کیا ہوں کہ کیسوی سے کام ہو، سید سلیمان اور پورا اسٹاف یہیں آئیں گے ایک لائبریری بچھو بیٹھی ہیں جی تو بہت چاہا کہ آپ فرصت لیکر بھیج آجائے، تمام مصارف و فخر کے ذمہ، انگریزی تصنیفات متعلق سیرت بنوی دیکھئے اور ان کے ترجمہ یا اقتباسات دیجئے پھر خیال ہو کہ یہ درخواست قبول نہ ہوگی،

نشلی، از جن زار مہدی، پالن جی ہوٹل،

(۶۵)

میں سفر میں تھا، حیدرآباد سے بہت دیر میں قسمل ہوتی ہے کتابیں اب ڈیوٹی (کالج) علی گڑھ میں آگئی ہیں، وہاں سے منگوا لیجئے، نشلی، بنارس، ۱۲ نومبر ۱۹۱۲ء

(۶۶)

مکہ میں، سلیم، ناحق آپ نے اچھا کاغذ بھیجا ہفت بصر کی وجہ سے اب لکھا نہیں جاتا، جھکور بج تھا کہ اب آپ قابل خطاب بھی نہیں سمجھتے، بھئی اور الہ آباد دونوں صدائیں بیکار گئیں

سہ مکتوب الیہ نے القاب میں ”پیادے جناب“ لکھا ہے

سیرت میں نہایت تنقید اور جانفشانی سے کام لے رہا ہوں، اس لئے ہفتوں میں دو تین صفحے کا سامان ہاتھ آتا ہے، سال اول ہجرت لکھ چکا ہوں لیکن ابھی نقش اول ہے، نظر ثانی میں کچھ سے کچھ ہو جائے گا، بعض نہایت سخت مرحلے طے ہو گئے،

شعر لکھم اب کہان، ایک آنکھ میں پانی اتر آیا، دوسری بھی ضعیف ہو گئی، سیرت پر تہ ہو جائے تو یہ حسنِ خاتمہ ہے، قرآن میں ہے کہ یہودی ذلیل و خوار بنادینے گئے، لیکن کیا ۵ دسمبر کے بعد بھی جس دن کہ..... ایک یہودی کو ہاتھ آئی، مشہور کیا گیا ہے کہ وہ مسلمان ہو گیا اس تو نہیں کہ میں ہوا کافر تو وہ کافر مسلمان ہو گیا خیر عجبہ راز ناز کر دست و کندہ

بڑے دن میں ضرور آئیے، مکرہ کے برابر مکرہ لیا ہے، اس قدر خوش فضا کہ بیٹی میں بھی جواب نہیں، وہ بالکل خالی رہے گا، شاید آزاد آئیں تب بھی ہرج نہیں ”دیولنے دو“
حرم سے گواہ تک نامحرم ہوں لیکن ایمان بالنیب کا سلام کہہ دیجئے، بلقان پر نظم لکھی تھی دیکھی ہو گئی اب زیادہ کاغذ (اور وہ بھی اچھا) کیا خراب کروں، شبلی، ۱۳ دسمبر ۱۹۱۲ء،

(۷۷)

الہ آباد آگیا ہوں، ہنڈیہ آنے کا خیال ہے، لیکن ابھی خیالی ہے، روانگی کے کیا اوقات ہیں اور کس اسٹیشن سے، خود آکرے چلے، تو کیا کہنا چھوٹی بھانج کو سلام، شبلی، ۱۴ جنوری ۱۹۱۳ء

(۷۸)

قدر افزا نے من! نیاز، کاغذ اور لفافہ کی تو خیر ایک نفاس پسندانہ جدت ہے لیکن ٹکٹ کا اضافہ تو صریحاً مخاطب کی کفایت شعاری کا احساس ہے،

واقعی سخت تعجب ہوا کہ آپ وعدہ کر کے میزبانی سے کتر آگئے، خیر کوئی مصیحت ہوگی، سیرت ۹ سال سے عرصہ تک پہنچ گئی لیکن یہ محض خاکہ ہے نقش تک نہیں، اب کہیں الگ جا کر پورا کرتا ہوں، یہاں تو ہر وقت، ناگوار صدائیں کانوں میں آتی رہتی ہیں، دیکھیے آپ کی میزبانی بھی نصیب ہوتی ہے یا نہیں، کشائے کی ہزلیات جو کچھ ہوں اسی طرف رکھے، حسن ظن کو اتنا کیوں بڑھاتے ہیں، اور بڑھانا ہی تھا تو ”مطایبات“ کا لقب زیادہ موزون تھا، میری نسبت جو کچھ مشرق میں نکلا، نظر سے گزرا، لیکن وہی شکایت تو آپ سے بھی ہے، دونوں میری نقص و غلط کھینچے ہیں، ایک فرشتہ بناتا ہے، ایک دیو، لیکن ابھی تک تو میں انسان ہوں ترقی و تزلزل کی وہ دونوں مترلین ابھی آگے ہیں، اللہ لال میں میری خاص نظیمیں اب چھپیں گی، جنہیں اخلاق پر کے واقعات ہیں ان کو دیکھئے گا، محض تاریخی واقعات ہیں انشا طرازی نہیں،

شبلی، لکھنؤ، ۴ اپریل ۱۹۱۳ء

(۷۹)

مکرمی، تسلیم، قدرت نے آپ کی نفاست پسندی پر یہ ظلم کیا کہ آپ کا عنایت کردہ غنہ اور نفاذ دونوں کم ہو گئے، انا للہ،

سیرت ابھی مطبع میں جانے کے قابل کہان ہے، نظر ثانی ہو رہی ہے، اگر بیماری سے محفوظ رہا تو شاید اپریل تک ہو جائے، آپ کی تحصیلداری کے ساتھ اضافہ منصب میں مصیحت ہے کہ رشک نہ آئے، خدا کا شکر ہے کہ میری اندرونی بد نصیوں کو استعمال کا موقع نہیں ملتا، لے اس نام سے مولانا نے اللہ لال میں نظیمیں لکھنی شروع کی تھیں لے مشرق میں مولانا کی نسبت مکتوب لیا کہ ایک مضمون

نقاد کا مضمون اجدرمیان نے دکھلایا تھا، آپ کے حسن ظن سے قوم توں سے گرا بنا رہوں، لیکن آپ اس کو نہ چھپا سکے، کہ آپ نے مجھ کو اپنے دربار کے قابل نہ سمجھا اور ماجد پڑا ملا اور لطف یہ کہ ان کے دربار میں آپ سے زیادہ خواہ ہوں،

یہ بھی ظلم ہے کہ نذیر احمد افتخار عالم کے حوالہ کئے جائیں، یہ بڑی بے دردی ہے حقیقت یہ کہ یہ عناصر رابعہ آپس ہی میں ایک دوسرے کے سوانح نگار بنتے تو سوانح نگاری کا حق ادا ہوتا، اب تو خدا کے لئے بھٹی چلے، تحصیل داری میں ایک ہسینہ کی رخصت کچھ بڑی زیرباری نہیں ہے وہاں کے سب مصارف میرے ذمہ، اس میں صرف ایک صرف مستثنیٰ ہے،

سید سلیمان کو میں نے پونا کالج میں پروفیسر مقرر کرادیا کہ مالی تقویت کے ساتھ جو صلہ مذہبی بھی پیدا ہوگی، خواجہ کمال الدین لندن کو مسخر کرے ہیں، آپ لوگوں کو تو بہت تعجب ہوگا، لیکن ابھی تو صرف اوچھے دار ہیں، امیندہ اصلی حملہ آور بڑھیں گے، تب دیکھئے گا، سراتوٹا ہے، لیکن آپ یا بھاجو صاحب ہر دفعہ دامن بچا جاتے ہیں،

ہم جیسے نفوس قدسیہ سے بھی پروہ! اور وہ بھی ساٹھ برس کے بعد،

شبلی، لکھنؤ، ۲۵ جنوری ۱۹۷۶ء

اے مشر عبد الماجد بی، اے نقاد اگرہ میں کتاب لیر نے عناصر رابعہ کے عنوان سے ایک مضمون لکھا تھا، جس میں حالی، آزاد، نذیر احمد اور شبلی کے لیر پر ایک ایک شخص کو لکھنے کیلئے منتخب کیا تھا، لکھنؤ میں سید افتخار عالم صاحب ماجد ہادی مولف حیاۃ النذیر،

(۵۲) اڈیسر صاحب رسالہ زمانہ کان پور کے نام،

۱۔ فارسی نثر و نظم میں بے شمار کتابیں ہیں، کس کس کا نام لوں مختلف مضامین کی جو کتابیں بہترین تصانیف ہیں، ان میں سے بعض کتابوں کے نام لکھتا ہوں، شاہنامہ، یہ ایشیا کا ایڈجوبوئی میں سبکل ایڈ کا ترجمہ چھپا ہے اور اس کی بلاغت و نکات کو جوشی میں نہایت تفصیل سے لکھا ہے، یہ میرے پیش نظر ہے، اگر اس سے کچھ رلے قائم ہو سکتی ہے تو میں ہر حیثیت سے شاہنامہ کو اس سے بڑھ کر پاتا ہوں، شاہنامہ کی خوبیاں میں نے شعر العجم حصہ ۴ کیلئے اٹھارہ کلی تھیں، اب تفصیل سے لکھ رہا ہوں، غزل میں حافظ کا جواب نہیں، نثر میں گلستان اور فلسفیانہ شاعری میں مولانا روم اور سحابی کو میں سب سے زیادہ پسند کرتا ہوں،

۲۔ اردو میں حیات سعدی، اب حیات، بعض تصانیف سرسید، توبہ المنصور، دیوان غالب

دیوان میر کو میں دل سے پسند کرتا ہوں،

۳۔ تصانیف کا شوق ابتداء مجھ کو ان تاریخی تصنیفات کے دیکھنے سے ہوا تھا جو یورپ میں چھپی ہیں اور ایک موقع پر مجھ کو بہت سی یکجا ملی تھیں جنکو میں نے پہلے نہیں دیکھا تھا،

۴۔ میری سب سے پہلی تصنیف عربی زبان میں ایک چھوٹا رسالہ اسکاٹ المعدی نام ہے لیکن وہ چونکہ عربی زبان میں تھا اور ایک جزئی مسئلہ پر تھا، اس لئے وہ چندان شایع نہیں ہوا، اس کے بعد سب سے پہلی تصنیف مسلمانوں کی گذشتہ تعلیم ہے، وہ بہت پہلی اور بار بار چھپی،

میں اپنی تصنیفات میں الفاروق کو سب سے زیادہ پسند کرتا ہوں، شبلی، (زمانہ جنوری ۱۳۸۷ھ)

۵۔ اڈیسر نے یہ چند سوالات جنوری ۱۳۸۷ھ میں اس عہد کے مشہور مصنفین سے کئے تھے اسی رسالہ میں مولانا یحیٰ جہا بات دیئے،

فارسی خطوط،

(۱)

بگرمی خدمت جناب والد ماجد،

مراد و ماہی گذر کہ ترک وطن کرده ام، وہ بیگانگان بسر بردہ ام، بہت پیچ روپیہ عنایت
 شدہ بود اسہ روپیہ بکرایہ یکہ از عظم گدھ تاجو نو ر رفت، ہفت روپیہ صرف ریل تا بہ سہارن پور شد، و
 پیچ روپیہ از انجا تا بہ لاہور، وہ روپیہ باقی می ماند، اول کہ در بخار سیدم و دیک روپیہ بکراج ضرورت
 کہ در وقت قیام جائے پیش می آید، صرف شد و چون در بخار جائے قیام نبود، مکس نے بکرایہ یک روپیہ
 گرفتہ، دو ماہ را دور روپیہ کرایہ می شود، آنچہ باقی می ماند بصرف طعام آمد، اگر انصاف روپیہ بچندان
 کفایت بسر بردہ ام کہ بیش از تصور نیست، چون مزاج عالی اندکے برہمی داشت از تکلیف ارسال
 صرف باز ماندم، اکنون کار مشکل افتادہ است، دیگر چہ گویم تاخیر آزار تمام باعث خواہد بود،
 جد ادب، شہلی نغانی، ۱۲۸۹ھ

(۲)

اعلیٰ حضرت!

آداب بخیریت ہم و خیریت خواہ مزاج اقدس، نامک والا رسید و کام ہوائے جان و دل گردید

لے مولانا کا سب پرنا خد جو جھکول سکا ہے ہی ہے، یہ طالب علمی کا خط ہے جب وہ ادب پڑھنے کو مولانا فیض الحسن صاحب پوری
 عربی پروفیسر اور ٹیچر کالج لاہور کے پاس گئے ہیں، اس وقت کہ عظم گدھ سے جو نو تک ریل بھی نہ تھی،

در قریب روزگار سے سولینڈ مع گلستان مطبوعہ لندن ارسال خدمت کرواؤں، اگر نہ رسیدہ است از
نارسائی بخت است، مرادین میان بر سے نیست، و چند روز سے مدرسہ اپنی تعطیل خواهد یافت، تعذیر
تا دو ماہ خواهد ماند،

حضرت استاد بون خویش پنی سہارن پور نشر لیت خواہند پروا این قدر ناغہ توان کرد،
مرا ہم غم سہارن پور است، دیگر ہر آنچہ مرضی باشد، طرفہ ناشائے است عزیز سی ہدی می نویسد
کہ جناب مولوی محمد فاروق صاحب در تعلیم بندہ تساہلی بکار برند، و جناب مدد و مرحوم مولانا
اند کہ عزیز مذکور در تحصیل علم اکتفا سے نیست، خدا سے و انداز پنی میان حق بجانب کیست، بجانب اللہ
عرض آواہد، و بہر اور صاحب و حضرت ششی صاحب تسلیم، و بہر بی زنی محمد اسحاق سلام و دعا،
محمد بشلی عفی عنہ، (لاہور)

(۲۳)

جناب عم مکرم عم فیضہ تسلیم و نیاز،
روز بروز شنیدہ کہ از جنوری چہار و پنجم بود اعلیٰ گزیدہ رسیدم، از نہ رحمت سفر آسیدم، چون در بین
مرست از عزیزان پیچ کس با من نہ بود کہ با دین پیوستہ، و در دوسے گفتی، غریب خوشی رو سے داد و
گو تا گون اندیشہ با من خاطر در آدینست، ہمہ آن سخنا کہ عزیزان در وطن بہن شیر اندازد، بیاد آندا
و دیدہ ولی را بخونتا بہ فشانہ خواند، و دیدہ می گرد کہ انجمن از یاران سازند پرفتہ است، و ہر یک از
ہر در می سخن پیوستہ تا سخن بدینجا رسانند کہ بدین مایہ پر نور داری کہ در علی گڑھ داری چو نیست، کہ
لے اور ٹیل کالج لاہور، لے مولانا فیض الحسن سہارن پوری،

تن پر رضا در وادہ، و دست از طلب باز داشته سر بفرمان حاسدان نہادہ، من گاہے خوشم
 و وقتی در دفع این مطاعن می کو شتم، کہ یاران انصاف بالائے طاعت است، چون زمام اختیار
 نہ بدست من باشد، دیگر بر من خردہ نتوان گرفت من ہم دانم کہ این کار دون درخور من نباشد و
 اگر پایہ ازا زش خویش فراتر آمدہ باشم می توانم گفت کہ آخر نختہ بسامان و قدسے ازین فراوان تر
 می بایست مگر چه کنم کہ والد قبلہ راجز بوکالت روئے در ایست و باین آزادہ ولی اگر بوکالت
 نساختہ باشم، در نظر انصاف مرادین میانہ گناہے خواهد بود، در ظل والد قبلہ ایچہمین خواهد بود،
 آہ ازان هنگام کہ دولت روئے گرداند و کار بدست من افتد، دوران آفتاب روئے بر جاسے نذارم
 و خواست و ناخواست روئے بوکالت از من، و خویش را اندازہ نہ کنم۔ مردمان را بہر زہ ولایت تو
 و ہم، و این خواری بخویش در پذیرم، و ہم بدین ذلت و تنگی جسد و شکم باز گیرم، ہم درین اندیشہ میگذرم
 کہ میان محمد ابراہیم از در در آمدند، دل بایشان پیوند گرفتہ، اکنون نختہ از کشاکش غم در امان ہستم،
 از حالات عزیزان و کیفیت مدرسہ ہندول و اعظم گدھ بہ تفصیل مطلع خواہد فرمود،
 این علیضہ را بفریزی محمد سمیع با عید اچید خواہند سپرد و حنائے نخواہند فرمود،
 بشلی نمانی، ۲۱ رجب ذی الحجۃ ۱۲۸۵

بنام مسٹر مہدی حسن صاحب مرحوم

(۴)

باز گلبانگ پریشان می زخم آتش در عند لیبان می زخم
جملہ گل بہر من کردند و من سر بدیوار گلستان می زخم
المہدی علیہ السلام

حیاک اللہ، دی باکالون صاحب بر خوروم، از نام و نسب پر سید بہہ باز گفتم، تعظیم تمام پیش
و معذرت خواست کہ اس سال صحت اُردو نگر لیتن نہ خواہم، دل زوہ بجانہ رسیدم، اوز دیوان غیب
تقاویٰ خواستم، این شعر بر آمد،

آنچہ سعیت من اندر طلبت نبودم این قدر بہت کہ تغیر قضا نہ توان کرد
نامیدی رہبر مقدم گفتم و در پس زانو سے حرمان نشستم، ہمانا دید دل خواہی گفت کہ با اینہمہ آواز
برہیتے دل بستن، و کاسہ آرد زوہ بر سر یاس شکستن یعنی چہ، مگر چہ توان کرد کہ سر لبانگ آمد، و فسخانہ دل
از ترا کم افکار تنگ آمد، و دوسہ سائے است کہ بائے طلب در دامن کشیدم و بچہ نے فرسیدم، عویران
گویند کہ بغیر از تعلیم انگریزی خواہی بسر برد، این خود چہ حرفست جسے را میں کہ بیچ از انگریزی بخواند
اند و باز بہنا صہب جلیلہ میر سند، آخر در تحصیلداری وغیرہ او خود مشر و ط نیست، فی الجملہ سیرت
علیہ مہدی مرحوم اپنے مجملہ بھائی کے نام، یہ بھی نہایت قدیم خط ہے جب مولانا وکالت کا امتحان دے رہے تھے
علیہ کالون صاحب ایک انگریز قانون کا مٹھن تھا،

و آؤنیزش بخت بر آنم آورد کہ بخئے از عمر بہ باد یہ پیائی دہر زہ درائی گذارم، اینک عوم سفر کردہ ام
می بینم تا چرخ را درین پردہ چہ نیرنگ است، والسلام، شش نمائی،

(۵)

عزیز من مشرمدی حسن، اینک الدینا احسن
ما حال پر دولتکدہ دپٹی محمد کریم اقامت داشتیم، دہی مکانے بہ کرایہ گرفتہ ام مگر چنانکہ می
بایست نیست، ازین روزانہ فکر او بنامیدہ ام و دست طلب در آستین نکشیدہ،
از یکم فروری بہ کالج ہی روم، این الے دہی الے فارسی وانٹرس و سکند عو بی من تعلق وار
سید صاحب ہر چند از کلکتہ ورنیجا رسیدہ اند مگر چون از زحمت سفر گوئہ ناسازی مزاج دارند، ہنوز بالکل
برخورددہ ام، عزیز می محمد اسحق را در صفت اولین جائے دادہ اند محیط الدائرہ فرستادن دارو،
شش نمائی، علی گڈہ، ۲ فروری ۱۸۸۲ء،
والسلام،

(۶)

عزیز می ہمدی،
السلام علیکم وعلی من لیکم، والدہ ماجدہ را از من پس از ہزار ہزار شوقی قدسوسی آداب نشا
و عوض دارید کہ ششلی بخیریت تمام است، ہر زخم دوری حضور دیگر ہیچ غمش نیست، ولی خود ہم فرمائند
کہ ازین دور یہا ناگزیر ہست و بہ ہمیشہ معظہ و عمو یہ مکرمہ وجہہ مجددہ و عمہ صاحبہ و دیگر بزرگان ادا
و تسلیم
اکنون گوش دارید،

الے علی گڈہ کالج کے تعلق کے بعد سب پہلے سامان قیام الے کالج کے درس کا پہلا دن،

جواب استفسار طے کہ اول کرده بودم ہمہ برائے تفصیل بنویسد و اگر کسی بچہ بخیر رود، نظر کسی کہ در رم
ج می داشتیم و اکنون غالباً بر مکان خواهد بود با و پسر ند گویند کہ در مدرسہ مولوی ہدایت اللہ خاں صاحب
بر طالب العلم حافظ نجل حسین صاحب بدہر و گوید کہ این را شئی از مولوی بشارت اکرم صاحب استعارہ
طلب کرده بود، اکنون حوالہ جناب است کہ بذریعہ آنجناب مولوی بشارت صاحب خواهد رسید
و این مضمون مفصل را در خط تحریر خواهند کرد و با و خواهند داد و نامہ بزودی فرستند و از کیفیت
عویری اسحاق ہم مطلع کنند، والسلام

بنام مولوی حکیم محمد عمر صاحب
(۷)

یار گرامی مدظلہ العالی

تسلیم نامہ رسید، ول را رہین دیدہ گردانید، درین فرصت بآداب کار دارم، خود چیرہ
از ادب می خوانم و دیوان حماسہ بدیگرے می آموزم، در نامہ پیشین از عوم سفر نوشتہ بودم، تعین
مقام اکنون نتوان کرد، لکن نور فتن آنصاحب را سے صاحب است از پیش رفتن می بایست، اکنون
ہم چیرے نہ رفتہ است، چندانہ این شہر تا بدو ہزار و شصت رسید، امید قوی است کہ از سہ ہزار
بیشتر گردد، آمین

مولوی فقیر اللہ صاحب ندائے از چہ رو با من خاطر گران دارند از دو ماہ بنامہ نتوانختہ اند
سپاس ایزد کہ رویان بہ کار روز پیکار کہ با عثمان پانگہ دہ بودند بہشت ہزار طعمہ
چشم شدند و بہشت و چہار ہزار زخمائے گران بر تن برداشتہ بر بستر خاک طہینند، نسیم فتح و ظفر یر

لے جگہ دوم دروسین چندانہ، مولانا کا پہلا نوی کام،

پرچم علم ساطعی دریند برادر شاہ روس گردید دیو کی کج حسن از بیم ضربت دلیران ترک زمین
مولوی محمد سلیم سمروی در آغوش عروس گرم کنار دوس هستند مولوی منیر از لقادم
مقدمات سر اسپہ گشتند با مولوی نور محمد از من سلام شوق باید گفت، چند روزیست کہ در اینجا طرح
مشاعره نمادہ بودند غزلے کہ گفتہ آمد انیت،

ناتوان عشق نے آخر کیا ایسا ہم کو	غم اٹھانے کا بھی باقی نہیں یا راہم کو
دور فرقت سے ضعف ہو ایسا ہم کو	خواب میں بھی تے دشو ہے آنا ہم کو
جوش و محنت میں ہو کیا ہم کو بھلا کر یا	بس کفایت ہے جنون میں صحرا ہم کو
ربہری کی دہن یار کے جانب خط نے	خضرے چشمہ حیوان یہ دیکھا یا ہم کو
دل کراہی زرخدان میں فریب خط سے	چاہ خورش تھالے سے نہ سوچھا ہم کو
واہ کامیدگی جسم بھی کیا کام آئی،	برزم میں تھے، پر قیدون نے نہ دیکھا ہم کو
قالب ہم میں جان اگئی گویا شبنمی	معجزہ فکر نے اپنی یہ دیکھا یا ہم کو
غزلے دیگر ہم گفتہ آمد مگر این نامہ مختصر جائے آن ندارد و یک شعر از و انیت این غزلہ گفتہ آمد،	
یون چشم ترین قامت جانان جلوہ گر	جس طرح سے کہ سرو لب آب جو رہے،

”شبلی“

(۸)

رفیق من،

تسلیم مگر از من و امن التفات بر چیدہ اند کہ از با سخ نامہ روس در ہم کشیدہ اند قسم براتی کہ

نامہ فرستادہ ام، اگر نہ رسیدہ باشد مراد بیان خطائے نیست، از قضاوت و ہر بہ حفظ قانون مشغول
 ہستم، سلیم سہروی ہم دین کار اند، درینجا باہیل طالب العلم بر خوردم مولوی ہدایت علی جہا راستا شکر ہی
 می کردند، غنیمت دانستم کہ آن رفیق بجائے نیکو کسب فن می کند، اگرچہ برگشتہ این سادہ ولان اعتماد
 ندارم کہ چشتی نکشادہ اند لکھنؤ آمدن خواستہ بودند باز از چہ بازماندند، اگرے مولوی عبدالحی صاحب
 دے داناو چشتی بنا عطا کردہ اند، مولوی فقیر اللہ صاحب بچین از من بر بختند، یارب دوستان را چہ شد
 کہ یکوہ ہم از خستگان پُرسند، مگر شبلی را بخت بدیاد است کہ دوستی ہجو مولوی محمد عمر صاحب از دبیر اراد
 تا ہم این دعا بر زبان دارم پیوستہ بعافیت بانی گوشلی تو بخودہ باشد،
 گستاخی معاف از ہجو من دوستی کہ بعد سال میسر نمی توان آمد گشتن چہ مقتضائے فردا است
 بدیگران از من سلام خوانند کہ گاہے بایشان دے خوش کردہ بودم،
 محمد شبلی بندہ ولی،

(۹)

برادر عظیم صاحب، السلام علیکم،

نیاز نامہ بخد مت سامی فرستادہ ام، مگر نہ ہو ز پاسخ پر تو درود نہ افکند، دل در اضطراب است
 کہ رسیدن نامہ از چہ رواست، امیدم ہست کہ جواب این نامہ بزودی تمام تر از سال خواہند داشت
 کہ دل تخرودہ را بایہ تسکین خواہد بود، وزنگ تفکر از آئینہ خاطر خواہد زدود، زیادہ نیاز،
 ، را کتبہ بر ۱۸۸۶ء،

لے بذول نام وطن،

بنام مولوی حمید الدین صاحب،

(۱۰)

دروست دیگرے است سپید دسیاہ
باروز شب بہ عہدہ بودن چرا احتیاج

مایہ نارا!

نامہات رسید و کبے بر تہشم زد، آرسے جز شامہ را دیگر کیست کہ از دہشتم غزاری توان داشت
خدایت حیات جاودان دہد کہ از غمزدہ پرسی، و بجالش داری،

جان من ابدے کہ ہیچکچاہ بوسے راحت نشمیدہ باشد، و گاہے روسے دولت نذیدہ باشد، خود
انصاف وہ کہ چگونہ تاب ہمیری روزگار خواہد آورو، و چہسان یا این ہمہ ہیچیر زیہا بسر تو اندک و عزیزان
..... بکے جگر خون کردن دارد، اگر چہ من ازین افسانہا با خبر نبودہ ام مگر این قدر دانم کہ
.... بگفتن نسزد و نوشتن نیز زد، چون سخن نامہ را بود و خواہم کہ ہمیرے از و در گوش کنم مگر این خود
بجوسے نیز زد، ۶

علیٰ این را تحمل شد و مریم برداشت

مگر دین آشوب ہمہ را شریک دانستن غلط است،

..... را چنانکہ من می دانم گناہے نیست، از حضرات مافی الضمیر دل آزرده نبودہ ام اگر چہ بایشان
مہربانیاہم ندارم، این قدر دانم کہ را با من سرگرائی کہ ہست ازین روست کہ من با طاعت ایشان
تن در نمی دہم، و این تا ابد از من نمی آید، و در حیرتم کہ چون دین میان قیطلے نیست، شما چگونہ بمن اہمیت

درین نزدیکی بیست چند بردش بحر طویل از زبان خامه برون حبت آئینه راز است پاره ازل می نویسم،
والسلام، شبلی نعمانی، علی گڑھ، مارچوری ۱۳۸۳ھ

(۱۱)

عزیزی، سلام شوق،

دوسه روز نیست که درین خرابه خست اقامت نموده ام، اگر کسی از من باز پرسد که چسپان میگرد
و چگو نه شب برو می آری، جز اینکه بگویم چون آئینه حیران نام، دوسه خون دل از دیده بر فشانم،
دیگر چه تو انم گفت احق نیست که مرا از دست برو و پشت امان دهد، تو نیستی که سخنامے و پذیرت
در تن مرده ام جان دهد، اگر میان محمد ابراهیم هم بجایه کارم نه رسیدندے من بے ساز و برگ چشم بر راه
مرگ بوده ام،

عزیز من ابگی دران باید کوشید که از زبان انگریزی آئینہ و قریب فرصتے اند و ختمه باشی که دروے
زحمت و تکلف حرف زدن توانی، تا هم شمار ابرو بگمان مزیتے باشد و هم مدرسہ راز شمایب و زینتے،
چندان که کار آنگان این قضیه را مفصل کرده اند،

عزیزی محمد عثمان را سفرنامه ناصر خسرو باید آموخت، شما با و برخورد از او قیمت سفرنامه
که کم و بیش هر خواهد بود، خواسته بمن باز فرستید، تا کتاب مذکور با و فرستاده باشم، نامه از من که به
مهدی حسن بود و در نامه میان عبد الحمید ذکرش میان آمده است همین که بر جانب دیگرش بازمی نویسم،
هر چند دانم که فردا یگان سخنامے را بر تو گرفته باشند و بزمار راسته تا هم بمن باز توان گفت
که ایشان چه بهره اندیشیده اند و چه لاف بافته حیث، والسلام، شبلی

بنام مولوی محمد عمر صاحب

(۱۲)

جہاں الہامات رسید، خدایم نیا مرزا اگر در روئے کارت پہلو تھی کہ وہ ہاشم راست بہت
کہ دین نزدیک بہ بن رسیدن سودے زنجشہ تقازی پور جائے خوش است اگر غم آنجا کنی بکام خود
خواہی رسید، و از سن چہ پر سیدہ کہ محمد سمیع مصاہرت الہی شاہ را پذیردیانہ، ہمانا سمیع را طالع بلند است
کہ اندازل بہ مکرمت فقرا از چند است، ازین خوشتر چہ خواہد کہ اگر حیلہ اول از پائے در آمد و دیگرے
نعم البدل بدست افتاد، ع

در کار خیر حاجت بیج استخارہ نیست،

شبلی نعمانی، اربابِ شمشاد،

(۱۳)

یار دلنواز،

روز گاہے بسیر آمد، و نام نہ در آمد، ہمانا پیوند بائے شکست، خود شوریدہ سر لودم، ارکوب تار
دوستان آشفتنہ ترم کرد، بنویسند تا چہ بخوانند و چگونہ میگذارند، درین روز، کان کشا وہ ام و تن
بہ آموختن کسان در دادہ مولوی سلیم ننداوی و سمرودی ہر دو ہمین جا بسری برند، ندام مولوی
محمد فقیر اندراچہ در سر پیچیدہ است کہ خان و مان برباد دادہ اند، و بے ہودہ در پئے مہر لائے ناسود

لے دینا پارہ ضلع عظم گڑھ کے باشندہ، در مولانا کے پرانے ٹاگر و سیکہ تدریس مقصد ہے،

افتادہ، از دوری بجان آمدہ ام، مے نیم تاکے از دیدار آن بیکانہ روزگار و لشاد می نشینم، چندان کہ توانند
دل بر آن گمارند کہ در آنجائے کتابہائے نایافت فراہم آرند،

دیدہ بر راہ ظہیر فاریابی و ختمہ بودم، ترسید، و انستم کہ ہر جہت است از بخت ناسازماست او بگر
چہ نویس، شبلی عقی عنہ، از بسی، مار پانچ لہ سہ،

(۱۴)

جاک اللہ،

نامہ ات رسید، و دل را بسوی دیدہ کشید، با سے توفیق رہبری کرد کہ حنا از پائے خام
کشاد می، و طرح مکاتبت در میان نہادی، پارہ از روز گذرہ بر زبان قلم آمدہ بود کہ ہمدین میان
مار بکار امانت گماشتند و از ہجوم کار و تراکم افکار کمری سنج کردن نتوانستم، و چو از این کشاکش فارغ
نشتم و بگریئے دینی کارم بہ گووام و تعلقات او افتاد و ہر چند آن چنان کار سہ سولے این بھکاؤ
نہ بود مگر مرا از مثال امر حضرت قبلہ گاہی چارہ نبود، اکنونکہ ازین ہرزہ گردیہا ستوہ آمدہ خود را این
جار ساندہ ام، انشا اللہ در اندک زمانے از عمدہ روز گذرہ بدر مے ایم، مردمان گویند کہ ایما حیات
دو رسالہ دیگر ہم از حافظ صاحب است، اما حال بر علم و استعداد حافظ صاحب اتما دے داشتہ
اکنون آن ہم برخواست، انشا اللہ و قریب وقتے بہ غازی پور مے رسم دورین اغلاط و پالغزہا
مصنف تذکرہ و ایما حیات ہمہ باز خواہم گفت، و درین سفر جناب حافظ حبیب اللہ خان صاحب و عزری

لے نادر کہ بون کا شوق نہایت قدیم تھا اسی زمانہ کا یہ ایک خط تھا، لے علی گڑھ جانے سے پہلے پتی میں چند ماہ و کال کی تھی
لے کالج جانے سے پہلے غیر مقلدین سے مناظرہ کا بہت شوق تھا، حافظ سلامت اللہ صاحب حیران پوری اعظم گڑھ میں غیر مقلدین
کے سرگروہ تھے، تقلید و خفیت کے روح میں وہ چھوٹے چھوٹے رسالے لکھتے تھے، مولانا ان کا جواب دیتے تھے،

مولوی محمد مسیح ہمراہ من خواہند بود معلوم نیست کہ قصیدہ مولوی عبدالاحد شمشاد سپردی،
یا چون نام من اور اہم از یاد بردی، والسلام، شبلی نعمانی، ۱۰ اکتوبر ۱۳۸۲ھ،

(۱۵)

در سال نو نہ ۱۳۹۹ھ از ہجرت پینامبر علیہ السلام رونے ببادت برادر قاضی محمد سلیم
رفتہ بودم، از ہر دری سخن سے رفت، پس از ساعت گفتند کہ امروز در خواب دیدہ ام کہ شہادۃت
من بیتے چند موزون کردہ اید، مراد رگمان بود کہ این سخن ہرزہ پیش باشد، روز دیگر تاریخ وفات این
بیخوابت، بدردل سے بگفتند ہر چہ کہ از ترتیب نظم اور خوش را بازمی داشتیم کہ این خود فال بد است
مگر مصرع تاریخ ہم ناخواستہ در دل فرو دآمد، و در آن ساعت چیزے از گفتہ برادر مدوح بخاطر نبود،
روزی دیگر خواب شان بیادم آمد و از واقعہ حیرتے عجب بد دل مستونی شد، پس از اسبوعے کہ ایشان
سر بجاک نہادند و جان بجان آفرین سپردند، بر صدق رویائے شان بس عجب کردم و دانستم کہ
عالم قدس را زین جنس را زما است کہ مرغ اندیشہ را تا حد و محال پرواز نیست و ہذا ہو الیقینم ذکرہ
چون خواستم ز پیر خرد سال مرگ اور از روی گفت کہ قاضی سلیم مرد

شبلی نعمانی، ۱۰ اکتوبر ۱۳۸۲ھ،

(۱۶)

نور نظر محمد عمر سلمہ،

حیاک اللہ، نامہ است رسیدنارسیدت را بخیرے مقبول آورد، ہمہ حیرت زدہ ام کہ باین ہمہ شوق

لے مولوی عبدالاحد صاحب شمشاد لکھنوی مہتمم مدرسہ خیرہ حسرت غازی پور، ستمبر ۱۹۱۶ء میں وفات پائی،

از من دور مانی و تا این زمان خوشترین را در اینجا نرساندی، خدایت شفا دهد، من در خود در آنجا
آمدن خواهم و در پرده کشائی این را از آستین محنت بالا خواهم زد که با لاله بزرگ است و حاوئه سترگ
تو هم میدانی که اگر سیر این چشمه بند نشد، این قطره دریای شود و این جاده بصحرای کشاید مسیح در
پهرا بزم پیوسته بود، و من گفتم که اگر زمین بگوشت فیما از من نباشد من از جمله دعاوی
دست در آستین می کشم، گفتم که این همه بگوشت نیز و چو در این جامیر هم مرده از روی
کار بر می خورد و تا حال بدین لایها نتوان فریفت، والسلام، بشلی نعمانی، ۲۹ اکتوبر ۱۸۸۲ء

(۱۷)

عزیزی محمد عمر سلمه

حیاک الله، از نارسیدنت چه مایه خون جگر خورده ام، خود می دانی که آشفته مزاجیم تا این
چنین نافرینها تیار د، اکنون که دندان بدل فشرده ام، اگر در رنگ در زید می وز و در بزم نرسیدی دیگر
باز من بخوردن نتوانی که زمانه قریب ازین جابخت سفر می بندم و در اعظم گدوم رسیده به عزیزان وطن
می پیوندم، اندام تاد را معلوم حق بجانب کیست، همانا تو دانسته باشی و که چنین است مرا هم مطلع
باید کرد، و دیگر چه نویسم، بشلی نعمانی، ۲۹ اکتوبر ۱۸۸۲ء

(۱۸)

ای نور دیده بشلی سلامت باش و صد سال بزی

میش از بهنگته گذشته است که نامه ات چون دم عیسی بسر کارم رسید، ای جان کس این خو و
غلط است که دم حببت بر چون پور نفیسه راست کرده بودم و گر نه چه امکان میداشت که با تو بر بخورم

آسے اگر ازیں رد و دست گرفته گئے چو اور آنجا بار اقامت نہ نہادم معذوم دار، قسم برستی کہ یارے وایم
بنو و مگر پس از رسیدن بدلت وصال فراق غمے دیگر می داشت،

خومی کنی بہر تو در روز ندگی، دل کندن از سرخ تو یہ کیا مشکل است
از نامہ ات بجاں مدسہ دلم بدرد آمد کہ سپردون لطف الرحمن، وغیرہ را بکار تعلیم و تعلم گماشتہ
آوخ از دست فلک کہ ہماں جائے افادت ہفتی محمد یوسف صاحب، اکنون این شعر بر زبان حال دارو
از ہجوم چغد و ویرانہ ما جانساند آن قدر آباد شد آخر کہ امی خواستم
بنویس تا عبد العزیز و محمد از آلہ آباد باز آمدند باندہ، والسلام، شبلی نعمانی، ۵ نومبر ۱۳۳۷ھ

(۱۹)

ہاں وہاں سے فرزند مولوی محمد عمر،
اگر با اینہم کہ سپہر کج باز مصائب و حوادث متواترہ بر سر شمار بخت نامہ نوشتہ، وہ بہ تشفی خاطر
اند و بگین، انشا حریفی نزدوم، زینہار گمان نہ بری کہ دل از مہر بر کدم، من و خدا سے سن کہ از فرط اندوہ
مرا یار اے آن بود کہ خامہ در دست گرفتے و نامہ کہ آبی بر آتش حرمانت زندہ نوشتی، آوخ کہ جناب
حافظ صاحب کرمیت شکست و عنان صبر از دست رفت، چہ خوب بودی اگر خود تشریف ارزانی
داشتند و عزیزان بچارہ نواختندی، آخر خواہ نا خواہ دندان بر دل فشارید، وہ بہ شکایت
در سازید کہ الحساب بر مفتاح القسح حمید چھک بر آوردہ بود، اکنون صحت یافت، امروز کہ روز
طوی میران محمد عظیم است بہ المومی روم دعا جلانہ دوسہ حرفی بروی کاغذ نوشتہ ام،

سلہ در سہ ربی جون پور سلہ مولوی لطف الرحمن بنگالی جو پور میں مولانا مفتی محمد یوسف صاحب فرنگی بکلی کی جگہ مدرسہ اول ہوئے تھے،

از حالات امتحان خبرے نیست عجب العجیب و عجب العجیب و عجب العجیب و چند کسانے دیگر ممنوع شدند
و تسلیم، بشلی نمانی،

بنام مولوی محمد سمیع حسا،

(۲۰)

حیاک الدنیا و دنیا باشی و جان من باشی،

غیب تر حالیست منکھ از آشفته سری و شوید مزاجی تن بامیزش کس فی وادم اکنون از فرقی
طالع و ہایونی بخت کارم بخار خوس افتاده است، مگر من دلدے من کہ این ہمہ محنت پڑوسی و نفس
از آن دوست تر دادم کہ تر ماتی چند در ہم بافند و دروغ راست مانا را پیش کسان جلوہ ظهور و فروغ
قبول و بینند، نفی چند کہ از پیش گاہ ایزد و ناد و لیت آکر وہ ایم، سزای آشفته کہ سر رشته افش باین
چنین کار ہا بند باشد، و اگر ان ندانم تا در سرچہ دارند من خود و درین خیال از کنگشش و آویزش فکر فارغ
نفستم کہ با اینہم خوار ہیا ہماں بشلی ام کہ بودہ ام و اگر گاہے بختم یادری کرد، ہماں خواہم بود کہ ہمہ ہما
و دور کارمانست، روز از شب نشناختم و در راہ طلب از غایت جد و جہد تاب و توان در باختم، و ہر چند
کہ درین راہ پر خطر و داسپہ تاختم و در آنجا این کار بہر کس و ناکس ساختم، مگر با اینہم بجائے نہ رسیدم و خواست
و ناخواست پائے ارادت و در دامن قناعت کشیدم، فرمان تقرر ہم بن ندانند تا بہ سدا کار گذاری سپرد
استغفر اللہ سخن از کجا تا کجا کشید، خیرہ سری از جاوہ شکیبایم بر کران برد، سخن کوتاہ مے کنم،
بشلی نمانی، اعظم گدھ، ۲۵ رگست ۱۸۸۲ء

شے معنی و کالت لہ دواہ یک تینی کی تھی، چونکہ طبیعت کے اس قسم کے کامرس نہایت نفعی، پریشان حال تھے،

(۲۱)

برادر عزیز رئیس بن الریس مولوی محمد سمیع نقل نویسنده،

السلام علیک، بر خوردار عبد الغفار داعی الی البیک گفت و عزیزان خود را داغ حسرت برد
گذشت، مرا هم درین غصه جگر خون شد و دل بهم برآمده، مگر چون از قصه ای جزوی چاره نیست دل
در بندالم نباید داشت، افزود ایں است، اگر برسم تعزیت درین جا آمدن خواهی هم یوم انجمن سائی
و جناب عم مکرم شیخ عجیب اللہ صاحب راتب گرفتہ است، و در تمام اعضا و رمی باشد عزیز
علی احمد ازین خبر آگاه خواهی کرد، والسلام، شبکی، ۱۴ رکتبر ۱۳۸۲ھ

(۲۲)

چنان ز جو عزیزان مرا جگر خست
که بهر چاره غم پیش دشمنان فرستم
چه سودند وفا بختن به چو من
که خود ز دست جفا فلک جان فرستم
عزیز دلبنده من،

حیاک اللہ نامہ کہ پیش ازین یال روانی کشاده است سرتاپا حدیث غم بود و ندانی کہ آن
خونریزی نفس و گریه ہنگامہ فریاد از دست بید او سپر کج نہاد بود است، بد قسمتی نگو کہ ہر کس است
عدو بغضان آید و من از لقا و یار بد خو بجان آمده ام، خود انصاف دہ کہ چو عزیزان را شہوہ جزو
و غایم بود نہ باشد درین دیر خراب، زندہ بودن و ساعی بر بستر رحمت خوش غنودن بچگونہ اسکان
دادہ، حادثہ تازہ دل و دیدہ ام خون کہ وہ است و میخکس نیست کہ در دل بد و گتہ آید، آوہ کہ
از سادہ ولی بنا کے سروداد و آثم کہ مرا بہ لایہ فرہیت و وفا در زید، یا سن ۶ ہمد و فابست و خود از

برید، حیث کہ بے ہودہ این غم سرودم، و آنچه با تو گفتن بود فروش کردم، سخن این است کہ درین جا
رسمی و من نہ باشم بہ ہندول آئی و بغافل نہ نمانی کہ دوستی را نشاید و ترا نباہد،

الحی علی شہابی الشہابی الجانی

(۲۳۶)

منم آن قطره کہ حد سینه دل کردم دیا تاز لوک مرثہ غلطیدہ بد امان رفتم

ایہا السبع

نامہ ات رسید، اگر بر من در عالم اسکے از دیدہ ریختی سخن مہاش کہ مرا ہم درین ماتم دل خون
شد و ناخن غم جگر کاوسی کرد و خار خار اندیشہ نشتر مغز جان فرد و دیگر چہ توان کرد کہ سپہر مردم ہافنا
است و مردمان خود نشناس، اگر خود را ستودہ باشم ہرزہ خیالی و بالا خوانی خواہد بود مگر این قدر
توان گذشت کہ کس نشناخت کہ من کیستم و چہ فن وارم، خود انصاف دہ کہ جایگہ گل از خار و
نور از نار از نار نشناسند و فقرہ پیچیدی بے سرو پاسے را با سکر و جان و انش سگال بند پایہ برابر بند
چگونہ توان زیست با بخودی بیتی از غالب یا گرفتہ دیدہ نازک کردہ کہ من محکومے از نش زبان سیم
دوون پایہ پارہ حدیثے بر زبان راندہ دیگر ہرانیہ و زدہ کہ من حدیث تحقیق نشان ہم، آہ ازین شستہ بہ اصل سخن نارسیدہ
کہ بیچ اند و لہم پیچیدہ و حیث ازین پارہ در گران خواب غفلت جھنگان کہ دون اند، دیگر دون پانگان در آویرند باکا
عنان غلام ازین ہیچ کہ فسانہ دراز است، و شب کوتاہ اکنون از حالات خویش بر طراز دہ نوشتہ ام کار بند،
نامہ ام کہ حسرت مولانا فیض الحسن پے در پے میرسد، جہرۃ العرب از جناب مولوی محمد قادیانی
صاحب طلب دار وین نبولیس،

لے (حاشیہ از صنعت) بامد تعلیم کہ روی سخن با عدد و اخیانیت ازینہا کہ دیگران مراد نمینند، ۱۲

محمد عثمان را بر گوی که سبق از کس گرفته باشد که دوسمہ اسبوع بمن رسیدن نتوان کتاب متکبر از
حکیم حفیظ الد صاحب گرفته در کتبخانه اش نہ دیگر چه نویسم بخدمت قبلہ و کعبہ حافظ حبیب اللہ صاحب
وفقی خدا بخش صاحب و حافظ حسن علی صاحب و حضرت فخر المولوی محمد سلیم صاحب و دیگر بزرگان آداب
ونسبم، و بعزیزی محمد اسحاق سلمہ سلام و دعا،

دیگر آن کہ دوکان خیسکر کہنی دکلکتہ، کہ عزیز می مہدی کہتہاے انگریزی و علم الادب از نزد اطلب
داشت نشانش از مہدی اگر در آنجا باشد و زنہ از ماسٹر صاحب یا مسٹر منوہر داس صاحب با انگریزی
دریانت کردہ فوراً بخدمت عوی عجیب اللہ صاحب در کاکتہ نوشتہ بفرسند کہ ہم موصوف را نشان کہنی مذکور معلوم طلبیت
محمد بشی، ہنمانی،

ابن نامہ اگر بہ اغیار رسد بہ خواہد بود کہ بر من خرودہ خواہند گرفت و بر بالا خر انیم خندہ خواہند زد

(۴۴)

محمد سمیع

نامہ ات رسیدن تریاتی بیش نیست، اگر انجراح کار بریل موقوف است، ہونی خود پیش آمدہ است، تو
نہ منسلے آئی کہ کارے از دست کشاید و من نہ در خود آنم کہ پیش سید محمد کالای راستم را قدر و قیمت فزاید
خدا بخش همان کس است کہ تسوید رسالہ ام کردہ بود و اکنون بکار تعلیم بسر ہی برد از علم مکرم شیخ عجیب اللہ
عجب دارم، ایشان صرف طبع اسکاٹ المندی بزمہ خود گرفته بودند، اکنون زربانی حافظ حسرت صاحب
ہم ادائی شود و نسخ اسکاٹ از عقب ہی رود و تو چگونہ بن توانی رسید کہ در آنجا بندستی، ہمانا از جامہ
لذا ردن طیلہ خویش پریشان خاطر گشتہ جنین مباش کہ این باری چرخ است ۶ سیکہ ہیر و دو دیکہ بے ہنہ آید

سہ قرأت فاتحہ بابین مولانا کائیکو بی رسالہ مولانا عبدالحی صاحب فرنگی علی کے جواب میں

و بخدمت جناب واعزہ تسلیم پذیرا باد، والسلام، "محمد شبلی نعمانی"

(۲۵)

عزیز دلبند مولوی محمد مسیح سلمہ، السلام علیکم،

چون سرشتہ نصبر از دست دادن و با بخت و سپر ستیزہ بنیاد نهادن، سو فی نذر او و حاصی
نیار و لب ازین گفتگو با فرو بسته ام، و دندان بدل فشرده در پس زانوس شکلیائی نوشته ام، تا حال بر مکان
و پچی صاحب اقامت دشنم، اکنون دوسرہ روزیست کہ مکانے دلکش بکرایہ پخو پیہ گرفته ام، ہر چند از بدست
بعدے تمام دار و درگاہ چہ توان کرد کہ از وقرب تر امکان نداشت، و رہ نادرہ و عرفی در درس است، و اینجا
رازمیہ مرزا صاحب بدست مے افتد، مگر از دو ورق پیش نیت، امروز در کالج تعطیل است، و موجب آنکہ
جناب سر سالار جنگ بہادر کہ ریاست حیدر آباد بہمین تربیتش در نظم و نسق از ہمہ ریاستہا سبق برود
بود، وی روز آدینہ جان بھمان آفرین سپرو حیث کہ کار ہے ساختہ در ہم گشت و ریاست را
روئے بہید آمد، ہمراہیمان بخیریت ہستند و بھما سلام میرسانند و السلام، شبلی نعمانی، علی گڑھ، ۱۳ فروردی ۱۳۳۳ھ

(۲۶)

عزیز دلبند مولوی محمد مسیح حیاک اللہ، نامہ شمارید و دل را بسوے دیدہ کشید چنانکہ نوشتہ
عزیزان را چندان کہ زمان فراق درازی می کشد، دل بہ شکلیائی می گراید و مرا چنانکہ دانستہ روزی
کہ پیش می آید، محنت و غم میفرزند، مگر چہ توان کرد کہ کار ہا در پیش است، و زمام اختیار نہ بدست
خویش، اینجا کہ آرمیدہ ام و این مذلت بر خویش پسند بدہ، اندام ہما پور خراورین پرودہ چہ نیرنگیہا است

لے محمدن کالج، ۱۳۵ مولانا علی گڑھ کالج کی فارسی مدرسے کی خدمت سے خوش نہ تھے،

باجہ چون این افسانہ دراز است، لب ازین ہرزہ باید فرو بست، و باصل، یا توان پست بخدان کہ در شورش
 آغاز نہادہ اند ہمہ حیرتم کہ والا برادر مولوی فقیر اللہ صاحب چرا بسر کار ایشان نے رسد، من
 انشاء اللہ در پایان ماہ مئی ۱۲۸۳ در آنجا رسیدن تو اتم، از مہ صاحب و قضا و قدر طالب آملی و قلی
 سلیم در قریب وقتے بشما می رسد، عبد الغفور و عثمان و اسحاق بخیر مستند و بہ تعلیم انگریزی و فارسی و عربی
 مشغول و وجہ التعلیل، بیاض فارسی این کہ چون بیت المقدس بدون سواہر و درون سواہر از خوبان
 ہم خوبتر است، اوسچی و تجوید کردہ بن بفرست و زینہار کہ این کار را ہرزہ انگاری، دور آتہال این امر درنگ
 رد و اداری، دیگر سلام شوق بگراہی خدمت اجاب باید گفت، چون این نامہ ہم در کالج تحصیل نوشتہ ام،
 سخن تفصیل نہ رانده ام، والسلام بشلی نعمانی، مدرسہ العلوم، ۲۱ فروردی ۱۲۸۳ء

(۲۶)

بشلی خستہ ز غیبت بوطن سے آید یا مگر مرغ چین سوئے چین سے آید
 ۲۷ مئی ۱۲۸۳ء از پنجانب رخت سفر می بندم و اگر خواستہ خدا نیست تا ۲۷ رعبریزان وطن پہنچم
 در لکھنؤ نفسے چند آرسیدن خواہم از عزیزان جز اسحاق و نصیر بہائے من اند، نیز نگ خیال بنظر در اندویش
 نیست کہ از بہر شاہد یہ آرم، کتابے بدان ارزش نیست مولوی محمد حسین آزاد، و آبجیات چیرے افزو وہ اندویش
 بطبع در دادہ درین نسخہ نو بارہ احوالات مرزا دبیر و انیس میر حسن و موسی خان توان یافت، و در پنج طرح مشاعروہ اندویش
 اندوہ تھا تھا اجاب غننے گفتہ اند کہ باخویشین خواہم آورد، درین زدیکے از ہجوم کار بدستان نامہ نوشتن
 نتوانستہ ام، اینک خود میرسم کہ عند تقصیر خواہم،

بشلی نعمانی، ۲۰ مئی ۱۲۸۳ء

(۲۸)

محمد یحییٰ، باین ناتوانی کہ خامہ بدست گرفتن نیارم، اندوہ نگارش کہ کران تا کران است، چگونہ بدر
توانم آمد، ناہمائی فرستم و پانچہ فی رسد، بیش از نیمہ ماہ است و شب دست از آویزش باز نہ نمادہ و تلاش
ایں اے فراوان کو ششما میر و ۶۴ تا و میمانہ خواستہ کردگارِ حلیت،

یا عبد الغفور بگویند کہ در بدلِ عجبی را پذیرا شدہ اند، فارسی باید آموخت، نمونہ کہ سے رسد از جنس
او و دوطاقہ سنگی گرفتہ بزودی، تمام فرستادن دارد قیمت پس از رسیدن بغور خواہد رسید اگر صرف ڈاک
زیادہ نباشد، طریق ویلیم میل ہم اختیار توان کرد، چند ہشتما ہی عین قریب می فرستم از نامہ عبد الغفور
پیدا شد کہ در شیل اسکول سہ چہار مستلمان نو داخل شدہ اند، از نام و نسب ایشان بہن باز باید نوشت،
والسلام
شعبی، ۶ اکتوبر ۱۸۸۴ء

(۲۹)

عوبزی، حامد بہ سادگی کہائے خود کہ در دروغ راست مانا بود، مرا فریفت، چند آنکہ گاہے خود را
اورا بہ نگاہِ ترف نگریستن نہ خواستم، درین نزدیکی یکبارہ پروہ از میان برخاست و پیدا شد کہ این تیرہ بخت
بدترین جوانان این خاکس کار از اندازہ گذارندہ بود، ہیچ نہ گفتہ و دندان بدل افشردم،
طیب جو پور اگر در چارہ گری این بگوری و تنگاہی خاص داشتہ باشد خوبست دزدہ مرا آگاہی دہید کہ چارہ دیگر اندیم،
اگرچہ مرا پیوند مہر با جاد یکبارہ گسستہ شد و نے خواہم کہ دیگر اورا نزد خوشتین خوانم، اما این قدر
ہست کہ چون دو خانہ را ہمین یک چراغ است از سر چارہ گری نتوان گذشت، اندازہ باید کرد کہ آن تیرہ
دردن آیا اند کہ و کا خویش نشانی دارد و باشو خ تر و خیرہ تر گشتہ است، من ہم بر بخور ہستم و اکنون بہ آہنگا

لکھنؤ روئے آورد ۱۵ ام، و السلام، شبلی نعمانی مکان خواجہ عزیز الدین جہا لکھنؤ، ۸ اگست ۱۸۵۸ء،

(۳۵)

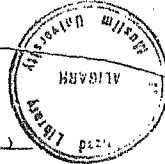
عزیزی، از وژگوئی بنجیم حاملہ بہ بیماری سخت گرفتار شدہ چون جزا از شما کے مرا ایہ اعتبار و محرم اسراریت
نزد شہامی فرستم، بہر طوعی کہ تو ایند بہ علاجش کوشید، در مصارف دوا و پیشکش اطیبا ہر قدر کہ مبلغ کہ بکار آید از من
خواستہ باشید کہ بغرضی فرستم، افسوس! افسوس! شبلی، ندوۃ العلماء کان پور،

بنام اکبر صاحب

(۳۱)

اکبر لے راحت جان و دل من،

از شبلی ہشتہ سلام و دعا، اول خوش دارید کہ زود بامول خود می رسید، از ولی محمد و محمد عمر کہ دل بند
من اند بخلت ہے ہم کہ گویند چون بہ سفر رفت از عہد وفا برگشت و پیمان بازی لبکست، خدا ہی راست می داند
کہ مرا سر اخلاص ہمانست کہ بود مگر بالقدر چون تنہم و با قضا چگونہ آویزم راز مہدی عزیز زکیت او ہم از دور
افتاگی قرین حصول کائنیت، اینجا نہ صورت قیام خوبست و نہ سامان طعام مرغوب، من بہر طور کہ می گذرد میگذام
اگر اکبر سدہم شریک من خواہد شد، اللہم سہل فی امری لے رحمت دل اکبر از بہر نوید کہ نوشتہ و نہ نشر باشد یا نظم و نظم
فارسی یا اردو، اگر اینجا آمدن خواہید نحو میر قدر کہ خواندہ باشد یا خواہد خواند بیاوش کوشید و بچہین فصول اکبری جو پور
یا غازی پور فتن کہ در دل و درید از سادہ ولی است، استا و شفیق یافتن در نیالت کہ از بخوبی ہر طرف ہم فارغ نہ نوشتہ آید
خیل حال است، ہر جایوسف شبلی نتوان یافت، خدا یا روزی نصیب کن کہ من و اکبر بخوار ہم باشیم، آمین، والدہ!،
بنشی جہا و بر اور صاحب حافظ حسن علی جہا و حکیم جہا و دیگر صاحبان تسلیم و خیر نصیر و سیم را سلام و دعا،



CALL No. { ۸۹۱۵۸۴۴۴ } ACC. No. ۳۸۴۲۲
AUTHOR شریعی، شمس الدین
TITLE کتابت شریعی - ج ۲

T 13

Acc. No. ۳۸۴۲۲
Book No. ۴۱۲
شریعی، شمس الدین
کتابت شریعی - ج ۲

Lender's No.	Issue Date	Borrower's No.	Issue Date
for Binding			



MAULANA AZAD LIBRARY ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.

